اس کتاب میں متعدد احکام وہ ہیں
جن کا سیکھنا اسلامی بہنوں کیلئے فرض ہے۔

اسلامی بہنوں کی نماز
(حنفی)

از شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر عِلم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما! اے عَظمت اور بزرگی والے!

(مُسْتَطْرَف ج ۱ ص ۴۰ دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

قِیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شَخْص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نَفْع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس عِلْم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر ج ۵۱ ص ۱۳۸ دارالفکر بیروت)

کتاب کے خریدار متوجّہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نُمایاں خرابی ہو یا صَفْحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہوگئے ہوں تو مکتبۃُ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔

اس کتاب میں مُتَعَدّد اَحکام وہ ہیں جن کا سیکھنا اِسلامی بہنوں کیلئے فرض ہے۔

اسلامی بہنوں کی نماز (حَنَفی)

مُؤَلِّف:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا

ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نام کتاب : اسلامی بہنوں کی نماز (حنفی)

مؤلف : شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پہلی تا بارہویں بار: ۱۴۲۹ھ/2008ء تا ۱۴۳۶ھ/2014ء تعداد: 429000 (چار لاکھ انتیس ہزار)

تیرہویں بار : ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، فروری 2015ء تعداد: 28000 (اٹھائیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- لاھور : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- سردار آباد : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- کشمیر : چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212
- حیدر آباد : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ملتان : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- خان پور : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- نواب شاہ : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- سکھر : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- پشاور : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کچھ فرض علوم کے بارے میں ۔۔۔۔۔۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: علمِ دین سیکھنا اس قدر کہ مذہب حق سے آگاہ، وُضو غسل نَماز روزے وغیرہا ضروریات کے اَحکام سے مُطَّلَع ہو۔ تاجِر تجارت، مُزارِع (کسان) زَراعت، اَجیر (مزدور، ملازِم) اِجارے، غَرَض ہر شخص جس حالت میں ہے اُس کے مُتَعَلِّق اَحکامِ شریعت سے واقِف ہو، فرضِ عَین ہے جب تک یہ حاصِل نہ کرے جُغرافیہ، تاریخ وغیرہ میں وَقت ضائِع کرنا جائز نہیں ۔ جو فرض چھوڑ کر نَفْل میں مشغول ہو حدیثوں میں اُس کی سخت برائی آئی اور اُس کا وہ نیک کام مَردود قرار پایا نہ کہ فرض چھوڑ کر فُضُولیات میں وَقت گنوانا اِلَخ۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲۳ ص ۶۴۷، ۶۴۸)

افسوس! آج ہماری غالِب اکثریت صِرف وصِرف دُنیوی علوم کے حُصول میں مشغول ہے، اگر کسی کو کچھ مذہبی ذَوق ملا بھی تو اکثر اس کا دھیان مُسْتَحَب علوم ہی کی طرف گیا۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! **فرض علوم** کی جانب مسلمانوں کی توجُّہ نہ ہونے کے برابر ہے، اور حالت یہ ہے کہ نَمازیوں کی بھی بھاری تعداد **نَماز** کے ضَروری مسائل سے نا آشنا ہے۔ حالانکہ ان مسائل کو سیکھنا فرض اور نہ جاننا سخت گناہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّۃ فرماتے ہیں: "نَماز کے ضَروری مسائل نہ جاننا فِسق ہے۔" (ایضاً ج ۶ ص ۵۲۳) **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کتابِ مُستطاب "**اسلامی بہنوں کی نَماز** (حنفی)" ان بے شمار اَحکام پر مُحیط ہے جن کا سیکھنا اسلامی بہنوں کیلئے **فرض** ہے۔ لِہٰذا اسلامی بہنیں اِس کو صِرف ایک بار نہیں بار بار پڑھیں، لکھے ہوئے مسائل کو یاد کریں، اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی پڑھ کر سنائیں اگر کوئی مسئلہ کسی سننے والی کو سمجھ میں نہ آئے تو محض اپنی اٹکل سے وَضاحت کرنے کے بجائے عُلَمائے اہلسنّت سے معلومات حاصِل کرے ۔ اس کا طریقہ

بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت حصہ 7 صَفحہ 89 (مطبوعہ مکتبہ رضویہ) سطر ۱۲ پر فرماتے ہیں: عورت کو مسئلہ پوچھنے کی ضَرورت ہو تو اگر شوہر عالم ہو تو اس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اس سے کہے وہ پوچھ آئے اور ان صورتوں میں اسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جا سکتی ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۳۴۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی "مجلسِ اِفتاء" اور "مجلس المدینۃ العلمیۃ" کے عُلَمائے کرام کَثَّرَ ھُمُ اللہُ السَّلام کو اَجرِ عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے کتابِ ھٰذا کے مُنْدَرَجات کی بڑی عَرَق ریزی کے ساتھ تفتیش (چھان بین) فرمائی اور بعض مقامات پر اہم رِوایات و جُزئِیّات کا اِضافہ کر کے اِس کی افادیت دوبالا کر دی! بلا خوفِ لَومَتِ لائم اس حقیقت کا اعتراف کرتا ہوں کہ یہ کتاب انہیں کی خُصُوصی رہنُمائی اور فیضانِ نظر کا ثمر ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب کے مؤلّف اِس کا مطالَعہ کرنے والیوں اور والوں (کہ اسلامی بھائیوں کیلئے بھی اس میں کافی کارآمد مدنی پھول ہیں) کا حافِظہ خوب قوی کرے کہ ان کو صحیح مسائل یاد رہیں اور عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب ہو۔ **اللہ** شکور عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کی اِس ناچیز سعی کو مشکور فرمائے اور اِخلاص کی لازوال دولت سے مالا مال کرے۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی عزوجل

دعائے عطّار یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جو اس کتاب کو اپنے عزیزوں کے **ایصالِ ثواب** کیلئے نیز دیگر ۹ اچھی نیّتوں کے ساتھ شادی غمی کی تقریبات و اجتماعات وغیرہ میں تقسیم کروائے، محلّے میں گھر گھر پہنچائے اُس کا اور اُس کے طفیل میرا بھی دونوں جہاں میں بیڑا پار کر دے۔

امین بجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

طالبِ غمِ مدینہ
و
بقیع
و
مغفرت

۲۷ رجبُ المُرَجَّب ۱۴۲۹ھ / 29-7-2008

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”آؤ نماز سیکھتے ہیں“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے یہ کِتاب پڑھنے کی 16 نِیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی ”مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ٥٩٤٢، ج٦، ص ١٨٥)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ اِخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الٰہی عزوجل کی حقدار بنوں گی ﴿2﴾ حتی الْوَسْع اس کا باوُضو اور ﴿3﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گی ﴿4﴾ اس کے مُطالَعے کے ذَرِیعے فرض علوم سیکھوں گی ﴿5﴾ اپنا وُضو، غسل اور نماز وغیرہ دُرُست کروں گی ﴿6﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“ (پ ١٤، النحل: ٤٣) پر عمل کرتے ہوئے عُلَماء سے رُجوع کروں گی ﴿7﴾ (اپنے ذاتی نُسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گی ﴿8﴾ (ذاتی نُسخے کے) یادداشت والے صَفْحے پر ضروری نِکات لکھوں گی ﴿9﴾ جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گی ﴿10﴾ زندگی بھر عمل کرتی رہوں گی ﴿11﴾ جو اسلامی بہنیں نہیں جانتیں انھیں سکھاؤں گی ﴿12﴾ جو علم میں برابر ہوگی اس سے مسائل میں تکرار کروں گی ﴿13﴾ دوسری اسلامی بہنوں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی ﴿14﴾ (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گی ﴿15﴾ اس کتاب کے مُطالَعے کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گی ﴿16﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو لکھ کر مُطَّلع کروں گی (زبانی کہنا یا کہلوانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عزّوجلّ کے مَحبوب ،دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ مُشکبار ہے: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت **شُہَداء** کے ساتھ رکھے گا۔''

(مَجمعُ الزّوائد، ج ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اگلے پچھلے گناہ مُعاف کروانے کا نُسخہ

حضرت سَیِّدُنا حُمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وُضو کیلئے پانی منگوایا جب کہ آپ ایک سرد رات میں نَماز کے لیے باہر جانا چاہتے تھے۔ میں ان کے لئے پانی لے کر حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ (یہ دیکھ کر) میں نے عرض کی: ''**اللہ** عزّوجلّ آپ کو کفایت کرے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

رات تو بُہت ٹھنڈی ہے۔'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو بندہ کامِل وُضو کرتا ہے اُس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب لِلْمُنذِرِی ج ۱ ص ۹۳ حدیث ۱۱)

گناہ جھڑنے کی حکایت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُضو کرنے والے کے گناہ جَھڑتے ہیں، اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز حِکایت نَقْل کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ عبدُالوَہّاب شَعرانی قُدِّس سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا امامِ اَعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجِد کوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وُضو (میں استِعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلے۔ اُس نے فوراً عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شخص کے وُضو (میں اِستِعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بھائی! تو زِنا سے توبہ کرلے۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شخص کے وُضو کے قَطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا: ''شراب نوشی اور گانے باجے سُننے سے توبہ کرلے۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' سیِّدُنا امامِ اَعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کشف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہر ہوجاتے تھے لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس کَشْف کے خَتْم ہو جانے کی دُعا مانگی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قَبول فرمالی جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جَھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔ (المیزان الکبریٰ ج۱ ص ۱۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر میں آگ بھڑک اُٹھی !

حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بِنْ شُرَحْبِیْل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک شخص انتِقال کر گیا جس کو لوگ مُتَّقی اور پرہیز گار سمجھتے تھے۔ جب اُسے قَبْر میں دَفْن کیا گیا تو فِرشتوں نے فرمایا: ''ہم تجھ کو **اللہ** تعالیٰ کے **عذاب** کے 100 کوڑے ماریں گے۔ اس نے پوچھا: ''کیوں مارو گے؟ میں تو تقویٰ و پرہیز گاری کو اِختیار کئے ہوئے تھا۔'' تو فِرِشتوں نے فرمایا: ''چلو پچاس کوڑے ہی ماردیں گے۔'' اِس پر وہ شخص برابر بَحث کرتا رہا یہاں تک کہ وہ فِرِشتے ایک کوڑے پر آ گئے اور اُنہوں نے **عذابِ الٰہی کا ایک کوڑا مارا جس سے تمام قَبْر میں آگ بھڑک اُٹھی!** تو اُس نے پوچھا کہ تم نے مجھے کوڑا کیوں مارا؟ فِرِشتوں نے جواب دیا: ''تُو نے ایک دن جان بوجھ کر **بے وُضو نماز** پڑھی تھی۔ اور ایک مرتبہ ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تو نے اس کی مدد نہ کی۔'' (شرحُ الصّدور ص ۱۶۵، حِلیۃُ الاولیاء ج ٤ ص ۱۵۷ رقم ۵۱۰۱)

اسلامی بہنو! بے وُضو نماز پڑھنا سخت جُرأت (جُر۔ءَ۔ت) کی بات

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام یہاں تک فرماتے ہیں: بِلا عُذر جان بوجھ کر جائز سمجھ کر یا اِستِہزاءً (اِس۔تِہ۔زا۔ءً۔ یعنی مذاق اُڑاتے ہوئے) **بِغیر وُضو کے نَماز پڑھنا کُفر ہے۔** (مِنَحُ الرَّوض الازہر للقاری ص ٤٦٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”باوُضُو رہنا ثواب ہے“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے 15 مَدَنی پھول

﴿1﴾ نَماز ﴿2﴾ سَجدۂ تِلاوت اور ﴿3﴾ قراٰنِ عظیم چُھونے کے لئے وُضو کرنا **فرض** ہے۔ (نُورُ الْاِیضاح ص ١٨) ﴿4﴾ طوافِ بیتُ اللہ شریف کے لئے وُضو کرنا **واجِب** ہے (اَیضاً) ﴿5﴾ غُسلِ جَنابت سے پہلے اور ﴿6﴾ جَنابت سے ناپاک ہونے والی کو کھانے، پینے اور سَونے کے لئے اور ﴿7﴾ حُضُورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے روضۂ مبارَکہ کی زیارت اور ﴿8﴾ وُقُوفِ عَرَفہ اور ﴿9﴾ صَفا ومَروہ کے درمیان سَعی کے لئے وُضو کرنا **سُنَّت** ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ٢ ص ٢٤) ﴿10﴾ سونے کے لئے اور ﴿11﴾ نیند سے بیدار ہونے پر ﴿12﴾ جماع سے پہلے اور ﴿13﴾ جب غُصّہ آجائے اُس وَقت اور ﴿14﴾ زَبانی قراٰنِ عظیم پڑھنے کے لئے اور ﴿15﴾ دینی کُتُب چُھونے کے لئے وُضو کرنا **مُستَحَب** ہے۔ (اَیضاً، نُورُ الْاِیضاح ص ١٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اسلامی بہنوں کے وُضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃُ اللّٰہ شریف کی طرف منہ کر کے اُونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔ وُضو کیلئے **نیّت** کرنا سنّت ہے۔ نیّت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا **افضل** ہے۔ لہٰذا زَبان سے اِس طرح **نیّت** کیجئے کہ میں حُکمِ الٰہی عزّوجلّ بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وُضو کر رہی ہوں۔ **بِسمِ اللّٰہ** کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے۔ بلکہ **بسمِ اللّٰہِ وَالْحمدُ لِلّٰہ** کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گی فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مَجْمَعُ الزَّوائِد ج۱ ص۵۱۳ حدیث ۱۱۱۲)

اب **دُونوں ہاتھ** تین تین بار پہنچوں تک دھویئے، (نَل بند کر کے) دُونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں **مِسواک** کیجئے اور ہر بار مِسواک کو دھو لیجئے۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''مِسواک کرتے وقت نماز میں قراٰنِ مجید کی قِراءَت (قِرا۔ءَت) اور **ذِکْرُ اللّٰہ** عزّوجلّ کے لئے مُنہ پاک کرنے کی نیّت کرنی چاہئے (اِحْیاءُ الْعُلُوم ج۱ ص۱۸۲) اب سیدھے ہاتھ کے تین چُلّو پانی سے (ہر بار نَل بند کر کے) اس طرح **تین کُلّیاں** کیجئے کہ ہر بار مُنہ کے ہر پُرزے پر پانی بہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو **غَرغَرہ** بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چُلّو (اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نَل بند کر کے) **تین بار ناک** میں نَرم گوشت تک پانی

چڑھایئے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچایئے، اب (نل بند کر کے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ **تین**۳ **بار سارا چہرہ** اِس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادۃً سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ پھر پہلے **سیدھا ہاتھ** اُنگلیوں کے سِرے سے دھونا شروع کر کے کُہنیوں سَمیت تین۳ بار دھویئے۔ اِسی طرح پھر **اُلٹا ہاتھ** دھو لیجئے۔ دُ۲ونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مُستَحَب ہے۔ اگر چُوڑی، کنگن یا کوئی سے بھی زیورات پہنے ہوئے ہوں تو ان کو ہِلا لیجئے تا کہ پانی انکے نیچے کی جلد پر بہ جائے۔ اگر ان کے ہِلائے بِغیر پانی بہ جاتا ہے تو ہِلانے کی حاجت نہیں اور اگر بغیر ہِلائے یا بغیر اُتارے پانی نہیں پہنچے گا تو پہلی صورت میں ہِلانا اور دوسری صورت میں اُتارنا ضَروری ہے۔ **اکثر اسلامی بہنیں چُلّو میں پانی لیکر پہنچے سے تین۳ بار چھوڑ دیتی ہیں کہ کُہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اِس طرح کرنے سے کُہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چُلّو بھر کر کُہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ** (بغیر اجازتِ شرعی ایسا کرنا) **یہ پانی کا اِسراف ہے**۔ اب (نل بند کر کے) **سر کا مَسح** اِس طرح کیجئے کہ دُ۲ونوں انگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دُ۲ونوں ہاتھ کی تین۳ تین۳ اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور

پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر (ذرا سا دبا کر) کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جائیے کہ اِس دَوران ان اُنگلیوں کا کوئی حصّہ بالوں سے جُدا نہ رہے مگر ہتھیلیاں سَر سے جُدا رہیں، صرف اُن بالوں پر مَسْح کیجئے جو سر کے اُوپر ہیں۔ پھر گُدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے، کلمے کی اُنگلیاں اور اَنگوٹھے اِس دَوران سَر پر بالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطْح کا اور اَنگوٹھوں سے کانوں کی باہَری سَطْح کا مَسْح کیجئے اور چُھنگلیاں (یعنی چھوٹی اُنگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مَسْح کیجئے، بعض **اسلامی بہنیں** گلے کا اور دُھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسْح کرتی ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔ **سر کا مَسْح کرنے سے قَبْل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے** بلا وجہ نل کُھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپک کر ضائع ہوتا رہے اِسراف ہے۔ اب **پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں** ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مُستَحَب ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین [3] تین [3] بار دھو لیجئے۔ دونوں [2] پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔ (خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اس کا مُستَحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چُھنگلیا (چھوٹی اُنگلی) سے سیدھے پاؤں کی چُھنگلیا کا خِلال شُروع کر کے اَنگوٹھے پر خَتْم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چُھنگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چُھنگلیا پر خَتْم کر لیجئے۔ (عامۂ کُتُب)

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "ہر عُضْو دھوتے وَقت یہ امید کرتا رہے کہ میرے اس عُضو کے گناہ نکل رہے ہیں۔"

(إحیاءُ العُلُوم ج ۱ ص ۱۸۳ مُلخصاً)

وضو کے بعد یہ دُعاء پڑھ لیجئے (اوّل وآخِر دُرود شریف)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ عزَّوَجَلَّ! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کردے۔

(سُنَنُ التِّرمِذی ج۱ ص ۱۲۱ حدیث ۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّت کے آٹھوں دروازے کُھل جاتے ہیں

کلمۂ شہادت یعنی "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ" بھی پڑھ لیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: "جس نے اچھی طرح وُضو کیا اور کلمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔"

(صَحیح مُسلِم، ص ۱۴۴_۱۴۵ حدیث ۲۳۴)

جو وُضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے: سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ: " اے اللہ عزَّوَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے

لئے ہی تمام خوبیاں ہیں میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا (چاہتی) ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا (کرتی) ہوں۔"

تو اس پر مُہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا اور قِیامت کے دن اس پڑھنے والے کو دے دیا جائے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۲۱ رقم ۲۷۵٤)

وُضو کے بعد سورۂ قَدْر پڑھنے کے فضائل

حدیثِ مبارک میں ہے: "جو وُضو کے بعد **ایک** مرتبہ سُورۂ قَدْر پڑھے تو وہ **صِدِّیقین** میں سے ہے اور جو دو[۲] مرتبہ پڑھے **تو شُہَداء** میں شُمار کیا جائے اور جو تین[۳] مرتبہ پڑھے گا **تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ میدانِ مَحشر میں اسے اپنے **انبیاء** کے ساتھ رکھے گا۔"

(کنزالعُمّال ج۹ ص۱۳۲ رقم ۲٦٠٨٥، اَلحاوی لِلفتاوی لِلسُّیوطی ج۱ ص ٤٠٢-٤٠٣)

نظر کبھی کمزور نہ ہو

جو وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر (ایکبار) سورۂ **اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ** پڑھ لیا کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (مسائل القرآن ص۲۹۱)

تصوُّف کا عظیم مَدَنی نُسخہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "وُضو سے فراغت کے بعد جب آپ نَماز کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں اُس وَقت یہ تصوُّر کیجئے کہ جن ظاہری اَعضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہر طاہر (یعنی پاک)

ہو چکے مگر دل کو پاک کئے بِغیر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مُناجات کرنا حیا کے خِلاف ہے کیوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں، ظاہری وُضو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اَخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فَقَط ظاہِری طہارت (یعنی صفائی) اور زَیب و زینت پر اِکْتِفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مَدعو کرتا ہے اور اپنے گھر بار کو باہَر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ و روغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصّے کی صفائی پر کوئی توجُّہ نہیں دیتا۔ چُنانچِہ جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آکر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی یہ ہر ذی شُعُور خود سمجھ سکتا ہے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۱ ص ۱۸۵ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"اللہ" کے چار حُروف کی نسبت سے وُضو کے چار فرائض

﴿1﴾ چہرہ دھونا: یعنی چہرے کا لمبائی میں پیشانی جہاں سے بال عُمُوماً اُگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لَو سے لے کر دوسرے کان کی لَو تک ایک مرتبہ دھونا۔

﴿2﴾ کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ دھونا: یعنی دونوں ہاتھوں کا کُہنیوں سَمیت اس

طرح دھونا کہ انگلیوں کے ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت ایک بال بھی خشک نہ رہے۔

﴿3﴾ چوتھائی سر کا مَسْح کرنا: یعنی ہاتھ تر کر کے سر کے چوتھائی بالوں پر مَسْح کرنا۔

﴿4﴾ ٹخنوں سَمیت دُونوں پاؤں دھونا: یعنی دُونوں پاؤں کو ٹخنوں سَمیت اس طرح دھونا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۳، ۴، ۵، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰)

مَدَنی پھول: اِن چار فرضوں میں سے اگر ایک فرض بھی رہ گیا تو وُضو نہ ہوگا اور جب وُضو نہ ہوگا تو نماز بھی نہ ہوگی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دھونے کی تعریف

کسی عُضْو (عُض ۔ وْ) کو دھونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اس عُضْو کے ہر حصے پر کم از کم دُو قَطرے پانی بہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح **چُپَڑ** لینے یا ایک قَطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اِس طرح وُضو یا غسل ادا ہوگا۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۲۱۸، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"یارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِین" کے تیرہ حُروف کی نسبت سے وُضو کی 13 سنّتیں

"وُضو کا طریقہ" (حنفی) میں بعض سنّتوں اور مُستحبات کا بیان ہو چکا ہے اس

کی مزید وَضاحت مُلاحظہ کیجئے ﴿1﴾ نیّت کرنا ﴿2﴾ بِسمِ اللّٰہ پڑھنا۔ اگر وُضو سے قَبل بِسمِ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہ کہہ لیں تو جب تک باوُضو رہیں گی فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مَجمَعُ الزَّوائِد ج۱ ص۵۱۳ حدیث ۱۱۱۲ مُلَخَّصاً) ﴿3﴾ دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا ﴿4﴾ تین بار مسواک کرنا ﴿5﴾ تین چُلّو سے تین بار کُلّی کرنا ﴿6﴾ روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ کرنا ﴿7﴾ تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا ﴿8﴾ ہاتھ اور ﴿9﴾ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا ﴿10﴾ پورے سر کا ایک ہی بار مَسح کرنا ﴿11﴾ کانوں کا مَسح کرنا ﴿12﴾ فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اَعضاء میں پہلے مُنہ پھر ہاتھ کہنیوں سَمیت دھونا پھر سر کا مَسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور ﴿13﴾ پے در پے وُضو کرنا یعنی ایک عُضو سُوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضو دھولینا۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۴۔۱۸ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”یارسولَ اللّٰہ ترے در کی فضاؤں کوسلام“ کے اُنتِیس خروف کی نسبت سے وُضو کے 29 مُستَحَبات

﴿1﴾ قبلہ رُو ﴿2﴾ اونچی جگہ ﴿3﴾ بیٹھنا ﴿4﴾ پانی بہاتے وَقت اَعضاء پر ہاتھ پھیرنا ﴿5﴾ اطمینان سے وُضو کرنا ﴿6﴾ اَعضائے وُضو پر پہلے پانی چُپڑ لینا خُصوصاً سردیوں میں ﴿7﴾ وُضو کرنے میں بِغیر ضَرورت کسی سے مدد نہ لینا ﴿8﴾ سیدھے ہاتھ سے کُلّی کرنا ﴿9﴾ سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا

﴿10﴾ اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿11﴾ اُلٹے ہاتھ کی چُھنگلیا ناک میں ڈالنا ﴿12﴾ اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کی پُشت کا مَسح کرنا ﴿13﴾ کانوں کا مَسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چُھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخل کرنا ﴿14﴾ اَنگوٹھی کو حَرَکت دینا جب کہ ڈِھیلی ہو اور یہ یقین ہو کہ اِس کے نیچے پانی بہ گیا ہے اگر سخت ہو تو حَرَکت دیکر انگوٹھی کے نیچے پانی بہانا **فرض** ہے۔ ﴿15﴾ مَعْذُورِ شَرْعی (اس کے تفصیلی اَحکام اِسی رسالے کے صَفحہ 41 تا 44 پر مُلاحَظہ فرمالیجئے) نہ ہو تو نَماز کا وقت شُروع ہونے سے پہلے ہی وُضو کر لینا ﴿16﴾ **اسلامی بہن** جو کامل طور پر وُضو کرتی ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رَہ جاتی ہو اُس کا گوؤں (گو-اؤں یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے کونے) ٹخنوں، ایڑیوں، تلووں، کونچوں (یعنی ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے) گھائیوں (اُنگلیوں کے درمیان والی جگہوں) اور کُہنیوں کا خُصوصیّت کے ساتھ خیال رکھنا اور بے خیالی کرنے والیوں کے لئے تو فَرض ہے کہ ان جگہوں کا خاص خیال رکھیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خشک رَہ جاتی ہیں اور یہ بے خیالی ہی کا نتیجہ ہے ایسی بے خیالی **حرام** ہے اور خیال رکھنا **فرض** ﴿17﴾ وُضو کا لوٹا اُلٹی طرف رکھئے اگر طَشْت یا پتیلی وغیرہ سے وُضو کریں تو سیدھی جانب رکھئے ﴿18﴾ چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اُوپر کا کچھ حصّہ بھی ڈُھل جائے ﴿19﴾ چہرے اور ﴿20﴾ ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اس کے اَطراف میں کچھ بڑھانا مَثَلاً

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہاتھ کُہنی سے اوپر آدھے بازو تک اور پاؤں ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک دھونا ﴿21﴾ دُونوں ہاتھوں سے مُنہ دھونا ﴿22﴾ ہاتھ پاؤں دھونے میں اُنگلیوں سے شُروع کرنا ﴿23﴾ ہر عُضْو دھونے کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر بُوندیں ٹپکا دینا تاکہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں ﴿24﴾ ہر عُضْو کے دھوتے وقت اور مَسْح کرتے وَقْت نیّتِ وُضو کا حاضر رَہنا ﴿25﴾ ابتِداء میں بِسمِ اللّٰہ کے ساتھ ساتھ دُرُود شریف اور کلِمۂ شہادت پڑھ لینا ﴿26﴾ اَعضائے وُضو بِلا ضَرورت نہ پُونچھیں اگر پونچھنا ہو تب بھی بِلا ضَرورت بالکل خُشک نہ کریں کچھ تَری باقی رکھیں کہ بروزِ قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی ﴿27﴾ وُضو کے بعد ہاتھ نہ جَھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے ﴿28﴾ بعدِ وُضو مِیانی (یعنی پاجامہ کا وہ حصّہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے) پر پانی چِھڑَکنا۔ (پانی چِھڑَکتے وقت مِیانی کو کُرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسِب ہے نیز وُضو کرتے وَقت بھی بلکہ ہر وقت پردے میں پردہ کرتے ہوئے مِیانی کو کُرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذَرِیعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے) ﴿29﴾ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دُو رَکْعت نَفْل ادا کرنا جسے تَحِیَّۃُ الْوُضو کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۸۔۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"باوُضو رَہنا ثواب ہے" کے پندرہ حُروف کی نسبت سے وُضو کے 15 مکْرُوہات

﴿1﴾ وُضو کیلئے ناپاک جگہ پر بیٹھنا ﴿2﴾ ناپاک جگہ وُضو کا پانی گرانا

﴿3﴾ اَعضائے وُضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا (منہ دھوتے وقت بھرے ہوئے چُلّو میں عُموماً چہرے سے پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کا خیال رکھئے) ﴿4﴾ قِبلہ کی طرف تھوک یا بلغم ڈالنا یا کُلّی کرنا ﴿5﴾ زِیادہ پانی خرچ کرنا (صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''بہارِ شریعت'' حصّہ دُوُم صَفحہ نمبر 24 میں فرماتے ہیں: ناک میں پانی ڈالتے وقت آدھا چُلّو کافی ہے تو اب پورا چُلّو لینا اِسراف ہے) ﴿6﴾ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنّت ادا نہ ہو (ٹُونٹی نہ اتنی زیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زیادہ گرے نہ اتنی کم کھولیں کہ سنّت بھی ادا نہ ہو بلکہ مُتَوَسِّط ہو) ﴿7﴾ منہ پر پانی مارنا ﴿8﴾ منہ پر پانی ڈالتے وَقت پھونکنا ﴿9﴾ ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ رَوافِض اور ہندوؤں کا شِعار ہے ﴿10﴾ گلے کا مَسْح کرنا ﴿11﴾ اُلٹے ہاتھ سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا ﴿12﴾ سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿13﴾ تین ۳ جدید پانیوں سے تین ۳ بار سر کا مَسْح کرنا ﴿14﴾ دھوپ کے گرم پانی سے وُضو کرنا ﴿15﴾ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سُوکھا رہ گیا تو وُضو ہی نہ ہوگا۔ **وُضو کی ہر سنّت کا ترک مکروہ ہے اِسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنّت۔** (بہارِ شریعت، حصّہ ۲، ص ۲۲۔۲۳)

دھوپ کے گرم پانی کی وَضاحت

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصّہ 2 صَفحہ 23 کے حاشیہ پر لکھتے ہیں: ''جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وُضو کرنا مُطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند قُیُود

ہیں، جن کا ذکر پانی کے باب میں آئیگا اور اس سے وُضو کی کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔" پانی کے باب میں صَفحَہ 56 پر لکھتے ہیں: "جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وُضو اور غُسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہولے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے اِستعمال میں اندیشہ بَرَص (یعنی کوڑھ کا خطرہ) ہے، پھر بھی اگر وُضو یا غُسل کر لیا تو ہو جائے گا۔" (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۲۳، ۵۶)

"مُستَعمَل پانی سے وُضو و غسل نہیں ہوتا" کے ستائیس حُرُوف کی نسبت سے مُستَعمَل پانی کے مُتَعلِّق 27 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جو پانی وُضو یا غُسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر چُونکہ اب مُستَعمَل (یعنی استعمال شدہ) ہو چکا ہے لہٰذا اِس سے وُضو اور غُسل جائز نہیں ﴿2﴾ یوہیں اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پَورا یا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو بقَصد (یعنی جان بوجھ کر) یا بِلا قَصد (یعنی بے خیالی میں) دَہ دَردَہ (10×10) سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا ﴿3﴾ اِسی طرح جس شخص پر نہانا فَرض ہے اُس کے جِسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصّہ دَہ دَردَہ سے کم پانی سے چُھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا

﴿4﴾ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں ﴿5﴾ حائِضہ (یعنی حیض والی) حَیض سے یا نِفاس والی نِفاس سے پاک تو ہو چکی ہو مگر ابھی غسل نہ کیا ہو تو اس کے جسم کا کوئی عُضْو یا حصّہ دھونے سے قبل اگر دَہ دَر دَہ (10×10) سے کم پانی میں پڑا تو وہ پانی مُسْتَعْمَل (یعنی استعمال شدہ) ہو جائے گا ﴿6﴾ جو پانی کم از کم دَہ دَر دَہ ہو وہ بہتے پانی اور جو دَہ دَر دَہ سے کم ہو وہ ٹھَہرے پانی کے حکم میں ہوتا ہے ﴿7﴾ عُموماً حمّام کے ٹَب، گھریلو استعمال کے ڈول، بالٹی، پتیلے، لوٹے وغیرہ دَہ دَر دَہ سے کم ہوتے ہیں ان میں بھرا ہوا پانی ٹھَہرے پانی کے حُکم میں ہوتا ہے ﴿8﴾ اَعضائے وُضو میں سے اگر کوئی عُضْو دھو لیا تھا اور اِس کے بعد وُضو توڑنے والا کوئی عمل نہ ہوا تھا تو وہ دُھلا ہوا حصّہ ٹھَہرے پانی میں ڈالنے سے پانی مُسْتَعْمَل نہ ہو گا ﴿9﴾ جس شخص پر غسل فَرض نہیں اُس نے اگر کُہنی سَمیت ہاتھ دھو لیا ہو تو پورا ہاتھ حتّٰی کہ کُہنی کے بعد والا حصّہ بھی ٹھَہرے پانی میں ڈالنے سے پانی مُسْتَعمَل نہ ہو گا ﴿10﴾ باوُضو نے یا جس کا ہاتھ دُھلا ہوا ہے اُس نے اگر پھر دھونے کی نیّت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو مَثَلاً کھانا کھانے یا وُضُو کی نیّت سے ٹھَہرے پانی میں ڈالا تو مُسْتَعْمَل ہو جائے گا ﴿11﴾ حَیض یا نِفاس والی کا جب تک حَیض یا نِفاس باقی ہے ٹھَہرے پانی میں بے دُھلا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصّہ ڈالے گی پانی مُسْتَعْمَل نہیں ہو گا ہاں اگر یہ بھی ثواب کی نیّت سے ڈالے گی تو مُسْتَعْمَل ہو جائے گا۔ مَثَلاً اِس کیلئے مُسْتَحب ہے

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کہ پانچوں نمازوں کے اَوقات میں اور اگر اشراق، چاشت و تہجد کی عادت رکھتی ہو تو ان وقتوں میں باوُضو کچھ دیر ذِکرو دُرُود کر لیا کرے تا کہ عبادت کی عادت باقی رہے تو اب ان کیلئے بہ نیّتِ وُضو بے دُھلا ہاتھ ٹھہرے پانی میں ڈالے گی تو پانی مُستَعمَل ہو جائے گا ﴿12﴾ پانی کا گلاس لوٹا یا بالٹی وغیرہ اُٹھاتے وَقت اِحتیاط ضَروری ہے تا کہ بے دُھلی اُنگلیاں پانی میں نہ پڑیں ﴿13﴾ دَورانِ وُضو اگر حَدَث ہوا یعنی وُضو ٹوٹنے والا کوئی عمل ہوا تو جو اَعضا پہلے دُھو چکے تھے وہ بے دُھلے ہو گئے یہاں تک کہ اگر چُلّو میں پانی تھا تو وہ بھی مُستَعمَل ہو گیا ﴿14﴾ اگر دَورانِ غُسل وُضو ٹوٹنے والا عمل ہوا تو صِرف اَعضائے وُضو بے دُھلے ہوئے جو جو اَعضائے غُسل دُھل چکے ہیں وہ بے دُھلے نہ ہوئے ﴿15﴾ نابالغ یا نابالِغہ کا پاک بدن اگرچہ ٹھہرے پانی مَثَلاً پانی کی بالٹی یا ٹب وغیرہ میں مکمَّل ڈوب جائے تب بھی پانی مُستَعمَل نہ ہوا ﴿16﴾ سمجھدار بچّی یا سمجھدار بچّہ اگر ثواب کی نیّت سے مَثَلاً وُضو کی نیّت سے ٹھہرے پانی میں ہاتھ کی اُنگلی یا اس کا ناخُن بھی اگر ڈالے گا تو مُستَعمَل ہو جائے گا ﴿17﴾ غُسلِ میِّت کا پانی مُستَعمَل ہے جبکہ اُس میں کوئی نَجاست نہ ہو ﴿18﴾ اگر بضَرورت ٹھہرے پانی میں ہاتھ ڈالا تو پانی مُستَعمَل نہ ہوا مَثَلاً دیگ یا بڑے مٹکے یا بڑے پیپے (پی۔پے۔DRUM) میں پانی ہے اِسے جُھکا کر نہیں نکال سکتے نہ ہی کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اِس سے نکال لیں تو ایسی مجبوری کی صورت میں بقدرِ ضَرورت بے دُھلا ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نکال سکتے ہیں ﴿19﴾ اچّھے پانی میں اگر مُستَعمَل پانی مِل جائے اور اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو سب اچّھا ہو گیا مَثَلاً وُضو یا غُسل کے دَوران لوٹے یا گھڑے میں قَطرے ٹپکے تو اگر اچّھا پانی زیادہ ہے تو یہ وُضو اور غُسل کے کام کا ہے ورنہ سارا ہی بے کار ہو گیا ﴿20﴾ پانی میں بے دُھلا ہاتھ پڑ گیا یا کسی طرح مُستَعمَل ہو گیا اور چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو جتنا مُستَعمَل پانی ہے اُس سے زیادہ مقدار میں اچّھا پانی اُس میں ملا لیجئے، سب کام کا ہو جائے گا نیز ﴿21﴾ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا ﴿22﴾ مُستَعمَل پانی پاک ہوتا ہے اگر اِس سے ناپاک بدن یا کپڑے وغیرہ دھوئیں گے تو پاک ہو جائیں گے ﴿23﴾ مُستَعمَل پانی پاک ہے اس کا پینا یا اس سے روٹی کھانے کیلئے آٹا گوندھنا مکروہِ تنزیہی ہے ﴿24﴾ ہونٹوں کا وہ حصّہ جو عادتاً ہونٹ بند کرنے کے بعد ظاہِر رہتا ہے وُضو میں اِس کا دھونا فرض ہے لہٰذا کٹورے یا گلاس سے پانی پیتے وَقت احتیاط کی جائے کہ اگر ہونٹوں کا مذکورہ حصّہ ذرا سا بھی پانی میں پڑے گا پانی مُستَعمَل ہو جائے گا ﴿25﴾ اگر باوُضو ہے یا کُلّی کر چکا ہے یا ہونٹوں کا وہ حصّہ دھو چکا ہے اور اِس کے بعد وُضو توڑنے والا کوئی عمل واقع نہیں ہوا تو اب پڑنے سے پانی مُستَعمَل نہ ہوگا ﴿26﴾ دودھ، کافی، چائے، پھلوں کے رس وغیرہ مشرُوبات میں بے دُھلا ہاتھ وغیرہ پڑنے سے یہ مُستَعمَل نہیں ہوتے اور ان سے تو وَیسے بھی وُضو یا

غسل نہیں ہوتا ﴿27﴾ پانی پیتے ہوئے مونچھوں کے بے دُھلے بال گلاس کے پانی میں لگے تو پانی مُستَعمَل ہو گیا اس کا پینا مکروہ ہے۔ اگر باوُضو تھا یا مونچھیں دُھلی ہوئی تھیں تو شرعاً حَرَج نہیں۔

(مُستَعمَل پانی کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ جلد 2 صَفحہ 37 تا 248، بہارِ شریعت حصہ 2 صَفحہ 55 تا 56 اور فتاوٰی امجدیہ ج 1 صَفحہ 14 تا 15 مُلاحَظہ فرمائیے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"صَبْر کر" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے زَخْم وغیرہ سے خون نکلنے کے 5 اَحکام

﴿1﴾ خون، پیپ یا زَرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اسکے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صَلاحِیَّت تھی جس جگہ کا وُضو یا غسل میں دھونا فَرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۶) ﴿2﴾ خون اگر چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سُوئی کی نوک یا چاقو کا کَنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا یا مِسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مَثَلاً سیب وغیرہ کاٹا اس پر خون کا اثر ظاہر ہوا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اِس پر خون کی سُرخی آ گئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وُضو نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً) ﴿3﴾ اگر بہا مگر بہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وُضو میں دھونا فَرض ہو مَثَلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے

سُوراخوں کے اندر ہی رہا باہَر نہ نکلا تو ان صورَتوں میں **وُضو** نہ ٹوٹا (اَیْضاً ص ۲۷)

﴿4﴾ زَخْم بے شک بڑا ہے رُطوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہے گی نہیں **وُضو** نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً) **﴿5﴾** زَخْم کا خون بار بار پُونچھتی رہیں کہ بہنے کی نَوبت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر اتنا خون پُونچھ لیا ہے کہ اگر نہ پُونچھتیں تو بہ جاتا تو **وُضو** ٹوٹ گیا نہیں تو نہیں۔ (اَیضاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

تھوک میں خون سے کب وُضُو ٹوٹے گا

مُنہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالِب ہے تو وُضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔ غَلَبہ کی شَناخت یہ ہے کہ اگر **تھوک** کا رنگ سُرخ ہو جائے تو خون غالِب سمجھا جائے گا اور وُضُو ٹوٹ جائیگا یہ **سُرخ** تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر **تھوک** زَرد ہو تو خون پر تھوک غالِب مانا جائے گا لہٰذا نہ وُضُو ٹوٹے گا نہ یہ زَرد تھوک ناپاک۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۷)

خون والے مُنہ کی کُلّی کی اِحتیاطیں

مُنہ سے اِتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہو گیا اور لوٹے یا گلاس سے منہ لگا کر کُلّی کے لئے پانی لیا تو لوٹا گلاس اور کُل پانی نَجِس ہو گیا لہٰذا ایسے موقع پر چُلّو میں پانی لے کر اِحتِیاط سے کُلّی کیجئے اور یہ بھی اِحتیاط فرمائیے کہ چھینٹے اُڑ کر آپکے کپڑوں

وغیرہ پر نہ پڑیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انجکشن لگانے سے وُضو ٹوٹے گا یا نہیں ؟

﴿1﴾ گوشت میں انجکشن لگانے میں صِرف اِسی صورت میں وُضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مِقدار میں خون نکلے ﴿2﴾ جب کہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے خون اوپر کی طرف کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مِقدار میں ہوتا ہے لِہٰذا وُضو ٹوٹ جاتا ہے ﴿3﴾ اِسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرِپ نَس میں لگوانے سے وُضو ٹوٹ جائیگا کیوں کہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نلکی میں آجاتا ہے۔ ہاں اگر بہنے کی مقدار میں خون نلکی میں نہ آئے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

دُکھتی آنکھ کے آنسو

﴿1﴾ **دُکھتی** آنکھ سے جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وُضو بھی توڑ دیگا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۲) افسوس اکثر **اسلامی بہنیں** اِس مسئلہ (مَس۔ ءَ۔ لَہ) سے ناواقِف ہوتی ہیں اور **دُکھتی آنکھ** سے بوجہِ مرض بہنے والے آنسو کو اور آنسوؤں کی مانند سمجھ کر آستین یا کُرتے کے دامن وغیرہ سے پُونچھ کر کپڑے ناپاک کر ڈالتی ہیں ﴿2﴾ نابینا کی آنکھ سے جو رُطوبت بوجہِ مرض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وُضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ خوفِ خدا عزوجل یا عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میں یا وُیسے ہی **آنسو نکلیں**

تو وُضو نہیں ٹوٹتا۔

پاک اور ناپاک رُطوبت

جو رُطوبت انسانی بدن سے نکلے اور وُضو نہ توڑے وہ ناپاک نہیں۔ مَثَلاً خون یا پیپ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ مُنہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

(بہارِ شریعت حصّہ۲ ص ۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

چھالا اور پُھڑیا

﴿1﴾ چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (اَیضاً ص ۲۷) ﴿2﴾ پُھڑیا بِالکل اچھی ہوگئی اس کی مُردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر منہ اور اندر خَلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر نکالا تو نہ وُضو جائے نہ وہ پانی ناپاک۔ ہاں اگر اُس کے اندر کچھ تَری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وُضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی ناپاک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۳۵۵۔۳۵۶) ﴿3﴾ خارِش یا پُھڑیوں میں اگر بہنے والی رُطوبت نہ ہو صِرف چِپک ہو اور کپڑا اس سے بار بار چُھو کر چاہے کتنا ہی سَن جائے پاک ہے (بہارِ شریعت حصّہ۲ ص ۳۲) ﴿4﴾ ناک صاف کی اس میں سے جَما ہوا خون نکلا وُضو نہ ٹوٹا، اَنْسَب (یعنی زِیادہ مناسِب) یہ ہے کہ وُضو کرے۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۲۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

قَے سے وُضو کب ٹوٹتا ہے؟

منہ بھر قے کھانے، پانی یا صَفرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وُضو توڑ دیتی ہے۔ جو قَے تکَلُّف کے بغیر نہ روکی جاسکے اسے منہ بھر کہتے ہیں۔ منہ بھر قے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اسکے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا ضروری ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۸،۱۱۲ وغیرہ)

دودھ پیتے بچّے کا پَیشاب اور قَے

﴿1﴾ ایک دن کے دودھ پیتے بچّے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا۔ (اَیضاً ص ۱۱۲) ﴿2﴾ دودھ پیتے بچّے نے دودھ ڈال دیا اور وہ مُنہ بھر ہے تو (یہ بھی پَیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہے ہاں اگر یہ دودھ مِعْدہ تک نہیں پہنچا صرف سینے تک پَہُنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (ایضاً ص ۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علی محمّد

"مدینہ" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے وُضو میں شک آنے کے 5 اَحکام

﴿1﴾ اگر دَورانِ وُضو کسی عُضْو کے دھونے میں شک واقِع ہو اور اگر یہ زندَگی کا پہلا واقِعہ ہے تو اِس کو دھو لیجئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف توجُّہ نہ دیجئے۔ اِسی طرح اگر بعدِ وُضو بھی شک پڑے تو اِس کا کچھ خیال مت کیجئے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۲) ﴿2﴾ آپ باوُضو تھیں اب شک آنے لگا کہ پتا نہیں وُضو ہے یا نہیں، ایسی صورت میں آپ باوُضو ہیں کیونکہ صرف شک سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ (ایضاً، ص ۳۲) ﴿3﴾ وسوسے کی صورت میں اِحتیاطاً وُضو کرنا اِحتیاط نہیں اِتباعِ شیطان ہے (ایضاً) ﴿4﴾ یقیناً آپ اُس وقت تک باوُضو ہیں جب تک وُضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو جائے کہ قسم کھا سکیں ﴿5﴾ یہ یاد ہے کہ کوئی عُضو دھونے سے رَہ گیا ہے مگر یہ یاد نہیں کون سا عُضو تھا تو بایاں (یعنی اُلٹا) پاؤں دھو لیجئے۔ (دُرِّمختار، ج ۱، ص ۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پان کھانے والیاں مُتَوَجِّہ ہوں

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج اَلْحافِظ اَلْقاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: پانوں کے کثرت سے عادی خُصُوصاً جبکہ دانتوں میں فضا (گیپ) ہو تجرِبے سے جانتے ہیں کہ چھالیہ کے باریک رَیزے اور پان کے بہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح منہ کے اَطراف واَکناف میں جا گیر ہوتے ہیں (یعنی منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ کُلّیاں بھی اُن کے تَصْفِیَۂ تام (یعنی مکمّل

صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سِوا کُلّیوں کے کہ پانی مَنافِذ (یعنی سُوراخوں) میں داخِل ہوتا اور جُنبِشیں دینے (یعنی ہلانے) سے اُن جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بَتَدرِیج چُھڑا چُھڑا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تَحْدِید (حد بندی) نہیں ہوسکتی اور یہ کامِل تَصْفِیَہ (یعنی مکمّل صفائی) بھی بہت مُؤَکَّد (یعنی اِس کی سخت تاکید) ہے مُتَعَدِّد احادیث میں اِرشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو کچھ پڑھتا ہے اِس کے منہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وَقت اگر کھانے کی کوئی شے اس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت اِیذا ہوتی ہے کہ اور شَے سے نہیں ہوتی۔

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہوتو چاہئے، کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قِراءَت (قِر ا ۔ ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فِرِشتے کے منہ میں داخِل ہوجاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۳۸۱ رقم ۲۱۱۷) اور طَبَرانی نے کَبِیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابو ایُّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دُونوں فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وُہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں

اوراس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ٤ ص ١٧٧ حدیث ٤٠٦١، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ١ ص ٦٢٤۔٦٢٥)

سَونے سے وُضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان

نیند سے وُضوٹوٹنے کی دُوشَرطیں ہیں: ﴿1﴾ دونوں سُرِین اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں ﴿2﴾ ایسی حالت پر سَوئی جو غافِل ہوکر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شَرطیں جمع ہوں یعنی سُرِین بھی اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سَوئی ہو جو غافِل ہوکر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وُضو کو توڑ دیتی ہے۔ اگرایک شَرط پائی جائے اوردوسری نہ پائی جائے تووُضونہیں ٹوٹے گا۔

سونے کے وہ دَس انداز جن سے وُضو نہیں ٹوٹتا

﴿1﴾ اِس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں (کُرسی، رَیل،اور بس کی سیٹ پر بیٹھنے کا بھی یہی حکم ہے) ﴿2﴾ اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین زمین پر ہوں اور پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سَر گھٹنوں پر رکھ لے ﴿3﴾ چارزانو یعنی پالتی (چوکڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تَخت یا چارپائی وغیرہ پر ہو ﴿4﴾ دوزانو سیدھی بیٹھی ہو ﴿5﴾ گھوڑے یا خَچّر وغیرہ پر زِین رکھ کر سُوار ہو ﴿6﴾ ننگی پیٹھ پر سُوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہموار ہو ﴿7﴾ تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھی

ہو کہ سُرین جمے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے ﴿8﴾ کھڑی ہو ﴿9﴾ رُکوع کی حالت میں ہو ﴿10﴾ سنّت کے مطابِق جس طرح مرد سجدہ کرتا ہے اِس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جُدا ہوں۔ مذکورہ صورتیں نَماز میں واقع ہوں یا عِلاوہ نَماز، وُضو نہیں ٹوٹے گا اور نَماز بھی فاسِد نہ ہوگی اگرچِہ قَصْداً سوئے، البتّہ جو رُکن بالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اِعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضَروری ہے اور جاگتے ہوئے شُروع کیا پھر نیند آگئی تو جو حصّہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہو گیا بقِیّہ ادا کرنا ہوگا۔

سونے کے وہ دسؔ انداز جن سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے

﴿1﴾ اُکڑوں یعنی پاؤں کے تلووں کے بَل اِس طرح بیٹھی ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں ﴿2﴾ چت یعنی پیٹھ کے بَل لیٹی ہو ﴿3﴾ پَٹ یعنی پیٹ کے بَل لیٹی ہو ﴿4﴾ دائیں یا بائیں کروٹ لیٹی ہو ﴿5﴾ ایک کُہنی پر ٹیک لگا کر سوجائے ﴿6﴾ بیٹھ کر اِس طرح سوئی کہ ایک کروٹ جُھکی ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سُرین اُٹھے ہوئے ہوں ﴿7﴾ ننگی پیٹھ پر سُوار ہو اور جانور پستی کی جانب اُتر رہا ہو ﴿8﴾ پیٹ رانوں پر رکھ کر دو زانو اِس طرح بیٹھے سوئی کہ دونوں سُرین جمے نہ رہیں ﴿9﴾ چار زانو یعنی چوکڑی مار کر اِس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پنڈلیوں پر رکھا ہو ﴿10﴾ جس طرح عورت سجدہ کرتی ہے اِس طرح سجدہ کے انداز پر سوئی کہ پیٹ

رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں یا کلائیاں بچھی ہوئی ہوں ۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا نماز کے عِلاوہ وُضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صُورتوں میں قصداً سوئی تو نماز فاسِد ہوگئی اور بِلا قصد سوئی تو وُضو ٹوٹ جائے گا مگر نماز باقی ہے۔ بعدِ وُضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیہ نماز اُسی جگہ سے پڑھ سکتی ہے جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ ج ۱ ص ۳۶۵ تا ۳۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہنسنے کے اَحکام

﴿1﴾ رُکوع وسُجُود والی نماز میں بالغہ نے قہقہہ لگا دیا یعنی اِتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسی کہ صِرف خود سنا تو نماز گئی وُضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وُضو۔ (مَراقِی الفَلاح مَع حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۱) مُسکرانے میں آواز بالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہر ہوتے ہیں ﴿2﴾ بالغ نے نمازِ جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نماز ٹوٹ گئی وُضو باقی ہے (اَیضاً ص ۹۲) ﴿3﴾ نماز کے عِلاوہ قہقہہ لگانے سے وُضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مُستَحب ہے (مَراقِی الفَلاح ص ۸۴) ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ سنّت بھی زِندہ ہو اور ہم

زور زور سے نہ ہنسیں۔ **فرمانِ مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: اَلْقَھْقَھَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ ۔یعنی قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے اور مُسکرانا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے ۔ (اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیر لِلطَّبَرانی، ج۲،ص۱۰۴)

سات مُتَفَرِّقات

﴿1﴾ پیشاب پاخانہ، مَنی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وُضو جاتا رہیگا۔ (عالمگیری، ج۱ص۹) ﴿2﴾ مرد یا عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارج ہوئی وُضُو ٹوٹ گیا۔ مرد یا عورت کے آگے سے ہوا خارِج ہوئی وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً، بہارشریعت حصہ۲ص۲۶) ﴿3﴾ بے ہوش ہو جانے سے وُضُو ٹوٹ جاتا ہے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۲) ﴿4﴾ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خنزیر کا نام لینے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یہ غَلَط ہے ﴿5﴾ دَورانِ وُضو اگر رِیح خارِج ہو یا کسی سبب سے وُضو ٹوٹ جائے تو نئے سِرے سے وُضُو کر لیجئے پہلے دُھلے ہوئے اَعْضاء بے دُھلے ہو گئے۔ (ماخوذ اَز: فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ ج۱ص۲۵۵) ﴿6﴾ بے وُضو کو قرآن شریف یا کسی آیت کا چُھونا حرام ہے (بہارشریعت حصہ۲ص۴۸) **قرآنِ پاک** کا ترجمہ فارسی یا اُردو یا کسی دوسری زَبان میں ہو اُس کو بھی پڑھنے یا چُھونے میں قرآنِ پاک ہی کا سا حُکم ہے۔ (بہارشریعت حصہ۲ص۴۹) ﴿7﴾ آیت کو بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی بے وُضو پڑھنے میں حَرَج نہیں۔

غُسل کا وُضُو کافی ہے

غسل کے لیے جو وُضو کیا تھا وُہی کافی ہے خواہ بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نہ) نہائیں۔ اب غُسل کے بعد دوبارہ وُضو کرنا ضَروری نہیں بلکہ اگر وُضو نہ بھی کیا ہو تو غُسل کر لینے سے اَعضائے وُضو پر بھی پانی بہ جاتا ہے لہٰذا وُضو بھی ہو گیا، کپڑے تبدیل کرنے یا اپنا یا کسی دوسرے کا سِتْر دیکھنے سے بھی وُضو نہیں جاتا۔

جن کا وُضو نہ رہتا ہو اُن کیلئے 9 اَحْکام

﴿1﴾ **قَطرہ** آنے، پیچھے سے رِیح خارِج ہونے، زَخْم بہنے، **دُکھتی آنکھ سے بَوَجہِ مَرَض آنسو** بہنے، کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسُور سے رُطوبت بہنے اور دَسْت آنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کسی کو اِس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے اور شُروع سے آخِر تک پورا ایک وَقْت گزر گیا کہ وُضُو کے ساتھ نَمازِ فَرض ادا نہ کر سکی وہ شَرعاً **مَعْذور** ہے۔ ایک وُضُو سے اُس وَقْت میں جِتنی نَمازیں چاہے پڑھے۔ اس کا وُضو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۷، دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج ۱، ص ۵۵۳) اِس مسئلے کو مزید آسان لفظوں میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اِس قسم کے مریض اور مریضہ اپنے معذورِ شَرعی ہونے نہ ہونے کی جانچ اِس طرح کریں کہ کوئی سی بھی ۲ دو فرض نَمازوں کے درمیانی وَقْت میں کوشش کریں کہ وُضو کر کے طہارت کے ساتھ کم از کم فرض رَکْعَتیں ادا کی جا سکیں۔ پورے وَقْت

کے دوران بار بار کوشش کے باوُجُود اگر اتنی مُہلَت نہیں مل پاتی، وہ اس طرح کہ کبھی تو دَورانِ وُضو ہی عُذْر لاحِق ہو جاتا ہے اور کبھی وُضو مکمَّل کر لینے کے بعد نَماز ادا کرتے ہوئے، حتّٰی کہ آخری وقت آ گیا تو اب انہیں اجازت ہے کہ وُضو کر کے نَماز ادا کریں نَماز ہو جائے گی۔ اب چاہے دورانِ ادائیگیِ نَماز، بیماری کے باعِث نَجاست بدن سے خارج ہی کیوں نہ ہو رہی ہو۔ فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام فرماتے ہیں کہ: کسی شخص کی نکسیر پھوٹ گئی یا اس کا زَخْم بہہ نکلا تو وہ آخری وَقْت کا انتظار کرے اگر خون مُنْقَطِع نہ ہو (بلکہ مسلسل یا وَقْفے وَقْفے سے جاری رہے) تو وقْت نکلنے سے پہلے وُضو کر کے نَماز ادا کرے۔ (اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج۱ ص ۳۷۳۔۳۷۴)

﴿2﴾ فرض نَماز کا وَقْت جانے سے مَعْذور کا وُضُو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عَصْر کے وقت وُضو کیا تھا تو سورج غُروب ہوتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظُہر کا وقْت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نَماز کا وقْت نہیں گیا۔ **فَرْض** نَماز کا وقْت جاتے ہی مَعْذور کا وُضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہو گا جب معذور کا عُذْر دَورانِ وُضو یا بعدِ وُضو ظاہر ہو، اگر ایسا نہ ہو اور دوسرا کوئی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والا معاملہ) بھی لاحِق نہ ہو تو فرض نَماز کا وقْت جانے سے وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۸، دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج ۱، ص ٥٥٥)

﴿3﴾ جب عُذْر ثابت ہو گیا تو جب تک نَماز کے ایک پُورے وقت میں ایک بار بھی

وہ چیز پائی جائے مَعذور ہی رہے گی۔ مَثَلاً کسی کے زَخْم سے سارا وَقْت خون بہتا رہا اور اتنی مُہلَت ہی نہ ملی کہ وُضو کر کے فرض ادا کر لے تو مَعذور ہو گئی۔ اب دوسرے اَوقات میں اِتنا موقع مل جاتا ہے کہ وُضو کر کے نَماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دَفْعہ زَخْم سے خون بہ جاتا ہے تو اب بھی مَعذور ہے۔ ہاں اگر پورا ایک وَقْت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی خون نہ بہا تو مَعذور نہ رہی پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وَقْت مسلسل مرض ہوا) تو پھر معذور ہو گئی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۷)

﴿4﴾ معذور کا وُضو اگرچِہ اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے مگر دوسری کوئی چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا مَثَلاً جس کو رِیح خارِج ہونے کا مرض ہے، زَخْم بہنے سے اُس کا وُضو ٹوٹ جائے گا۔ اور جس کو زَخْم بہنے کا مرض ہے اُس کا رِیح خارِج ہونے سے وُضو جاتا رہے گا۔ (اَیضاً ص ۱۰۸)

﴿5﴾ معذور نے کسی حَدَث (یعنی وُضو توڑنے والے عمل) کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وَقْت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب مَعذور ہے پھر وُضو کے بعد وہ عُذْر والی چیز پائی گئی تو وُضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اِس صورت میں ہو گا جب معذور نے اپنے عُذْر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وُضو کیا ہو اگر اپنے عُذْر کی وجہ سے وُضو کیا تو بعد وُضو عُذْر پائے جانے کی صورت میں وُضو نہ ٹوٹے گا۔) مَثَلاً جس کا زَخْم بہتا تھا اس کی رِیح خارِج ہوئی اور اُس نے وُضو کیا اور وُضو کرتے وَقْت زَخْم نہیں بہا اور وُضو کرنے کے بعد بہا تو وُضو ٹوٹ گیا۔ ہاں

اگر وُضو کے درمیان بہنا جاری تھا تو نہ گیا۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۹، دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج ۱، ص ۵۵۷)

﴿6﴾ معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھا وُضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وُضو جاتا رہا، یا ایک زَخْم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانے سے پانی آرہا تھا اب دوسرے دانے سے آیا وُضو ٹوٹ گیا۔ (ایضاً۔ ایضاً ص ۵۵۸)

﴿7﴾ معذور کو ایسا عُذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک دِرْہَم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتی ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نَماز پڑھ لوں گی تو پاک کر کے نَماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتی ہے کہ نَماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضَروری نہیں۔ اِسی سے پڑھے اگرچہ مُصلّٰی بھی آلُودہ ہو جائے تب بھی اس کی نَماز ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۹)

﴿8﴾ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر (یا سُوراخ میں روئی ڈال کر) اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے تو عُذر ثابت نہ ہو گا۔ (یعنی یہ معذور نہیں کیونکہ یہ عُذر دُور کرنے پر قدرت رکھتی ہے) (ایضاًص ۱۰۷)

﴿9﴾ اگر کسی ترکیب سے عُذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فَرض ہے، مَثَلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فَرض ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۹، دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج ۱، ص ۵۵۸)

(معذور کے وُضو کے تفصیلی مسائل فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ جلد 4 صَفْحَہ 367 تا 375 ، بہارِ شریعت حصہ 2 صَفْحَہ 107 تا 109 سے معلوم کر لیجئے)

اسلامی بہنو! جہاں جہاں ممکن ہو وہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے اچّھی اچّھی نیّتیں کر لینی چاہئیں، جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ اور اچّھی نیّت کے ثواب کی تو کیا بات ہے! میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: اَلنِّيَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ . **"اچّھی نیّت انسان کو جنّت میں داخل کرے گی۔"** (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی، ص ۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶)

وُضو کی نیّت نہیں ہوگی تب بھی فِقہِ حَنَفی کے مُطابِق وُضو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملیگا۔ عُمُوماً وضو کی تیاری کرنے والی کے ذِہن میں ہوتا ہے کہ میں وُضو کرنے والی ہوں یہی نیّت کافی ہے۔ تاہم موقع کی مُناسبت سے مزید نِیَّتیں بھی کی جاسکتی ہیں:

"ہر وقت باوُضو رہنا ثواب ہے" کے بیس حُرُوف کی نسبت سے وُضو کے بارے میں 20 نیّتیں

﴿1﴾ بے وُضوئی دُور کروں گی ﴿2﴾ جو باوُضو ہو وہ دوبارہ وُضو کرتے وقت یوں نیّت کرے: ثواب کیلئے وُضو پر وُضو کروں گی ﴿3﴾ بِسمِ اللہ و اَلحمدُ لِلّٰہ کہوں گی ﴿4﴾ فرائض و ﴿5﴾ سُنَن اور ﴿6﴾ مُستَحَبّات کا خیال رکھوں گی ﴿7﴾ پانی کا اِسراف نہیں کروں گی ﴿8﴾ مکروہات سے بچوں گی ﴿9﴾ مِسواک

کروں گی ﴿10﴾ ہر عُضْو دھوتے وَقْت دُرُود شریف اور ﴿11﴾ یَاقَادِرُ پڑھوں گی (وُضو میں ہر عُضْو دھونے کے دَوران یا قادِرُ پڑھنے والی کو اِن شاءَ اللّٰہ دشمن اِغوا نہیں کر سکے گا) ﴿12﴾ فَراغت کے بعد اَعْضائے وُضُو پر تَری باقی رہنے دوں گی ﴿13-14﴾ وُضو کے بعد دُو دُعائیں پڑھوں گی (الف) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (ب) سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ ﴿15تا17﴾ آسمان کی طرف دیکھ کر کلمۂ شہادت اور سُوْرَةُ الْقَدْر پڑھوں گی مزید تین[۳] بار سُوْرَةُ الْقَدْر پڑھوں گی ﴿18﴾ (مکروہ وقت نہ ہوا تو) تَحِیَّةُ الْوُضُو ادا کروں گی ﴿19﴾ ہر عُضْو دھوتے وَقْت گناہ جھڑنے کی اُمّید کروں گی ﴿20﴾ باطِنی وُضو بھی کروں گی (یعنی جس طرح پانی سے ظاہِری اَعْضاء کا مَیل کُچیل دور کیا ہے اِسی طرح توبہ کے پانی سے گناہوں کی گندگی دھو کر آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کروں گی)

یارَبَّ الْمُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں اِسراف سے بچتے ہوئے شَرْعی وُضو کے ساتھ ہر وقت باوُضو رہنا نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، انیسُ الْغَرِیبین، سِراجُ السّالِکین، مَحْبوبِ ربِّ الْعٰلَمین، جنابِ صادِق واَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے **اللہ** تعالیٰ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس **چاندی** کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون **یومِ جُمعرات** اور **شبِ جُمُعہ** (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ (کنزُ العُمّال ج۱ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

فَرْض غُسل میں اِحْتِیاط کی تاکید

رسولُ **اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص غُسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اُس کے ساتھ آگ سے اَیسا اَیسا کیا جائے گا۔'' (یعنی عذاب دیا جائے گا)۔ (سُنَنِ اَبی دَاوٗد، ج۱ص ۱۱۷ حدیث ۲٤۹)

قَبر کا بِلّا

حضرتِ سیِّدُنا ابان بن عبداللہ بَجلی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الولی فرماتے ہیں: ہمارا ایک پڑوسی مرگیا تو ہم کفن ودَفْن میں شریک ہوئے۔ جب **قَبر** کھودی گئی تو اس میں بِلّے کی مِثل ایک جانور تھا، ہم نے اس کو مارا مگر وہ نہ ہٹا۔ چُنانچہ **دُوسری قَبر** کھودی گئی تو اس میں بھی وُہی **بِلّا** موجود تھا! اس کے ساتھ بھی وُہی کیا گیا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہِلا۔ اس کے بعد **تیسری قَبر** کھودی گئی تو اس میں بھی یہی مُعامَلہ ہوا، آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اِسی قَبر میں **دَفْن** کردو، جب اس کو **دَفْن** کر دیا گیا تو قَبر میں سے ایک **خوفناک آواز** سنی گئی! تو ہم اس شخص کی بیوہ کے پاس گئے اور اس سے مرنے والے کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا **عمل** کیا تھا؟ بیوہ نے بتایا: ''**وہ غسلِ جنابت** (یعنی فرض غسل) **نہیں کرتا تھا۔**''

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص۱۷۹)

غسلِ جنابت میں تاخیر کب حرام ہے

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! وہ بدنصیب غسلِ جنابت کرتا ہی نہیں تھا۔ غسلِ جنابت میں دیر کر دینا گناہ نہیں البتّہ اتنی تاخیر حرام ہے کہ نَماز کا وَقْت نکل جائے۔ چُنانچہ **بہارِ شریعت** میں ہے: ''جس پر غسل واجب ہے وہ اگر اتنی دیر کرچکی

کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گی گنہگار ہوگی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۷، ۴۸)

جَنابت کی حالت میں سونے کے اَحْکام

حضرتِ سَیِّدُ نا ابو سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا، کیا نبیِّ رَحْمت، شفیعِ امت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جَنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ''ہاں اور وُضو فرما لیتے تھے۔'' (صَحِیحُ البُخارِی ج ۱ ص ۱۱۷ حدیث ۲۸۶) حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے تذکرہ کیا: رات میں کبھی جَنابت ہو جاتی ہے (تو کیا کیا جائے؟) رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: وُضو کر کے عُضوِ خاص کو دھو کر سو جایا کرو۔ (ایضاً ص ۱۱۸ حدیث ۲۹۰)

شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریفُ الْحق اَمجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی مذکورہ احادیثِ مبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: جُنُبی ہونے (یعنی غُسل فرض ہونے) کے بعد اگر سونا چاہے تو مُسْتَحَب ہے کہ وُضو کرے، فوراً غُسل کرنا واجب نہیں البتہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ نماز کا وَقت نکل جائے۔ یہی اِس حدیث کا مَحْمَل[1] ہے۔ حضرتِ علی رضی اللہ

(1) یعنی اس حدیث سے مُراد یہی ہے۔

تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد و نسائی وغیرہ میں مروی ہے کہ فرمایا: اُس گھر میں فرِشتے نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتا یا جُنُبی (یعنی بے غُسلا) ہو۔ (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج ۱ ص ۱۰۹ حدیث ۲۲۷) اِس حدیث سے مُراد یہی ہے کہ اتنی دیر تک غسل نہ کرے کہ نماز کا وَقت نکل جائے اور وہ جُنُبی (یعنی بے غُسلا) رہنے کا عادی ہو اور یہی مطلب بُزرگوں کے اس اِرشاد کا ہے کہ حالتِ جَنابت میں کھانے پینے سے رِزق میں تنگی ہوتی ہے۔

(نُزهَةُ القاری ج ۱ ص ۷۷۰۔۷۷۱)

غُسل کا طریقہ (حنفی)

بغیر زَبان ہلائے دل میں اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کیلئے غسل کرتی ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے، پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نَماز کا سا وُضو کیجئے اگر پاؤں رکھنے کی جگہ پر پانی جَمع ہے تو پاؤں نہ دھوئیے، اور اگر سخت زمین ہے جیسا کہ آج کل عُموماً غسل خانوں کی ہوتی ہے یا چوکی وغیرہ پر غسل کر رہی ہیں تو پاؤں بھی دھولیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں (اِس دَوران صابن بھی لگا سکتی ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ بہارِ

شریعت حصہ 2 صَفحہ 42 پر ہے: ''سَتر کھلا ہو تو قبلہ کو منہ کرنا نہ چاہیے اور تہبند باندھے ہو تو حَرَج نہیں۔'' تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیے، ایسی جگہ نہائیے کہ کسی کی نظر نہ پڑے، دَورانِ غسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تَولیہ وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وَقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفْل ادا کرنا مُسْتَحَب ہے۔ (عامۂ کتبِ فقہِ حنفی)

غُسل کے تین فرائض

﴿۱﴾ کُلّی کرنا ﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا ﴿۳﴾ تمام ظاہِر بدن پر پانی بہانا۔

(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

﴿۱﴾ کُلّی کرنا

مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اِسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حَلْق کے کَنارے تک پانی بہے۔ روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کر لیجئے کہ سُنّت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضَروری ہے۔ ہاں اگر چُھڑانے میں ضَرَر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے۔ غُسل سے قبل دانتوں میں رَیشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نَماز بھی پڑھ لی بعد کو

معلوم ہونے پر چُھڑا کر پانی بہانا فرض ہے، پہلے جو نماز پڑھی تھی وہ ہو گئی۔ جو ہلتا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو مُعاف ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۸، فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۴۳۹۔۴۴۰)

﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔ اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر کھینچیے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (اَیضاً، اَیضاً ص ۴۴۲، ۴۴۳)

﴿۳﴾ تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا ضَروری ہے، جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۳۹)

"صَلَوٰاتُ اللّٰہِ علیکَ یا رسولَ اللّٰہ" کے تیئیس حُرُوف کی نسبت سے اسلامی بہنوں کیلئے غسل کی 23 احتیاطیں

﴿1﴾ اگر اسلامی بہن کے سر کے بال گُندھے ہوئے ہوں تو صِرف جڑ تر

کر لینا ضَروری ہے کھولنا ضَروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گُندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جَڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضَروری ہے ﴿2﴾ اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نَتھ کا چھید (سُوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فَرض ہے۔ وُضو میں صِرْف ناک کے نَتھ کے چھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہایئے ﴿3﴾ بَھوؤں اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضَروری ہے ﴿4﴾ کان کا ہر پُرزہ اور اس کے سُوراخ کا منہ دھویئے ﴿5﴾ کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہایئے ﴿6﴾ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اُٹھائے بِغیر نہ دھلے گا ﴿7﴾ ہاتھوں کو اچّھی طرح اُٹھا کر بغلیں دھویئے ﴿8﴾ بازو کا ہر پہلو دھویئے ﴿9﴾ پیٹھ کا ہر ذرّہ دھویئے ﴿10﴾ پیٹ کی بلٹیں اُٹھا کر دھویئے ﴿11﴾ ناف میں بھی پانی ڈالئے اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھویئے ﴿12﴾ جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک دھویئے ﴿13﴾ ران اور پیڑو (ناف سے نیچے کے حصّے) کا جوڑ دھویئے ﴿14﴾ جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھئے ﴿15﴾ دونوں سُرِین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھئے، خُصُوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں ﴿16﴾ رانوں کی گولائی اور ﴿17﴾ پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہایئے ﴿18﴾ ڈھلکی ہوئی پستان کو اُٹھا کر پانی بہایئے ﴿19﴾ پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھویئے ﴿20﴾ فَرجِ خارِج (یعنی عورت کی شرمگاہ کے باہَر کے حصّے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا

اُوپر نیچے خوب اِحتیاط سے دھوئیے ﴿21﴾ فَرجِ داخِل (یعنی شرمگاہ کے اندرونی حصے) میں انگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مُستَحَب ہے ﴿22﴾ اگر حَیض یا نِفاس سے فارِغ ہو کر غُسل کریں تو کسی پُرانے کپڑے سے فَرجِ داخِل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مُستَحَب ہے (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۹۔۴۰) ﴿23﴾ اگر نَیل پالِش ناخُنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھُڑانا فرض ہے ورنہ وُضو وغُسل نہیں ہو گا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

زَخْم کی پٹّی

زَخْم پر پٹّی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حَرَج ہو تو پٹّی پر ہی مَسْح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا دَرد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دِہ ہو تو اس پورے عُضْو پر مَسْح کر لیجئے۔ پٹّی ضَرورت سے زِیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسْح کافی نہ ہو گا۔ اگر ضَرورت سے زِیادہ جگہ گھیرے بِغیر پٹّی باندھنا مُمکِن نہ ہو مَثَلاً بازو پر زَخْم ہے مگر پٹّی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھا حصّہ بھی پٹّی کے اندر چھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا مُمکِن ہو تو کھول کر اُس حصّے کو دھونا فَرض ہے۔ اگر نامُمکِن ہے یا کھولنا تو مُمکِن ہے مگر پھر وَیسی نہ باندھ سکے گی اور یوں زَخْم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹّی پر مَسْح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصّہ بھی دھونے سے مُعاف ہو جائیگا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۴۰)

غسل فَرْض ہونے کے 5 اَسباب

﴿1﴾ منی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جُدا ہو کر مَخْرَج سے نکلنا ﴿2﴾ اِحتِلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا ﴿3﴾ حَشَفہ یعنی سرِ ذَکَر (سُپاری) کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخِل ہو جانا خواہ شَہوت ہو یا نہ ہو، اِنْزال ہو یا نہ ہو، دونوں[۲] پر غسل فرض کرتا ہے۔ بشرطیکہ دونوں[۲] مُکلَّف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اُس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غُسل فرض نہیں مگر غُسل کا حکم دیا جائے گا ﴿4﴾ حَیض سے فارِغ ہونا ﴿5﴾ نِفاس (یعنی بچہ جَننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارِغ ہونا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳،۴۵،۴۶ مُلتَقَطاً)

وہ صورَتیں جن میں غُسل فرض نہیں

﴿1﴾ منی شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بُلندی سے گرنے یا فُضلہ خارِج کرنے کیلئے زور لگانے کی صورت میں خارِج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ وُضو بہر حال ٹوٹ جائے گا ﴿۲﴾ اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بِلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہوا وضو ٹوٹ جائیگا ﴿3﴾ اگر اِحتِلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۴۳)

بہتے پانی میں غُسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مَثَلاً دریا، یا نَہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین[۳]

بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سنّتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضَرورت نہیں کہ اَعضاء کو تین[۳] بار حَرَکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اَعضاء کو تین[۳] بار حَرَکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثلِیث (تَث۔لیث) یعنی تین[۳] بار دھونے کی سنّت ادا ہو جائیگی۔ برسات میں (یا نل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وُہی تھوڑی دیر اس میں عُضو کو رَہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حَرَکت دینا تین[۳] بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۴۲، دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج ۱، ص ۳۲۰۔۳۲۱) وُضُو اور غسل کی ان تمام صورَتوں میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔ غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے جب کہ وضو میں سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔

فَوّارہ جاری پانی کے حکم میں ہے

فتاویٰ اہلسنّت (غیر مطبوعہ) میں ہے، فَوّارے (یا نل) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی میں غسل کرنے کے حکم میں ہے لہٰذا اسکے نیچے غسل کرتے ہوئے وضو اور غسل کرتے وقت کی مدّت (یعنی تھوڑی دیر) تک ٹھہری تو تَثلِیث (تَث۔لیث یعنی تین بار دھونے کی) سنّت ادا ہو جائے گی چُنانچہ دُرِّ مختار میں ہے: "اگر جاری پانی، بڑے حوض یا بارِش میں وُضو اور غسل کرنے کے وَقت کی مدّت تک ٹھہری تو اس نے پوری سنّت ادا کی۔ (در مختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۲۰) یاد رہے غسل یا وُضُو میں کلّی کرنا اور ناک میں

پانی بھی چڑھانا ہے۔

فَوّارے کی اِحْتیاطیں

اگر آپ کے حمام میں فَوّارہ (SHOWER) ہو تو اس کا رُخ دیکھ لیجئے کہ اُس کی طرف مُنہ کرکے ننگے نہانے میں مُنہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف نہ ہو۔ اِستنجا خانے میں اس کی زیادہ اِحتیاط فرمائیے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ 45 دَرَجے کے زاوِیہ کے اندر اندر ہو۔ لہٰذا ایسی ترکیب بنائیے کہ 45 ڈگری کے زاویہ کے باہر رُخ ہو جائے۔

"مدینہ" کے ۵ پانچ حُرُوف کی نِسبت سے غُسل کے 5 سنّت مَواقِع

﴿1﴾ جُمُعہ ﴿2﴾ عیدُ الْفِطْر ﴿3﴾ بقرعید ﴿4﴾ عَرَفہ کے دن (یعنی 9 ذُوالحجۃُ الحرام) اور ﴿5﴾ اِحْرام باندھتے وَقت نَہانا سُنّت ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۶، دُرِّمُختار ج ۱ ص ۳۳۹۔۳۴۱)

مُستَحَب پر عَمل کرنا باعِثِ ثواب ہے" کے چوبیس حُرُوف کی نسبت سے غُسل کے 24 مُستَحَب مواقِع

﴿1﴾ وُقُوفِ عَرَفات ﴿2﴾ وُقُوفِ مُزدَلِفہ (مُز۔دَ۔لِ۔فہ) ﴿3﴾ حاضِرئ حَرَم ﴿4﴾ حاضِرئ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ﴿5﴾ طواف ﴿6﴾

دُخولِ منٰی ﴿7﴾ جَمروں (شیطانوں) پر کنکریاں مارنے کیلئے تینوں[۳] دن ﴿8﴾ شبِ بَراءَت ﴿9﴾ شبِ قَدْر ﴿10﴾ عَرَفہ کی رات (یعنی 9 ذُوالْحِجَّۃُالْحرام کے غُروبِ آفتاب تا 10 کی صبح تک) ﴿11﴾ مجلسِ مِیلاد شریف ﴿12﴾ دیگر مجالسِ خیر کیلئے ﴿13﴾ مُردہ نہلانے کے بعد ﴿14﴾ مجنون (پاگل) کو جنون جانے کے بعد ﴿15﴾ غَشی سے اِفاقہ (یعنی بے ہوشی خَتْم ہونے) کے بعد ﴿16﴾ نشہ جاتے رہنے کے بعد ﴿17﴾ گناہ سے توبہ کرنے ﴿18﴾ نئے کپڑے پہننے کیلئے ﴿19﴾ سفر سے آنے والے کیلئے ﴿20﴾ اِستِحاضہ[(1)] کا خون بند ہونے کے بعد ﴿21﴾ نمازِ کُسُوف (سورج گہن) و خُسُوف (چاند گہن) ﴿22﴾ اِسْتِسقاء (طلبِ بارش) اور ﴿23﴾ خوف و تاریکی اور سخت آندھی کیلئے ﴿24﴾ بدن پر نَجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ لگی ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۶، ۴۷، تنویرُ الْاَبصار مَعَ دُرِّمُختار ج ۱، ص ۳۴۱ - ۳۴۲)

ایک غُسل میں مُختَلِف نیّتیں

جس پر چند غسل ہوں مَثَلاً اِحْتِلام بھی ہُوا، عید بھی ہے اور جُمعہ کا دن بھی، تو تینوں[۳] کی نِیّت کر کے ایک غُسل کر لیا سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۷)

---

(1) یعنی عورت کو مرض کی وجہ سے آنے والا خون۔

غُسل سے نَزلہ بڑھ جاتا ہو تو؟

زُکام یا آشوبِ چَشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر اَمراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کیجئے ناک میں پانی چڑھایئے اور گردن سے نہایئے۔ اور سر کے ہر حصّے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے غسل ہو جائے گا۔ بعدِ صحّت سر دھو ڈالئے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۲ ص ۴۰)

بالٹی سے نہاتے وَقت اِحتِیاط

اگر بالٹی کے ذَرِیعے غُسل کریں تو اِحتیاطاً اُسے تپائی (STOOL) وغیرہ پر رکھ لیجئے تاکہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غُسل میں استِعمال کرنے کا مگ بھی فرش پر نہ رکھئے۔

بال کی گِرِہ

بال میں گِرِہ پڑ جائے تو غُسل میں اسے کھول کر پانی بہانا ضروری نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصّہ ۲، ص ۴۰)

بے وُضُو دینی کتابیں چھُونا

بے وُضُو یا وہ جس پر غُسل فرض ہو ان کو فِقہ، تفسیر وحدیث کی کتابوں کا چھُونا مکرُوہ ہے۔ اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھُوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو مُضایقہ نہیں۔ مگر آیتِ قرانی یا اس کے تَرجَمے پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۲ ص ۴۹)

ناپاکی کی حالت میں دُرُود شریف پڑھنا

جن پر غُسل فَرض ہو اُن کو دُرُود شریف اور دُعائیں پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلّی کر کے پڑھیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۴۹) اذان کا جواب دینا اُنکو جائز ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

اُنگلی میں INK کی تہ جَمی ہوئی ہو تو ؟

پکانے والی کے ناخن میں آٹا، لکھنے والی کے ناخن وغیرہ پر سیاہی (INK) کا جِرم، عام اسلامی بہنوں کیلئے مکّھی، مچھر کی بِیٹ لگی ہوئی رَہ گئی اور توجُّہ نہ رہی تو غُسل ہو جائیگا۔ ہاں معلوم ہو جانے کے بعد جُدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضَروری ہے پہلے جو نَماز پڑھی وہ ہو گئی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۱۴ مُلَخَّصاً)

بچّی کب بالِغہ ہوتی ہے ؟

لڑکی نو[9] برس اور لڑکا بارہ[12] سال سے کم عمر تک ہرگز بالِغہ و بالِغ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں[2] (ہِجری سِن کے اِعتِبار سے) 15 برس کی کامل عمر میں ضَرور شرعاً بالغ و بالِغہ ہیں، اگرچہ آثارِ بُلُوغ (یعنی بالغ ہونے کی علامتیں) ظاہر نہ ہوں۔ ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں، یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے خواہ جاگتے میں اِنزال ہو (یعنی منی نکلے).. یا.. لڑکی کو حَیض آئے .. یا.. جماع سے لڑکا (کسی لڑکی) کو حامِلہ کر دے.. یا.. (جماع کی وجہ سے) لڑکی کو حَمل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالِغہ

ہیں۔ اور اگر آثار نہ ہوں، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالِغہ ہیں اور ظاہر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا (یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ و بالِغہ سمجھے جائیں گے اور تمام اَحکام ، بُلُوغ کے نِفاذ پائیں گے اور (لڑکے کے) داڑھی مُونچھ نکلنا یا لڑکی کے پستان (چھاتی) میں اُبھار پیدا ہونا کچھ مُعتبَر نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۹ص۶۳۰)

وَسوسوں کا ایک سبب

غُسل خانے میں پیشاب کرنے سے وَسوَسے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ، رء وف رَّحیم علیہِ افضلُ الصّلوۃِ وَالتّسلیم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص غُسل خانے میں پیشاب نہ کرے، جس میں پھر وہ نہائے یا وُضو کرے کیونکہ اکثر وَسوَسے اِسی سے ہوتے ہیں۔'' (سُنَنُ اَبی داؤد، ج۱، ص ٤٤ حدیث ۲۷) اگر حَمّام کی ڈھلوان (SLOP) بہتر ہے اور اطمینان ہے کہ پیشاب کرنے کے بعد پانی بہنے سے اچّھی طرح فرش پاک ہو جائے گا تو حَرَج نہیں۔ پھر بھی بہتر یہی ہے کہ وہاں پیشاب نہ کرے۔ (مراۃ ج۱ص۲۶۶ مُلَخَّصاً)

اِتباعِ سنّت کی بَرَکت سے مغفرت کی بِشارت ملی

بَرَہْنہ (بَ۔رَہْ۔نہ) نہانا سُنّت نہیں چُنانچہ اِس ضِمن میں ایک ایمان اَفروز حکایت ملاحَظہ فرمایئے: حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حَنْبَل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا۔ اِس دَوران ہمارے بعض رُفَقا غسل کے

لئے کپڑے اُتار کر پانی میں اُتر گئے لیکن مجھے سرکارِ دو۲ عالم، نورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی وہ حدیثِ پاک یاد تھی جس میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ ''جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ برہنہ حمّام میں داخل نہ ہو بلکہ تہبند باندھے۔'' لہٰذا میں نے اِس حدیثِ مبارکہ پر عمل کیا۔ رات کو جب میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ہاتِفِ غَیبی مجھے ندا کر کے کہہ رہا ہے: اے احمد! تجھے بشارت ہو کہ **اللہُ** رَبُّ العِزَّۃ نے نبیِ رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّت پر عمل کرنے کی وجہ سے تمہاری مغفِرت فرمادی ہے اور تمہیں لوگوں کا امام و پیشوا بھی بنا دیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد علیہ رَحمۃُ اللہِ الاَحد فرماتے ہیں کہ میں نے اُس ہاتِفِ غَیبی سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ تو آواز آئی: میں جبریل (علیہ السّلام) ہوں۔ (اَلشِّفاء، اَلجُزءُ الثّانی ص ۱٦) **اللہُ** رَبُّ العِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

تہبند باندھ کر نہانے کی اِحتیاطیں

شارِحِ بُخاری حضرت علّامہ مفتی شریفُ الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: تنہائی میں برہنہ نہانا جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ برہنہ نہ نہائے۔ **تہبند** باندھ کر (یا پاجامہ یا شلوار پہن کر) نہانے میں خصوصیت سے دو۲ باتوں کا خیال رکھے، اوّل جو تہبند

(یا پاجامہ وغیرہ) باندھ کر نہائے وہ (تہبند وغیرہ) پاک ہو اس میں نَجاست نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ ران وغیرہ جسم کے کسی حصے پر نَجاست لگی ہو تو اسے پہلے دھولے ورنہ جَنابت تو دُور ہو جائے گی (یعنی فرض غسل تو ادا ہو جائے گا) مگر بدن یا تہبند کی نَجاست کیا دُور ہو گی پھیل کر دوسری جگہوں پر بھی لگ جائے گی۔ اِس سے عوام تو عوام، خواص تک غافل ہیں۔ (نُزھۃُ القاری ج۱ص ۷۶۱) ہاں اِتنا پانی بہایا کہ اگرچہ نَجاست ابتِداءً پھیلی مگر بالآخر اچھی طرح دُھل گئی اور پاک کرنے کا شَرعی تقاضا پورا ہو گیا تو تہبند پاک ہو جائے گا۔

یاربِّ مصطفےٰ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہمیں بار بار غسل کے مسائل پڑھنے، سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے اور سنّتوں کے مطابق غسل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزی کا سبب

نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے دورِ اَقدس میں دُو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو **اللہ** کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید! "تجھے اس کی بَرَکت سے روزی مل رہی ہے۔" (سُنَنُ التِّرمِذِی ج٤ ص١٥٤ حدیث ٢٣٥٢)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

تیمم کا طریقہ (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

امامُ الصابرین، سیدُ الشاکرین، سلطانُ الْمُتَوَکِّلِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھ سے عرض کی کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: **اے محمد!** (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا **اُمتی** تم پر **ایک** بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر **دس** رحمتیں نازِل کروں اور **آپ** کی **اُمت** میں سے جو کوئی **ایک** سلام بھیجے، میں اُس پر **دس** سلام بھیجوں۔

(مِشکاۃُ المَصابِیح، ج ۱ ص ۱۸۹، حدیث ۹۲۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تیمم کے فرائض

تیمم (تَ۔یَمْ۔مُم) میں تین فرض ہیں ﴿1﴾ نیت ﴿2﴾ سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا ﴿3﴾ کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۷۵۔۷۷)

"تیمم سیکھ لو" کے دس حُروف کی نسبت سے تیمم کی 10 سُنّتیں

﴿1﴾ بسم اللہ شریف کہنا ﴿2﴾ ہاتھوں کو زمین پر مارنا ﴿3﴾ زمین پر ہاتھ مار کر لَوٹ دینا (یعنی آگے بڑھانا اور پیچھے لانا) ﴿4﴾ اُنگلیاں کُھلی ہوئی رکھنا ﴿5﴾ ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے اَنگوٹھے کی جَڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جَڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے ﴿6﴾ پہلے مُنہ پھر ہاتھوں کا مَسح کرنا ﴿7﴾ دونوں کا مَسح پے درپے ہونا ﴿8﴾ پہلے سیدھے پھر اُلٹے ہاتھ کا مَسح کرنا ﴿9﴾ (مَرد کے لئے) داڑھی کا خِلال کرنا ﴿10﴾ اُنگلیوں کا خِلال کرنا جبکہ غُبار پہنچ گیا ہو۔ اگر غُبار نہ پہنچا ہو مَثَلاً پتّھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غُبار نہ ہو تو خِلال فرض ہے خِلال کیلئے دوبارہ زمین پر ہاتھ مارنا ضَروری نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ۲ ص ۷۸)

تیمم کا طریقہ (حنفی)

تیمم کی نیّت کیجئے (نیّت دل کے ارادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مَثَلاً یوں کہئے بے وُضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تیمم کرتی ہوں) **بسم اللہ** پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قِسم (مَثَلاً پتّھر، چُونا، اینٹ، دیوار، مِٹّی وغیرہ) سے ہو مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے) اور اگر زِیادہ گرد لگ جائے تو

جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طرح مَسْح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رَہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو تَیَمُّم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر ۲ دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لیکر کُہنیوں سَمیت مَسْح کیجئے، کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہوں سب کو ہٹا کر یا اُتار کر جِلْد کے ہر حِصّے پر ہاتھ پہنچایئے، اگر ذرّہ برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو تَیَمُّم نہ ہوگا۔ تَیَمُّم کے مَسْح کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے اَنگوٹھے کے عِلاوہ چار اُنگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور اُنگلیوں کے سِروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتے ہوئے گِٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پُشت کا مَسْح کیجئے۔ اِسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مَسْح کیجئے۔ **اور** اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مَسْح کرلیا تب بھی تَیَمُّم ہوگیا چاہے کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کُہنی کی طرف لے گئے مگر سُنّت کے خِلاف ہوا۔ تَیَمُّم میں سر اور پاؤں کا مَسْح نہیں ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۷۶۔ ۷۸ وغیرہ)

"سرکارِ اعلیٰ حضرت کی چھبیسویں شریف" کے چھبیس حُرُوف کی نسبت سے تَیَمُّم کے 26 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

وہ زمین کی جِنس (یعنی قِسم) سے ہے اِس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ رَیتا، چُونا، سُرمہ، گندھک، پتّھر، زَبَرجَد، فیروزہ، عَقیق، وغیرہ جَواہِر سے تَیَمُّم جائز ہے چاہے ان پر غُبار ہو یا نہ ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۷۹، اَلْبَحْرُ الرّائِق، ج ۱، ص ۲۵۷)

﴿2﴾ پکّی اینٹ، چینی یا مٹّی کے برتن سے تَیَمُّم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جِرم (یعنی جسم یا تہ) ہو جو جنسِ زمین سے نہیں مَثَلاً کانچ کا جِرم، ہو تو تَیَمُّم جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۸۰)

﴿3﴾ جس مٹّی، پتّھر وغیرہ سے تَیَمُّم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضَروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صِرف خشک ہونے سے نَجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔ (اَیضاً ص ۷۹) زمین، دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز جائز ہے مگر اس سے تَیَمُّم نہیں ہو سکتا۔

﴿4﴾ یہ وَہم کہ کبھی نَجِس ہوئی ہو گی فُضول ہے اس کا اِعتبار نہیں۔ (اَیضاً ص ۷۹)

﴿5﴾ اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا دَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔

﴿6﴾ چُونا، مٹّی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجد کی اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور مَیٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی

چاہئے جو جنسِ زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔

﴿7﴾ **جس** کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وُضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۸)

﴿8﴾ **ایسی** بیماری کہ وُضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھی ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجرِبہ (تَ۔جْ۔رِ۔بہ) ہو کہ جب بھی وُضو یا غُسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یُوں کہ کوئی مسلمان اچھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورتوں میں تیمم کر سکتی ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۸ ، دُرِّمُختار ، رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۴۴۱ ۔ ۴۴۲)

﴿9﴾ **اگر** سر سے نہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہایئے اور پورے سر کا مَسْح کیجئے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۹)

﴿10﴾ **جہاں** چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہ ہو وہاں بھی تیمم کر سکتی ہیں۔ (اَیضاً)

﴿11﴾ **اگر** اتنا آبِ زم زم شریف پاس ہے، جو وُضو کیلئے کافی ہے تو تیمم جائز نہیں۔ (اَیضاً)

﴿12﴾ **اتنی** سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔ (اَیضاً ص ۷۰)

﴿13﴾ قیدی کو قید خانے والے وُضو نہ کرنے دیں تو **تَیَمُّم** کرکے نَماز پڑھ لے بعد میں اِعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانے والے نَماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اِعادہ کرے۔ (ایضاً ص ۷۱)

﴿14﴾ اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں (یا پانی تک پہنچ کر وُضو کرنے تک) قافِلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا "یا ٹرین چھوٹ جائیگی۔" تو تَیَمُّم جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۲ ص ۷۲) **فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ جلد 3 صَفْحَہ 417** پر ہے: اگر ریل چلے جانے کا اندیشہ ہو تب بھی تَیَمُّم کرے اور اِعادہ نہیں۔

﴿15﴾ وَقت اتنا تنگ ہوگیا کہ وُضو یا غُسل کرے گی تو نَماز قضا ہو جائیگی تو تَیَمُّم کرکے نَماز پڑھ لے پھر وُضو یا غُسل کرکے نَماز کا اِعادہ کرے۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۰۷)

﴿16﴾ عورت حَیض و نِفاس سے پاک ہوگئی اور پانی پر قادِر نہیں تو تَیَمُّم کرے۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۷۴)

﴿17﴾ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تَیَمُّم کیلئے پاک مٹی تو اسے چاہیئے کہ وقتِ نَماز میں نَماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حَرَکاتِ نَماز بلا نیّتِ نَماز بجالائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۷۵) مگر پاک پانی یا مٹّی پر قادِر ہونے پر وُضو یا تیمُّم کرکے نَماز پڑھنی ہوگی۔

﴿18﴾ وُضو اور غسل دونوں کے تیمُّم کا ایک ہی طریقہ ہے۔

(اَلْجَوْهَرَةُ النَّيِّرَة، اَلْجُزْءُ الْاَوَّل ص ۲۸)

﴿19﴾ جس پر غُسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضَروری نہیں کہ وُضو اور غُسل دونوں کیلئے دو تیَمُّم کرے بلکہ دونوں میں ایک ہی نیّت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صِرف غسل یا وُضو کی نیّت کی جب بھی کافی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۷۶)

﴿20﴾ جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فَرض ہو جاتا ہے اُن سے تیَمُّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادِر ہونے سے بھی تیَمُّم ٹوٹ جاتا ہے۔

(اَیضاً ص ۸۲)

﴿21﴾ اسلامی بہن نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مَسْح نہیں ہو سکے گا۔ (اَیضاً ص ۷۷)

﴿22﴾ ہونٹوں کا وہ حِصّہ جو عادَتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اِس پر مَسْح ہونا ضَروری ہے اگر مُنہ پر ہاتھ پھیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حِصّہ مَسْح ہونے سے رَہ گیا تو تیَمُّم نہیں ہو گا۔ (اَیضاً)

﴿23﴾ اِسی طرح زور سے آنکھیں بند کرلیں جب بھی نہ ہو گا۔ (اَیضاً)

﴿24﴾ انگوٹھی، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اُتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فَرض ہے۔ چُوڑیاں وغیرہ ہٹا کر اُن کے نیچے مَسْح کیجئے۔ تیَمُّم کی اِحتیاطیں وُضو سے بڑھ کر

ہیں۔ (ایضاً)

﴿25﴾ بیمار یا بے دست و پا خود تیمُّم نہیں کرسکتی تو کوئی دوسری کروادے اِس میں تیمُّم کروانے والی کی نیّت کا اعتبار نہیں، جس کو تیمُّم کروایا جارہا ہے اُس کو نیّت کرنی ہوگی۔ (ایضاً، ص ۷۶، عالمگیری ج ۱ ص ۲۶)

﴿26﴾ اگر عورت کو وُضو کرنا ہے اور وہاں کوئی نامَحرم مرد موجود ہے جس سے چُھپا کر ہاتھوں کا دھونا اور سر کا مَسح نہیں کرسکتی تیمُّم کرے۔

(فتاوی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۳ ص ۴۱۶)

یاربِّ مصطفےٰ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہمیں بار بار تیمُّم کے مسائل پڑھنے، سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے اور سنّتوں کے مطابق تیمُّم کرنے کی توفیق عطا فرما۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گلا بیٹھ گیا ہو تو....

پیاز کا رس ایک تولہ (تقریباً 12 گرام)، **شہد** دو تولہ (تقریباً 25 گرام) ملا کر گرم کر کے پینے سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بیٹھی ہوئی آواز** صاف ہوجائیگی، مگر آتشک (ایک جنسی بیماری) اور جُذام (یعنی کوڑھ) کے مریض کو اِس سے فائدہ نہیں ہوگا۔ (اپنے طبیب کے مشورے بغیر یہ علاج نہ کیجئے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

جوابِ اذان کا طریقہ

مَوتیوں کا تاج

اَلْقَوْلُ الْبَدِیع میں ہے، اِنتِقال کے بعد حضرتِ سیِّدُنا ابوالعباس احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور کو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر **موتیوں کا تاج** سجائے جنّتی لباس میں ملبوس ''شیراز'' کی جامع مسجد کی مِحراب میں کھڑے ہیں۔ خواب دیکھنے والے نے عرض کی: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ** ؟ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آ گیا کہ **اللّٰہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت کر دی اور مجھے تاج پہنا کر داخلِ جنّت فرمایا۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص ۲۰٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اذان کے جواب کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب مُؤَذِّن اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے تو تم میں سے کوئی اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے،

پھر مُؤَذِّن اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ شخص اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے، پھر مُؤَذِّن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو وہ شخص اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے، پھر مُؤَذِّن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر مُؤَذِّن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر جب مُؤَذِّن اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے تو وہ شخص اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور جب مُؤَذِّن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور یہ شخص صِدْق دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو جنّت میں داخل ہوگا۔" (صَحِیح مُسلِم، ص ۲۰۳ حدیث ۳۸۵)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: "ظاہر یہ ہے کہ مِنْ قَلْبِہٖ (یعنی صِدق دل سے کہنے) کا تَعلُّق سارے جواب سے ہے یعنی اذان کا پورا جواب سچّے دل سے دے کیونکہ بغیر اِخلاص کوئی عبادت قبول نہیں۔" (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۱۲)

اذان کا جواب دینے والا جنتی ہوگیا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی موجودَگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنّت میں داخل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچِہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتایئے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اِتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔ (تاریخ دِمشق لابن عساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲،۴۱۳ ملخصاً) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

گُنۂِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سِوا

مگر اے عَفُو ترے عَفْو کا تو حِساب ہے نہ شُمار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اذان کا جوابِ اِس طرح دیجئے

مُؤَذِّن صاحِب کو چاہئے کہ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ **اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر** دونوں مل کر (بغیر سَکتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) **ایک کَلِمہ** ہیں دونوں کے بعد سَکتہ کرے (یعنی چُپ ہو جائے) اور سَکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، (دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۶) **جواب دینے والی اسلامی** بہن کو چاہئے کہ جب **مُؤَذِّن** صاحِب **اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر** کہہ کر سَکتہ کریں یعنی خاموش ہوں اُس وقت **اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر** کہے۔ اِسی طرح دیگر کَلِمات کا جواب

دے۔ جب مُؤَذِّن پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه کہے تو یہ کہے:۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ترجمہ: آپ پر دُرُود ہو یا رسولَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

(رَدُّالْمُحتار، ج ۲، ص ۸۴)

جب دوبارہ کہے تو یہ کہے:۔

قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ایضاً) یارسول اللہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے آخر میں کہے:۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ میری سننے اور دیکھنے کی قُوت سے مجھے نَفْع عطا فرما۔ (ایضاً)

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اسے اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جائیں گے۔ (ایضاً)

حَیَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَیَّ عَلَى الْفَلَاح کے جواب میں (چاروں بار) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰه کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَذِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لاحول بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملالے:۔

مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

اَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مِّنَ النَّوۡمِ کے جواب میں کہے:

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ۔ ترجمہ: تُو سچّا اور نیکوکار ہے اور تُو نے حق کہا ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲، ص ۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"اَذانِ بِلال" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے جوابِ اذان کے 8 مَدَنی پھول

﴿1﴾ اذانِ نماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مَثَلاً بچّہ پیدا ہوتے وَقت کی اذان۔ (رَدُّالمُحتار ج۲ ص۸۲)

﴿2﴾ اَذان سُننے والے کیلئے اَذان کا جواب دینے کا حُکم ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۵۷)

﴿3﴾ جُنُب (یعنی جسے جماع یا احتِلام کی وجہ سے غُسل کی حاجت ہو) بھی اذان کا جواب دے۔ البتہ حیض ونفاس والی عورت، جماع میں مشغول یا جو قضائے حاجت میں ہوں اُن پر جواب نہیں۔ (دُرِّمُختار، ج۲، ص ۸۱)

﴿4﴾ جب اذان ہو تو اُتنی دیر کیلئے سلام وکلام اور جوابِ سلام اور تمام کام مَوقُوف کر دیجئے یہاں تک کہ تِلاوت بھی، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے۔

(دُرِّمُختار، ج ۲، ص ۸۶، ۸۷، عالمگیری، ج ۱، ص ۵۷)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔

﴿5﴾ **اذان** کے دوران چلنا، پھرنا، برتن، گلاس وغیرہ کوئی سی چیز اُٹھانا، کھانا وغیرہ رکھنا، چھوٹے بچّوں سے کھیلنا، اِشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

﴿6﴾ **جو** اَذان کے وَقت باتوں میں مشغول رہے اس پر مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ۳ص ۴۱، مکتبۃ المدینہ)

﴿7﴾ **اگر** چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ج ۲، ص ۸۲)

﴿8﴾ **اگر** بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زِیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔

(دُرِّمُختار، ج ۲، ص ۸۳، ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبلہ رُخ بیٹھنے سے بِینائی تیز ہوتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: چار چیزیں آنکھوں کی (بینائی کی) تقویَت کا باعِث ہیں: ﴿1﴾ **قبلہ رُخ بیٹھنا** ﴿2﴾ سوتے وقت سُرمہ لگانا ﴿3﴾ سبزے کی طرف نظر کرنا اور ﴿4﴾ لباس کو پاک وصاف رکھنا۔ (اِحیاءُ الْعلوم، ج ۲ ص ۲۷ دار صادر بیروت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نماز کا طریقہ (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رَحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: **قِیامت** کے روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عَرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین۳ شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عَرش کے سائے میں ہوں گے۔ عَرض کی گئی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی **پریشانی** کو دُور کرے (۲) میری **سنّت** کو زندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے **دُرُود شریف** پڑھنے والا۔

(اَلْبُدُوْرُ السّافِرۃ فِی اُمُوْرِ الْاٰخِرۃ لِلسُّیُوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اسلامی بہنو! قراٰن وحدیث میں نَماز پڑھنے کے بے شُمار فضائل اور نہ پڑھنے کی سخت سزائیں وارِد ہیں، چُنانچِہ پارہ 28 سورۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت نمبر 9 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾

(پارہ ۲۸ المنافقون ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں **اللہ** کے ذِکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وُہی لوگ نقصان میں ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہَبی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نَقل کرتے ہیں مُفَسِّرِینِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں کہ اِس آیتِ مبارَکہ میں **اللہ** تعالیٰ کے ذِکر سے **پانچ نمازیں** مُراد ہیں، پس جو شَخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، مَعیشت و رُوزگار، ساز و سامان اور اَولاد میں مصروف رہے اور وَقت پر **نماز** نہ پڑھے وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہے۔ (کتابُ الکبائر ص ۲۰)

قِیامت کا سب سے پہلا سُوال

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قَرارِ قلب و سینہ، فَیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے: ''قِیامت کے دن بندے کے اَعمال میں سب سے پہلے **نماز** کا سُوال ہوگا۔ اگر وہ دُرُست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رُسوا ہوا اور اس نے نقصان اُٹھایا۔'' (کَنزُ العُمّال، ج ۷ ص ۱۱۵ رقم ۱۸۸۸۳)

نمازی کیلئے نور

سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ معظم ہے، ''جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اس کے لیے **نماز قِیامت** کے دن **نور**، **دلیل** اور **نَجات** ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس کے لیے بروزِ قِیامت نہ **نور** ہوگا اور نہ ہی **دلیل** اور نہ ہی **نَجات**۔ اور وہ شخص قِیامت کے دن **فرعون**، **قارون**، **ہامان** اور **اُبَیُّ بِن خَلَف** کے ساتھ ہوگا۔''

(مَجمَعُ الزَّوَائِد ج ۲ ص ۲۱ حدیث ۱۶۱۱)

کون، کس کے ساتھ اُٹھے گا!

اسلامی بہنو! حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہَبی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نَقل کرتے ہیں، بعض عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: **بے نَمازی کو ان چار** (فرعون، قارون، ہامان اور اُبَیّ بِن خَلَف) کے ساتھ اِس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عُموماً دولت، حکومت، وَزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز کو ترک کرتے ہیں۔ جو **حکومت** کی مشغولیّت کے سبب نماز نہیں پڑھے گا اُس کا حَشر (یعنی اٹھایا جانا) **فرعون** کے ساتھ ہوگا، جو **دولت** کے باعِث نماز ترک کریگا تو اُس کا **قارون** کے ساتھ حَشر ہوگا، اگر ترکِ نماز کا سبب **وَزارت** ہوگی تو فرعون کے وزیر **ہامان** کے ساتھ حَشر ہوگا اور اگر **تجارت** کی مصروفیت کی وجہ سے نماز چھوڑے گا تو اس کو مکّۂ مکرّمہ کے بہت بڑے کافر تاجِر اُبَیّ بِن خَلَف کے ساتھ بروزِ قِیامت اُٹھایا جائے گا۔

(کتابُ الکبائِر ص ۲۱)

شدید زَخمی حالت میں نماز

جب حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ پر قاتِلانہ حملہ ہوا تو عَرْض کی گئی، اے امیرُ الْمُؤمِنِین! نَماز (کا وَقْت ہے) فرمایا: ''جی ہاں، سنئے! جو شَخْص نَماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حِصّہ نہیں۔'' اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شدید زَخْمی ہونے کے باوُجُود نَماز ادا فرمائی۔ (اَیضاً ص ۲۲)

ہزاروں سال عذابِ نار کا حقدار

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحْمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 158 تا 159 پر فرماتے ہیں: ایمان وتصحیحِ عقائد کے بعد جُملہ حُقُوقُ اللہ میں سب سے اَہَم واعظم نَماز ہے۔ جُمُعہ وعیدَین یا بِلا پابندی پنجگانہ پڑھنا ہرگز نَجات کا ذِمّہ دار نہیں۔ جس نے قَصْداً ایک وَقْت کی چھوڑی ہزاروں برس جہنَّم میں رَہنے کا مُستحق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قَضا نہ کر لے، مسلمان اگر اُس کی زندگی میں اُسے یَک لَخْت (یعنی بالکل) چھوڑ دیں اُس سے بات نہ کریں، اُس کے پاس نہ بیٹھیں، تو ضَرور وہ اس کا سزاوار ہے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۶۸﴾
(پ ۷ الانعام ۶۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

نَماز پر نُور یا تاریکی کے اَسباب

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو شخص اچّھی طرح وُضو کرے، پھر نَماز کے لیے کھڑا ہو، اِس کے رُکُوع، سُجُود اور قِراءت (قِرا۔ءَ۔ت) کو مکمَّل کرے تو نَماز کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حِفاظت کی۔ پھر اس نَماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور نور ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتّٰی کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نَماز اُس نَمازی کی شَفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجُود اور قِراءت مکمَّل نہ کرے تو نَماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کردے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نَماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی (اندھیرا) چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اُس نَمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

(کَنزُ العُمّال، ج۷ص۱۲۹، رقم ۱۹۰۴۹)

بُرے خاتِمے کا ایک سبب

حضرتِ سیِّدُنا امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا

حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ تو اُس سے فرمایا: ''تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتِقال کر جاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہو گی''۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۱ ص ۲۸٤ حدیث ۸۰۸)

سُنَنِ نَسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: ''تم کب سے اِس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس سال سے۔ فرمایا: تم نے چالیس سال سے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمدی علیٰ صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ والسَّلام پر نہیں مرو گے۔ (سُنَنُ النَّسائی ص ۲۲۵ حدیث ۱۳۰۹)

نَماز کا چور

حضرتِ سیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے''، عَرض کی گئی، ''یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟'' فرمایا: ''(اس طرح کہ) رُکوع اور سجدے پورے نہ کرے۔''

(مُسنَدِ امام احمد بن حَنبل، ج۸، ص۳۸٦، حدیث ۲۲۷۰۵)

چور کی دو قسمیں

مُفَسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہُوا مال کے چور سے **نَماز کا چور** بدتر ہے کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نَفْع بھی اُٹھا لیتا ہے مگر **نَماز کا چور** سزا پوری پائے گا اِس کے لئے نَفْع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ **نَماز کا چور اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق، یہ حالت ان کی ہے جو **نَماز** کو ناقص پڑھتے ہیں اِس سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصِل کریں جو سرے سے **نَماز** پڑھتے ہی نہیں۔

(مِراۃ المناجیح ج ۲ ص ۷۸)

اسلامی بہنو! اوّل تو لوگ **نَماز** پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں ان کی اکثریّت سیکھنے کے جذبے کی کمی کے باعث آج کل صحیح طریقے سے **نَماز** پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں مختصراً **نَماز پڑھنے کا طریقہ** پیش کیا جاتا ہے۔ برائے مہربانی! بَہُت زِیادہ غور سے پڑھئے اور اپنی نَمازوں کی اِصلاح فرمائیے:

اسلامی بہنوں کی نَماز کا طریقہ (حنفی)

باوُضو قبلہ رُو اِس طرح کھڑی ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار اُنگل کا فاصِلہ رہے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیے اور چادر سے باہَر نہ نکالئے۔

ہاتھوں کی اُنگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کُھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھئے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھنی ہے اُس کی **نیت** یعنی دل میں اس کا پکّا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زِیادہ اچھا ہے (مَثَلاً نیت کی میں نے آج کی ظہر کی چار رَکعت فرض نَماز کی) اب تکبیرِ تحرِیمہ یعنی **اَللّٰہُ اَکبر** (یعنی اللہ سب سے بڑا ہے) کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لایئے اور اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اسکے اُوپر سیدھی ہتھیلی رکھئے۔ اب اِس طرح **ثَناء** پڑھئے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ؕ	پاک ہے تُو اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور میں تیری حمد کرتا (کرتی) ہوں، تیرا نام بَرَکت والا ہے اور تیری عظمت بُلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر **تعوُّذ** پڑھئے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	میں **اللہ** تعالٰی کی پناہ میں آتا (آتی) ہوں شیطان مردود سے۔

پھر **تسمِیَہ** پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	**اللہ** کے نام سے شروع جو بہُت مہربان رحمت والا۔

پھر مکمّل سُورۂ فاتِحہ پڑھیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ② مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ③ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ⑦

ترجمۂ کنز الایمان: سب خوبیاں **اللہ** عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سُورۂ فاتِحہ خَتم کر کے آہستہ سے **اٰمین** کہیے۔ پھر تین[۳] آیات یا ایک بڑی آیت جو تین[۳] چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی **سُورت** مثلاً **سُورۂ اِخلاص** پڑھیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ③ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

ترجمۂ کنز الایمان: **اللہ** عزّوجلّ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ تم فرماؤ وہ **اللہ** ہے وہ ایک ہے۔ **اللہ** بے نیاز ہے۔ نہ اُس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اَللّٰہُ اَکبر کہتے ہوئے **رُکوع** میں جائیے۔ رُکوع میں تھوڑا جھکیے یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیجئے اور گھٹنوں کو نہ پکڑیئے اور اُنگلیاں ملی

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہوئی اور پاؤں جُھکے ہوئے رکھئے مردوں کی طرح خوب سیدھے مت کیجئے۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۷۴) کم از کم تین بار رُکوع کی تسبیح یعنی سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم (یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار) کہئے۔ پھر **تَسۡمِیۡع** (تَس۔مِیۡع) یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ۔(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہتے ہوئے بِالکل سیدھی کھڑی ہو جائیے، اِس کھڑے ہونے کو **قَومہ** کہتے ہیں۔ اِس کے بعد کہئے:۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الۡحَمۡدُ (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں) پھر اللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے اِس طرح **سجدے** میں جائیے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اِس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی **اور یہ خاص خیال رکھئے کہ ناک کی صِرف نوک نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر جَم جائے**، نظر ناک پر رہے، **سَجدہ** سمٹ کر کیجئے یعنی بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیجئے، اور دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیجئے۔ اب کم از کم تین بار **سَجدے کی تسبیح** یعنی سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی (پاک ہے میرا پروردگار سب سے بُلند) پڑھئے پھر سر اس طرح اُٹھائیے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اُٹھیں۔ دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیجئے اور اُلٹی سُرین پر بیٹھئے اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران کے بیچ میں رکھئے۔ دونوں سجدوں کے دَرمیان بیٹھنے کو **جَلسہ** کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار **سُبۡحٰنَ اللّٰہ** کہنے کی مقدار ٹھہریئے (اِس وقفے میں اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مغفرت فرما کہہ

لینا مُستَحَب ہے) پھر **اَللّٰہُ اَکبَر** کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح **دُوسرا سجدہ** کیجئے۔ اب اُسی طرح پہلے سر اُٹھایئے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑی ہو جایئے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔ یہ آپ کی **ایک رَکعت پوری** ہوئی۔ اب دُوسری رَکعت میں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** پڑھ کر اَلْحَمْد اور سُورۃ پڑھئے اور پہلے کی طرح **رُکوع** اور **سجدے** کیجئے **دوسرے سجدے** سے سر اُٹھانے کے بعد دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیجئے اور اُلٹی سُرین پر بیٹھئے اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران کے بیچ میں **رکھئے** دُو رَکعت کے دوسرے سَجدے کے بعد بیٹھنا **قَعْدَہ** کہلاتا ہے۔ اب قعدہ میں تَشَہُّد (تَ۔شَہْ۔ہُد) پڑھئے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ۚ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۚ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۚ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں **محمد** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسکے بندہ اور رسول ہیں۔

جب تَشَہُّد میں لفظ **لا** کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی

اور اَنگوٹھے کا حَلقہ بنا لیجئے اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) اور بِنصر یعنی اس کے برابر والی اُنگلی کو ہتھیلی سے مِلا دیجئے اور (اَشْھَدُ اَنْ کے فوراً بعد) لفظِ **لا** کہتے ہی کلمے کی اُنگلی اُٹھایئے مگر اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور لفظِ **اِلّا** پر گرا دیجئے اور فوراً سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو۲ سے زِیادہ رَکعَتیں پڑھنی ہیں تو **اَللّٰهُ اَکبَر** کہتی ہوئی کھڑی ہو جایئے۔ اگر **فَرض** نماز پڑھ رہی ہیں تو تیسری۳ اور چوتھی۴ رَکعت کے قِیام میں **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** اور **اَلۡحَمۡدُ شریف** پڑھئے، سُورت ملانے کی ضَرورت نہیں۔ باقی اَفعال اِسی طرح بجالایئے اور اگر **سنّت و نَفل** ہوں تو **سورۂ فاتِحہ** کے بعد سُورت بھی مِلایئے پھر چار۴ رَکعَتیں پوری کر کے **قَعدۂ اَخیرہ** میں **تَشَهُّد** کے بعد **دُرُودِ ابراہیم** علیہ الصلوٰۃ والسلام، پڑھئے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

اے **اللہ**! عَزَّوَجَلَّ دُرُود بھیج (ہمارے سردار) **محمد** پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے درود بھیجا (سیِّدُنا) ابراہیم پر اور انکی آل پر۔ بیشک تو سَراہا ہوا بُزُرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

اے **اللہ**! عَزَّوَجَلَّ برکت نازِل کر (ہمارے سردار) **محمد** پر اور اُنکی آل پر جس طرح تُو نے بَرَکت نازِل کی (سیِّدُنا) ابراہیم اور انکی آل پر بیشک تو سَراہا ہوا بُزُرگ ہے۔

پھر کوئی سی **دُعائے ماثورہ** (قراٰن وحدیث کی دعا کو دعائے ماثورہ کہتے ہیں) پڑھے، مَثَلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾
(پ۲ البقرۃ ۲۰۱)

(اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ) ترجمۂ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نماز خَتم کرنے کے لئے پہلے دائیں (سیدھے) کندھے کی طرف منہ کر کے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ** کہئے اور اسی طرح بائیں (اُلٹے) طرف۔ اب **نماز خَتم** ہوئی۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۷۲۔۷۵ وغیرہ)

مُتَوَجِّہ ہوں!

اسلامی بہنو! دیئے ہوئے اِس طریقۂ نماز میں بعض باتیں **فَرض** ہیں کہ اِس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض **واجِب** کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجِب اور بھول کر چُھوٹنے سے سَجدۂ سَہْو واجِب اور بعض **سُنّتِ مُؤَکَّدہ** ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا **گناہ** ہے اور بعض **مُستَحَب** ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ (اَیضاً ص ۷۵)

"یااللہ عزوجل" کے چھ حُرُوف کی نسبت سے نماز کی 6 شرائط

﴿1﴾ طہارت: نَمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نَماز پڑھ رہی ہے اُس جگہ کا ہر قسم کی نَجاست سے پاک ہونا ضَروری ہے۔ (شرحُ الوِقایہ، ج۱ ص۱۰۶)

﴿2﴾ سترِ عورَت: ❁ اسلامی بہن کے لئے ان **پانچ اَعضاء**: مُنہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم **چُھپانا** لازِمی ہے (دُرِّمختار، ج۲، ص۹۵) **البتّہ** اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) **مکمَّل ظاہر** ہوں تو ایک **مُفْتیٰ بِہٖ قول** پر نَماز دُرُست ہے ❁ اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصّہ جس کا نَماز میں **چُھپانا فرض** ہے نظر آئے یا جِلد (یعنی چمڑی) کا رنگ ظاہر ہو نَماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت، حصہ۳ ص۴۸، فتاوٰی عالمگیری ج۱ ص۵۸) ❁ آج کل باریک کپڑوں کا رَواج بڑھتا جارہا ہے، ایسا کپڑا پہننا جس سے **سترِ عورت** نہ ہوسکے عِلاوہ نَماز کے بھی **حرام** ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ۳ ص۴۸) ❁ **دَبِیز** (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عُضْو کی **ہَیْئَت** (ہے۔ اَت یعنی شکل و صورت اور گولائی وغیرہ) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچِہ نَماز ہو جائیگی مگر اُس عُضْو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۲ ص۱۰۳) ایسا لِباس لوگوں کے سامنے پہننا مَنع ہے اور عورتوں کے لئے

بدرجۂ اَولیٰ مُمانَعت۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۴۸) ❁ بعض اسلامی بہنیں مَلمَل وغیرہ کی باریک چادر نَماز میں اوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی (کالک) چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اَعضاء کا رنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی نَماز نہیں ہوتی۔

(3) اِستِقبالِ قبلہ یعنی نَماز میں قِبلہ (کعبہ) کی طرف مُنہ کرنا ❁ نَمازی نے بلاعُذرِ شَرعی جان بوجھ کر **قبلہ** سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی **قبلہ** کی طرف ہوگئی نَماز فاسِد ہوگئی (یعنی ٹوٹ گئی) اور اگر بِلا قَصْد (یعنی بلا ارادہ) پِھر گئی اور بَقَدرِ تین[3] بار ''**سُبحٰنَ اللّٰہ**'' کہنے کے وَقفے سے پہلے واپَس **قبلہ** رُخ ہوگئی تو فاسِد نہ ہوئی (یعنی نہ ٹوٹی) (مُنیۃ المصلی ص ۱۹۳ البحر الرائق ج ۱ ص ۴۹۷) ❁ اگر صِرف مُنہ **قبلے** سے پھرا تو واجِب ہے کہ فوراً **قبلے** کی طرف منہ کرلے اور نَماز نہ جائے گی مگر بلاعُذر (یعنی بغیر مجبوری کے) ایسا کرنا مکروہِ تحریمی ہے (المرجع السابق) ❁ اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں **قبلے** کی شَناخت (یعنی پہچان) کا کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تَحَرِّی (تَ۔حَرْ۔رِی) کیجئے یعنی سوچئے اور جِدھر **قبلہ** ہونا دِل پر جمے اُدھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وُہی **قبلہ** ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۱۴۳ دارالمعرفۃ بیروت) ❁ **تَحَرِّی** کر کے نَماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ **قبلے** کی طرف نَماز نہیں پڑھی، نَماز ہوگئی لوٹانے کی حاجت نہیں۔ (تَنوِیرُ الاَبصار ج ۲ ص ۱۴۳)

❁ ایک اسلامی بہن **تَحَرِّی** کر کے (سوچ کر) نماز پڑھ رہی ہو دوسری اس کی دیکھا دیکھی اُسی سَمت نماز پڑھے گی تو نہیں ہو گی دوسری کے لئے بھی تَحَرِّی کرنے کا حکم ہے۔ (رَدُّالمُحتار، ج۲، ص۱٤۳)

﴿4﴾ وَقْت: یعنی جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وَقْت ہونا ضروری ہے۔ مَثَلاً آج کی نمازِ عَصر ادا کرنی ہے تو یہ ضروری ہے کہ عَصر کا **وَقت** شُروع ہو جائے اگر وَقْتِ عَصر شُروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ ❁ **نِظامُ الاوقات** کے نقشے عُموماً مل جاتے ہیں ان میں جو مُستنَد تَوقِیت داں (تَو۔قِیت۔داں یعنی وَقْت کا علم رکھنے کے ماہِر) کے مُرتَّب کردہ اور عُلَمائے اہلسنّت کے مُصَدَّقہ (تصدیق شدہ) ہوں ان سے نمازوں کے اَوقات معلوم کرنے میں سَہولت رہتی ہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر تقریباً دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے نمازوں اور سحر و افطار کا نظامُ الْاَوقات موجود ہے۔ ❁ **اسلامی بہنوں** کے لئے اوّل وَقْت میں نمازِ فَجر ادا کرنا مُستَحَب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ اسلامی بھائیوں کی جماعت کا اِنتظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں۔ (دُرِّمُختار، ج۲، ص۳۰)

تین اَوقاتِ مکروھہ: (۱) طُلوعِ آفتاب سے لے کر کم از کم بیس مِنَٹ بعد تک (۲) غُروبِ آفتاب سے کم از کم بیس مِنَٹ پہلے (۳) نِصفُ النَّہار یعنی

ضحوۂ کبریٰ سے لے کر زوالِ آفتاب تک۔ اِن تینوں اَوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجِب نہ نفل نہ قضا۔ ہاں اگر اِس دن کی **نمازِ عصر** نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شُروع ہوگیا تو پڑھ لے البتّہ اِتنی تاخیر کرنا **حرام** ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۲، دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۳۷، بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۲۲)

نمازِ عصر کے دَوران مکروہ وَقت آجائے تو؟

غُروبِ آفتاب سے کم سے کم 20 مِنَٹ قبل نمازِ عصر کا سلام پھر جانا چاہئے جیسا کہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''نمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے خَتْم ہوجائے۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۱۵۶) **پھر** اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں **تطویل** (تَطْ۔ وِیْل) کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت وَسْطِ (یعنی دورانِ) نماز میں آگیا جب بھی اس پر اِعتِراض نہیں۔'' (ایضاً ص ۱۳۹)

﴿5﴾ نیّت: نیّت دل کے پکّے ارادے کا نام ہے۔ (تَنوِیرُ الْاَبْصار ج ۲ ص ۱۱۱)

❁ زَبان سے **نیّت** کرنا ضروری نہیں البتّہ دل میں **نیّت** حاضِر ہوتے ہوئے زَبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۶۵) **عَرَبی** میں کہنا بھی ضروری نہیں اُردو وغیرہ کسی بھی زَبان میں کہہ سکتے ہیں۔ (مُلَخَّص از دُرِّمُختار، ج ۲، ص ۱۱۳) ❁ **نیّت** میں زَبان سے کہنے کا اِعْتِبار نہیں یعنی اگر دل میں **مَثَلاً** ظُہر کی نیّت ہو اور زَبان سے

لفظِ عصر نکلا جب بھی ظُہر کی نَماز ہوگئی۔ (اَیضاً ص ۱۱۲) ❁ نیّت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نَماز پڑھتی ہو؟ تو فوراً بتا دے۔ اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گی تو نَماز نہ ہوئی۔ (اَیضاً ص ۱۱۳) ❁ فرض نَماز میں نیّتِ فرض بھی ضَروری ہے مَثَلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ آج کی ظُہر کی فرض نَماز پڑھتی ہوں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۱۱۷) ❁ اَصَح (یعنی دُرُست ترین) یہ ہے کہ نفل، سنّت اور تَراویح میں مُطلَق نَماز کی نیّت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تَراویح میں تَراویح یا سنّتِ وَقت کی نیّت کرے اور باقی سنّتوں میں سنّت یا مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مُتابعت (یعنی پیروی) کی نیّت کرے، اس لئے کہ بعض مَشائخِ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام ان میں مُطلَق نَماز کی نیّت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔ (مُنیۃُ الْمُصَلِّی ص ۲۲۵) ❁ نَمازِ نَفل میں مُطلَق نَماز کی نیّت کافی ہے اگرچہ نَفل نیّت میں نہ ہو۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲، ص ۱۱۶) ❁ یہ نیّت کہ مُنہ میرا قبلہ شریف کی طرف ہے شَرط نہیں۔ (دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۱۲۹) ❁ واجِب میں واجِب کی نیّت کرنا ضَروری ہے اور اسے مُعَیَّن بھی کیجئے مَثَلاً نَذر، نَمازِ بعدِ طواف (واجِبُ الطّواف) یا وہ نَفل نَماز جس کے ٹوٹ جانے سے یا جس کو توڑ ڈالنے سے اُس کی قَضا واجِب ہو جاتی ہے ❁ سَجدۂ شکر اگرچِہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیّت ضَروری ہے مَثَلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ میں سَجدۂ شکر کرتی ہوں۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۱۲۰) ❁ سَجدۂ سَہو میں بھی "صاحِبِ نَہرُ الفائق" کے نزدیک نیّت

ضَروری ہے (ایضاً) یعنی اُس وقت دل میں یہ نیّت ہو کہ میں سجدۂ سہو کرتی ہوں۔

﴿6﴾ **تکبیرِ تَحْرِیمہ**: یعنی نماز کو "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر شُروع کرنا ضَروری ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۷۷)

"بسمِ اللّٰہ" کے سات حُروف کی نسبت سے نَماز کے 7 فرائض

﴿1﴾ تکبیرِ تَحریمہ ﴿2﴾ قِیام ﴿3﴾ قِراءَت (قِرا۔ءَت) ﴿4﴾ رُکُوع ﴿5﴾ سُجُود ﴿6﴾ قَعْدَۂ اَخِیْرَہ ﴿7﴾ خُرُوْجِ بِصُنْعِہٖ۔

(دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۱۵۸۔۱۷۰، بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۷۵)

﴿1﴾ **تکبیرِ تَحْرِیمہ**: دَرحقیقت تکبیرِ تَحْرِیمہ (یعنی تکبیرِ اُولیٰ) شرائطِ نماز میں سے ہے مگر نماز کے اَفعال سے بِالکل ملی ہوئی ہے اِس لئے اسے نماز کے فرائض سے بھی شُمار کیا گیا ہے۔ (غُنیہ، ص ۲۵۶) ✿ جو اسلامی بہن تکبیر کے تلفُّظ پر قادِر نہ ہو مثلاً گونگی ہو یا کسی اور وجہ سے زَبان بند ہو گئی ہو اُس پر تلفُّظ لازِم نہیں، دل میں اِرادہ کافی ہے۔ (دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۲۲۰) ✿ لفظِ اللّٰہ کو "آللّٰہ" یا اکبر کو "اٰکبر" یا "اَکبَار" کہا نماز نہ ہو گی بلکہ اگر ان کے معنیٰ فاسِدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو **کافر** ہے۔ (دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۲۱۸)

﴿2﴾ **قِیام**: ✿ کمی کی جانب قِیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنوں تک

نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھی کھڑی ہو۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۲ ص ۱۶۳) ✿ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہے۔ بقدرِ قراءت فرض قیام بھی فرض، بقدرِ واجب واجب، اور بقدرِ سنّت سنّت۔ (ایضاً) ✿ فرض، وِتر اور سنّتِ فجر میں قیام فرض ہے۔ اگر بلا عذرِ صحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کرے گی تو نہ ہوں گی۔ (ایضاً) ✿ کھڑی ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اُس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑی نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑی ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا سِتر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبورِ محض ہو جاتی ہے۔ یوہیں کھڑی ہو سکتی ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھی ہوگی یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیہ ص ۲۶۱۔۲۶۷) ✿ اگر عصا (یا بیساکھی) خادِمہ یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑی ہونا ممکن ہے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھے (غنیہ ص ۲۶۱) ✿ اگر صِرف اِتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لے گی تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر اللّٰہُ اکبر کہہ لے اور اب کھڑے رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ (ایضاً ص ۲۶۲)

خبردار! بعض اسلامی بہنیں معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے فرض نمازیں بیٹھ کر پڑھتی ہیں وہ اِس حکمِ شرعی پر غور فرمائیں، جتنی نمازیں قدرتِ قیام کے باوجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ اِسی طرح ویسے ہی کھڑی نہ رہ سکتی تھیں مگر عصا یا دیوار یا خادِمہ کے سہارے کھڑے ہونا ممکن

تھا مگر بیٹھ کر پڑھتی رہیں تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کا لوٹانا فرض ہے۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۷۹)

✿ کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نَفْل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا **افضل** ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رَحْمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نِصْف (یعنی آدھا ثواب) ہے (صحیح مسلم ص ۳۷۰ حدیث ۷۳۵) اور عُذْر (مجبوری) کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نَفْل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو اُن کا خیال غَلَط ہے۔ **وِتْر** کے بعد جو دو۲ رَکعت نَفْل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یہی حُکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ١٩)

﴿3﴾ قِراءَت: ✿ قِراءَت اِس کا نام ہے کہ تمام حُروف **مَخارِج** سے ادا کئے جائیں کہ ہر حَرْف غیر سے صحیح طور پر مُمتاز (نمایاں) ہو جائے۔ (عالمگیری ج ١ ص ٦٩)

✿ آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضَروری ہے کہ خود سُن لے۔ (اَیضاً) ✿ اگر حُروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رُکاوٹ مَثَلاً شوروغُل یا ثِقْلِ سَماعت (یعنی بہرا پن یا اُونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (اَیضاً) ✿ اگرچہ خود سننا ضَروری

ہے مگر یہ بھی اِحتیاط رہے کہ **سِرّی** (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قِراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اِسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے ✿ نماز کے عِلاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا مقرّر کیا ہے اِس سے بھی یِہی مراد ہے کہ کم از کم اِتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مَثَلاً جانور ذَبح کرنے کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لینے میں اِتنی آواز ضَروری ہے کہ خود سن سکے۔ (اَیضاً) دُرُود شریف وغیرہ اَوراد پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اِتنی آواز ہونی چاہئے کہ خُود سُن سکے جبھی پڑھنا کہلائے گا ✿ مُطلَقاً ایک آیت پڑھنا فَرض کی دُو رَکعتوں میں اور وِتر، سُنَن اور نوافِل کی ہر رَکعت میں امام و مُنفرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر **فرض** ہے۔ (مَراقِی الفَلاح ص ۲۲۶) ✿ فرض کی کسی رَکعت میں قِراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسِد ہوگئی۔ (عالمگیری ج۱ ص۶۹) ✿ فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قِراءت کرے اور تَراویح میں مُتوَسِّط (یعنی درمیانہ) انداز پر اور رات کے نوافِل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مَد کا جو دَرَجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ **حرام** ہے، اِس لئے کہ تَرتیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۳۲۰)

حُروف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے

اکثر لوگ ''ط ت' س ص ث' ا ء ع' ہ ح اور ض ذ ظ'' میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُروف بدل جانے سے اگر معنیٰ فاسِد ہوگئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت، حصہ

ص ۱۲۵) مَثَلاً جس نے ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم'' میں ''عظیم'' کو ''عَزِیْم'' (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہٰذا جس سے ''عظیم'' صحیح ادا نہ ہو وہ ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم'' پڑھے۔ (قانونِ شریعت، حصہ اول، ص ۱۰۵، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۲۴۲)

خبر دار! خبر دار! خبر دار!

جس سے حُروف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر مَشق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازِم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشش کرے اور وہ آیتیں پڑھے جس کے حُروف صحیح ادا کر سکتی ہو۔ اور یہ صورت ناممکن ہو تو زَمانۂ کوشِش میں اس کی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشِش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۳۸، ۱۳۹ مُلَخصاً) جس نے رات دن کوشِش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہی جیسے بعض اسلامی بہنوں سے صحیح حُروف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازِمی ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشِش کرے اور زمانۂ کوشِش میں وہ **معذور** ہے اِس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔

(ماخُوذ اَز فتاوٰی رضویہ ج ۶ ص ۲۵۴)

مَدرَسۃُ المدینہ

اسلامی بہنو! آپ نے قِراءَت کی اَھَمِّیَّت کا بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا۔

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

واقعی وہ مسلمان بڑے بدنصیب ہیں جو دُرُست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے بے شُمار مدارِس بنام مَدرَسۃُ المدینہ قائم ہیں اِن میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو قرانِ پاک حِفظ و ناظِرہ کی مُفت تعلیم دیجاتی ہے۔ نیز بالِغات کو حُروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ ساتھ سنّتوں کی تربیّت بھی دی جاتی ہے۔ کاش! تعلیمِ قرآن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش! ہر وہ اِسلامی بہن جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتی ہے وہ دوسری اسلامی بہن کو سکھانا شُروع کردے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تِلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے

﴿4﴾ رُکوع: رُکوع میں تھوڑا جھکئے یعنی اِتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیجئے زور نہ دیجئے اور گھٹنوں کو نہ پکڑیئے اور اُنگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھئے اسلامی بھائیوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ (عالمگیری ج۱ ص ۷۴ وغیرہ)

﴿5﴾ سُجود: سلطانِ مکّۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈّیوں پر سَجدہ کروں، مُنہ اور ۲ دونوں ہاتھ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔(صَحِیح مُسلِم ص ۲۵۳ حدیث ۴۹۰) ❁ ہر رَکعت میں دو بار سجدہ فَرض ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۸۱) ❁ سَجدے میں پیشانی جمنا ضروری ہے۔ جمنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح **سجدہ** کیا کہ پیشانی نہ جمی تو **سجدہ** نہ ہوگا۔(ایضاً ص ۸۱، ۸۲) ❁ کسی نَرم چیز مَثَلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی) رُوئی یا (فوم کے گدیلے یا) قالین (CARPET) وغیرہ پر سَجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو **سجدہ** ہو جائے گا ورنہ نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰) ❁ کمانی دار (یعنی اسپرنگ والے) گدّے پر پیشانی خوب نہیں جمتی لہٰذا نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۸۲)

کارپیٹ کے نقصانات

کارپیٹ سے ایک تو سَجدے میں دُشواری ہوتی ہے، نیز صحیح معنوں میں اِس کی صَفائی نہیں ہو پاتی لہٰذا دُھول وغیرہ جمع ہوتی اور جَراثیم پرورِش پاتے ہیں، سَجدہ میں سانس کے ذَرِیعہ جراثیم، گرد وغیرہ اندر داخِل ہو جاتے ہیں، کارپیٹ کا رُواں پھیپھڑوں میں جا کر چپک جانے کی صورت میں **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **کینسر** کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ بَسا اوقات بچّے **کارپیٹ** پر قے یا پیشاب وغیرہ کر ڈالتے، بِلّیاں گندگی کرتیں، چُوہے اور چھپکلیاں مینگنیاں کرتے ہیں۔ **کارپیٹ** ناپاک ہو جانے کی صُورت میں عُموماً پاک کرنے کی زَحمت بھی نہیں کی جاتی۔ کاش! **کارپیٹ** بچھانے کا رواج ہی

خَتْم ہو جائے۔

کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپَیٹ (CARPET) کا ناپاک حصّہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتّٰی کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اِسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو کارپیٹ پاک ہو جائے گا۔ چٹائی، چمڑے کے چپّل اور مٹّی کے برتن وغیرہ جن چیزوں میں پتلی نَجاست جذْب ہو جاتی ہو اِسی طریقے پر پاک کیجئے۔ ایسا نازک کپڑا کہ نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ بھی اِسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپَیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مثلاً دریا، نہر میں یا پائپ یا ٹونٹی کے جاری پانی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِّ غالِب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچّہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچّے یا بچّی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 2 صفحہ 118 تا 127 کا مطالعہ فرمالیجئے۔)

﴿6﴾ قَعْدَۂ آخیرہ: یعنی نَماز کی رَکْعَتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تَشَہُّد (یعنی پوری اَلتَّحِیّات) رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۷۰) چار رَکْعَت والے فَرْض میں چوتھی رَکْعَت (رَک۔عَت) کے بعد

قَعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سَجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سَجدہ کرلیا یا فَجر میں دُوسری پرنہیں بیٹھی تیسری کا سَجدہ کرلیا یامغرب میں تیسری پر نہ بیٹھی اور چوتھی کا سَجدہ کرلیا ان سب صورتوں میں فَرض باطِل ہو گئے۔ مغرِب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رَکعت مزید ملالے۔ (غُنیَہ، ص ۲۹۰)

﴿7﴾ **خُروجِ بِصُنعِہٖ** : یعنی قَعدۂ اَخیرہ کے بعد سلام یابات چیت وغیرہ کوئی ایسا فِعل قَصْداً (یعنی اِرادتاً) کرنا جو نَماز سے باہَر کردے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فِعل قَصْداً (یعنی ارادۃً) پایا گیا تو نَماز واجِبُ الْاِعادہ ہوگی۔ اور اگر بِلا قَصْد (بلا ارادہ) کوئی اِس طرح کا فِعل پایا گیا تو نَماز باطِل۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۸۴)

"سیِّدَتُنا سکینہ بنتِ شَہَنشاہِ کربلا" کے پچّیس حُرُوف کی نسبت سے تقریباً 25 واجِبات

﴿1﴾ تکبیرِ تحریمہ میں لفظ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا ﴿2﴾ فَرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکعت (رَکْ ۔ عَت) کے علاوہ باقی تمام نَمازوں کی ہر رَکعت میں اَلْحَمْد شریف پڑھنا، سُورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا ﴿3﴾ الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا ﴿4﴾ الحمد شریف اور سورت کے درمیان "اٰمین" اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا ﴿5﴾ قِراءت کے فوراً بعد رُکوع کرنا ﴿6﴾ ایک سجدے

کے بعد بِالتَّرتیب دوسرا سَجدہ کرنا ﴿7﴾ تَعْدِیلِ اَرکان یعنی رُکوع، سُجود، قَومہ اور جَلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا ﴿8﴾ قَومہ یعنی رُکوع سے سیدھی کھڑی ہونا (بعض اسلامی بہنیں کمر سیدھی نہیں کرتیں اس طرح ان کا واجب چھوٹ جاتا ہے) ﴿9﴾ جَلسہ یعنی دو سجدوں کے دَرمیان سیدھی بیٹھنا (بعض اسلامی بہنیں جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سَجدے میں چلی جاتی ہیں اِس طرح ان کا واجِب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نَماز مکروہِ تحریمی واجِبُ الْاِعادہ ہوگی) ﴿10﴾ قَعدۂ اُولیٰ واجِب ہے اگرچہ نَمازِ نَفل ہو (نَفل میں چار یا اس سے زیادہ رَکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا چاہیں تب ہر دو دو رکعت کے بعد قعدہ کرنا فرض ہے اور ہر قَعدہ "قَعدۂ اَخیرہ" ہے اگر قَعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑی ہوگئیں تو جب تک اس رَکعت کا سجدہ نہ کرلے لوٹ آئیں اور سجدۂ سہو کریں۔) ﴿11﴾ اگر نَفل کی تیسری رَکعت کا سجدہ کرلیا تو چار پوری کر کے سَجدۂ سہو کرے، سَجدۂ سہو اس لئے واجِب ہوا کہ اگرچہ نَفل میں ہر دو رَکعت کے بعد قَعدہ فرض ہے مگر "تیسری یا پانچویں (علیٰ ھٰذا القیاس یعنی اس پر قیاس کرتے ہوئے) رَکعت کا سجدہ کرنے کے بعد قعدۂ اُولیٰ فرض کے بجائے واجِب ہوگیا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح، ص٤٦٦ ملخصاً) ﴿12﴾ فرض، وِتر اور سنتِ مؤکدہ میں تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا ﴿13﴾ دونوں قَعدوں میں "تَشَہُّد" مکمّل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجِب ترک ہو جائے گا اور سَجدۂ سہو واجِب

ہوگا ﴿14﴾ فرض، وِتر اور سنّتِ مؤکّدہ کے قعدۂ اُولیٰ میں تشہُّد کے بعد اگر بے خیالی میں " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا " کہہ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے (دُرِّ مختار، ج۲، ص۲۶۹) ﴿15﴾ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ " اَلسَّلَامُ " دونوں بار واجب ہے۔ لفظ " عَلَیْکُم " واجب نہیں بلکہ سنّت ہے ﴿16﴾ وِتر میں تکبیرِ قُنُوت کہنا ﴿17﴾ وِتر میں دُعائے قُنُوت پڑھنا ﴿18﴾ ہر فرض و واجب کا اُس کی جگہ ہونا ﴿19﴾ رُکوع ہر رَکعت میں ایک ہی بار کرنا ﴿20﴾ سجدہ ہر رَکعت میں دو ہی بار کرنا ﴿21﴾ دوسری رَکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا ﴿22﴾ چار رَکعت والی نماز میں تیسری رَکعت پر قعدہ نہ کرنا ﴿23﴾ آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا ﴿24﴾ سجدۂ سہو واجب ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا ﴿25﴾ دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر (یعنی تین بار " سُبْحٰنَ اللّٰہِ " کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۸۵۔۸۷، دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار ج۲، ص ۱۸٤۔۲۰۳)

"اُمِّ ھانی" کے چھ حُرُوف کی نسبت سے تکبیرِ تحریمہ کی 6 سُنّتیں

﴿1﴾ تکبیرِ تحریمہ کیلئے ہاتھ اُٹھانا ﴿2﴾ ہاتھوں کی اُنگلیاں اپنے حال پر (Normal) چھوڑنا، یعنی نہ بالکل ملایئے نہ ان میں تناؤ پیدا کیجئے ﴿3﴾ ہتھیلیوں اور

اُنگلیوں کا پیٹ قِبلہ رُو ہونا ﴿4﴾ تکبیر کے وقت سر نہ جُھکانا ﴿5﴾ تکبیر شُروع کرنے سے پہلے ہی دُونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھا لینا ﴿6﴾ تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سنّت ہے (تکبیرِ اُولیٰ کے بعد فوراً باندھ لینے کے بجائے ہاتھ لٹکا دینا یا کُہنیاں پیچھے کی طرف جُھلانا، سنّت سے ہٹ کر ہے) (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۸۸۔۹۰)

"خَدِیْجَۃُ الْکُبْریٰ" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے قِیام کی 11 سُنّتیں

﴿1﴾ اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اسکے اُوپر سیدھی ہتھیلی رکھئے۔ (غُنیہ ص ۳۰۰) ﴿2﴾ پہلے ثناء ﴿3﴾ پھر تَعَوُّذ (تَ۔عَوْ۔وُذ) یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا ﴿4﴾ پھر تَسْمِیَہ (تَس۔مِ۔یَہ) یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا ﴿5﴾ ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا ﴿6﴾ ان سب کو آہستہ پڑھنا ﴿7﴾ اٰمین کہنا ﴿8﴾ اس کو بھی آہستہ کہنا ﴿9﴾ تکبیرِ اُولیٰ کے فوراً بعد ثناء پڑھنا ﴿10﴾ تعوُّذ صَرف پہلی رَکعت میں ہے اور ﴿11﴾ تَسْمِیَہ ہر رَکعت کے شُروع میں سنّت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۹۰۔۹۱)

"محمّد" کے چار حُرُوف کی نسبت سے رُکوع کی 4 سُنّتیں

﴿1﴾ رُکوع کیلئے اَللّٰہُ اَکبر کہنا (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۹۳) ﴿2﴾ اسلامی

بہن کیلئے **رُکوع** میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور اُنگلیاں کُشادہ نہ کرنا **سنّت** ہے (ایضاً)
﴿3﴾ رُکوع میں تھوڑا جُھکے یعنی صِرف اِتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پَہُنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے فَقَط ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جُھکے ہوئے رکھے اسلامی بھائیوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے (عالمگیری، ج ۱ ص ۷۴) **﴿4﴾** بہتر یہ ہے کہ جب **رُکوع** کیلئے جھکنا شروع کرے **اَللهُ اَکْبَر** کہتی ہوئی رُکوع کو جائے اور خَتمِ رُکوع پر تکبیر خَتم کرے (ایضاً) اِس مَسافت (یعنی قِیام سے رُکوع میں پہنچنے کے فاصلے) کو پورا کرنے کیلئے **اللہ** کی **لام** کو بڑھائے **اکبر** کی **ب** وغیرہ کسی حَرف کو نہ بڑھائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۹۳) اگر **آللہ** یا **اکبر** یا **اکبار** کہا تو نماز فاسِد ہو جائے گی۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ج ۲ ص ۲۱۸) رُکوع میں تین بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** کہنا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۹۳)

"سنّت" کے تین حُرُوف کی نسبت سے قومہ کی 3 سنّتیں

﴿1﴾ رُکوع سے جب اُٹھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے (عالمگیری، ج ۱ ص ۷۳)
﴿2﴾ رُکوع سے اُٹھنے میں **سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ** اور سیدھے کھڑے ہو جانے کے بعد **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد** کہنا (دُرِّمُختار، ج ۲ ص ۲۴۷) **﴿3﴾** مُنفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کیلئے دونوں کہنا سنّت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۹۵) **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد**

کہنے سے بھی سنّت ادا ہو جاتی ہے مگر رَبَّنَا کے بعد وَ ہونا بہتر ہے اَللّٰھُمَّ ہونا اس سے بہتر، اور دونوں ہونا اور زیادہ بہتر ہے۔ یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہئے۔ (دُرِّمختار، ج۲ص ۲۴۶)

"یافاطمہ بِنتِ رسولُ اللّٰہ" کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے سَجْدے کی 18 سُنَّتیں

﴿1﴾ سجدے میں جانے کیلئے اور ﴿2﴾ سجدے سے اُٹھنے کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا ﴿3﴾ سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا ﴿4﴾ سجدے میں ہاتھ زمین پر رکھنا ﴿5﴾ ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی قبلہ رُخ رکھنا ﴿6﴾ سمٹ کر سجدہ کرنا یعنی بازو کروٹوں سے ﴿7﴾ پیٹ رانوں سے ﴿8﴾ رانیں پنڈلیوں سے اور ﴿9﴾ پنڈلیاں زمین سے ملا دینا ﴿10﴾ سجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر ﴿11﴾ ہاتھ پھر ﴿12﴾ ناک' پھر ﴿13﴾ پیشانی رکھنا ﴿14﴾ جب سجدے سے اُٹھیں تو اسکا اُلٹ کرنا یعنی ﴿15﴾ پہلے پیشانی' پھر ﴿16﴾ ناک، پھر ﴿17﴾ ہاتھ، پھر ﴿18﴾ گھٹنے اُٹھانا۔ (بہارِ شریعت، حصہ۳ ص۹۶۔۹۸)

"زَیْنَب" کے چار حُرُوف کی نسبت سے جَلْسہ کی 4 سُنَّتیں

﴿1﴾ دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا۔ اسے جلسہ کہتے ہیں ﴿2﴾

دوسری رَکْعت کے سَجدوں سے فارِغ ہو کر ۲ دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دینا اور

﴿3﴾ اُلٹی سُرین پر بیٹھنا ﴿4﴾ ۲ دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۹۸)

"حق" کے دو حُروف کی نسبت سے دوسری رَکْعت کیلئے اُٹھنے کی 2 سُنّتیں

﴿1﴾ جب ۲ دونوں سَجدے کر لیں تو دوسری رَکْعت کیلئے پنجوں کے بل،

﴿2﴾ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سنّت ہے۔ ہاں کمزوری یا پاؤں میں تکلیف وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے میں حَرج نہیں۔

(رَدُّالْمُحتار، ج ۲ ص ۲۶۲)

"بی بی آمِنہ" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے قَعْدہ کی 8 سُنّتیں

﴿1﴾ سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور ﴿2﴾ اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران پر رکھنا

﴿3﴾ اُنگلیاں اپنی حالت پر یعنی نارمل (NORMAL) چھوڑنا کہ نہ زِیادہ کھلی ہوئیں نہ بالکل مِلی ہوئیں ﴿4﴾ اَلتَّحِیّات میں شَہادت پر اِشارہ کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چھنگلیا اور پاس والی کو بند کر لیجئے، اَنگوٹھے اور بیچ والی کا حلقہ باندھئے اور "لَآ" پر کلمہ کی اُنگلی اُٹھایئے اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور "اِلَّا" پر رکھ دیجئے اور سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے ﴿5﴾ دوسرے قَعْدہ میں بھی اسی طرح بیٹھئے جس طرح پہلے میں بیٹھی

تھیں اور تَشَہُّد بھی پڑھے ﴿6﴾ تَشَہُّد کے بعد دُرُود شریف پڑھے (دُرُودِ ابراہیم پڑھنا افضل ہے) (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۹۸۔۹۹) ﴿7﴾ نوافل اور سنّتِ غیر مُؤَکَّدہ (عَصر وعشاء کی سنّتِ قَبلیہ) کے قعدۂ اُولیٰ میں بھی تَشَہُّد کے بعد دُرُود شریف پڑھنا سنّت ہے (رَدُّالْمُحتار، ج ۲ ص ۲۸۱) ﴿8﴾ دُرُود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

(بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۱۰۲)

"حَفْصَہ" کے چار حُروف کی نسبت سے سلام پھیرنے کی 4 سُنَّتیں

﴿1-2﴾ ان اَلفاظ کے ساتھ دو بار سلام پھیرنا: اَلسَّلامُ عَلَیکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ ﴿3﴾ پہلے سیدھی طرف، پھر ﴿4﴾ اُلٹی طرف مُنہ پھیرنا۔ (اَیضاًص ۱۰۳)

"صَبْر" کے تین حُروف کی نسبت سے سُنّتِ بَعْدِیّہ کی 3 سُنَّتیں

﴿1﴾ جن فَرضوں کے بعد سُنَّتیں ہیں ان میں بعدِ فرض کلام نہ کرنا چاہیے اگرچہ سُنَّتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہو جائے گا اور سُنَّتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے اِسی طرح بڑے بڑے اَوراد و وَظائف کی بھی اجازت نہیں (غُنیہ، ص ۳۴۳، رَدُّالْمُحتار، ج ۲ ص ۳۰۰) ﴿2﴾ (فرضوں کے بعد) قبلِ سنّت مختصر دعاء پر قَناعت چاہیے ورنہ سُنَّتوں کا ثواب کم ہو جائیگا۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۱۰۷) ﴿3﴾ سنّت و فرض کے درمیان کلام

کرنے سے اَصَح (یعنی دُرُست ترین) یہی ہے کہ سنّت باطل نہیں ہوتی البتّہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو مُنافیِ تحریمہ[1] ہے۔ (تنویرُ الاَبصار، ج ۲ ص ۵۰۸)

"اُمَّھاتُ الْمُؤمِنین" کے چودہ حروف کی نسبت سے نماز کے تقریباً 14 مُستَحبّات

﴿1﴾ نیّت کے اَلفاظ زَبان سے کہہ لینا (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۱۱۳) جبکہ دل میں نیّت حاضِر ہو ورنہ تو نماز ہوگی ہی نہیں ﴿2﴾ قِیام میں دونوں پنجوں کے درمیان چار اُنگل کا فاصِلہ ہونا (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۳) ﴿3﴾ قِیام کی حالت میں سَجدہ کی جگہ ﴿4﴾ رُکوع میں دونوں قدموں کی پُشت پر ﴿5﴾ سَجدہ میں ناک کی طرف ﴿6﴾ قَعدہ میں گود کی طرف ﴿7﴾ پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور ﴿8﴾ دوسرے سلام میں اُلٹے کندھے کی طرف نظر کرنا (تنویرُ الاَبصار ج ۲ ص ۲۱۴) ﴿9-10-11﴾ مُنفَرِد کو رُکوع اور سَجدوں میں تین بار سے زِیادہ (مگر طاق عدد مَثَلاً پانچ، سات، نو بار) تسبیح کہنا (فتحُ القدیر، ج ۱ ص ۲۰۹) ﴿12﴾ جس کو کھانسی آئے اس کیلئے مُستَحَب ہے کہ جب تک ممکن ہو نہ کھانسے (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۰۶) ﴿13﴾ جَماہی آئے تو مُنہ بند کئے رہئے اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبایئے۔ اگر اِس طرح بھی نہ رُکے تو قِیام میں سیدھے ہاتھ کی پُشت سے اور غیرِ قِیام میں اُلٹے ہاتھ کی پُشت سے مُنہ ڈھانپ لیجئے۔ جَماہی روکنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کیجئے کہ

(1) جیسا کہ کھانا یا پینا یا خریدنا یا بیچنا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۲۸۶)

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم اور دیگر انبیاءِ کرام علیہم السلام کو جماہی کبھی نہیں آتی تھی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ص ۱۰۶، دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲، ص ۲۱۵) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی **﴿14﴾** سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ص ۱۰۶)

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز کا عمل

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیشہ زمین ہی پر سجدہ کرتے یعنی سجدے کی جگہ مُصلّیٰ وغیرہ نہ بچھاتے“۔ (اِحیاءُ العُلوم، ج ۱، ص ۲۰۴)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسقَع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ **حُضُور** سراپا نور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ پُرسُرور ہے: ”تم میں سے کوئی شخص جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہو جائے اپنی پیشانی (کی مٹّی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُس کی پیشانی پر نَماز کے سَجدے **کا نشان** رہتا ہے فِرِشتے اُس کے لیے دُعائے مغفِرت کرتے رہتے ہیں۔“ (مَجمَعُ الزَّوائِد، ج ۲ ص ۳۱۱ حدیث ۲۷۶۱)

اسلامی بہنو! دورانِ نَماز پیشانی سے **مٹّی چُھڑوانا** بہتر نہیں اور **مَعاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ تکبُّر کے طور پر چُھڑوانا گناہ ہے۔ اور اگر نہ چُھڑانے سے تکلیف ہوتی ہو یا خیال بٹتا ہو تو چُھڑانے میں حرج نہیں۔ اگر کسی کو **رِیا کاری** کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ نَماز کے بعد پیشانی سے مٹّی صاف کرلے۔

”سیّدُنا اسمٰعیل کی امّی کا نام ہاجرہ تھا“ کے اُنتیس حُروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں

﴿1﴾ بات کرنا (دُرِّمُختار، ج ۲ ص ٤٤٥) ﴿2﴾ کسی کو سلام کرنا ﴿3﴾ سلام کا جواب دینا (عالمگیری، ج ۱ ص ۹۸) ﴿4﴾ چھینک کا جواب دینا (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر خود کو چھینک آئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تب بھی حَرج نہیں اور اگر اُس وقت حَمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (اَیضاً) ﴿5﴾ خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا (اَیضاً ص ۹۹) ﴿6﴾ بُری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہنا (اَیضاً) ﴿7﴾ اذان کا جواب دینا (اَیضاً ص ۱۰۰) ﴿8﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سن کر جواباً ”جَلَّ جَلَالُہٗ“ کہنا ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اسمِ گرامی سن کر جواباً دُرُود شریف پڑھنا مَثَلاً صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہنا (دُرِّمُختار، ج ۲ ص ٤٦٠) (اگر جَلَّ جَلَالُہٗ یا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جواب کی نیّت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)

نماز میں رونا

﴿10﴾ دَرد یا مُصیبت کی وجہ سے یہ اَلفاظ آہ، اُوہ، اُف، تُف نکل گئے یا آواز سے رونے میں حَرف پیدا ہو گئے نماز فاسِد ہو گئی۔ اگر رونے میں صِرف آنسو نکلے آواز و حُروف نہیں نکلے تو حَرج نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ٤٥٥)

نماز میں کھانسنا

﴿11﴾ مریضہ کی زَبان سے بے اختیار آہ! اُوہ نکلا نماز نہ ٹوٹی یوں ہی چھینک،

جماہی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حُروف مجبوراً نکلتے ہیں مُعاف ہیں۔ (دُرِّمُختار، ج ۱ ص ٤٥٦) ﴿12﴾ پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مِثْل ہے اور نَماز فاسِد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو۲ حَرف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نَماز فاسِد ہوگئی۔ (غُنیہ، ص ٤٥١) ﴿13﴾ کھنکارنے میں جب دو۲ حُروف ظاہر ہوں جیسے اَخ تو مُفسِد ہے۔ ہاں اگر عُذر یا صحیح مقصد ہو مَثَلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کیلئے ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اس کو مُتَوجّہ کرنا ہو اِن وُجوہات کی بنا پر کھانسنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۱۷٦، دُرِّمُختار، ج ۲ ص ٤٥٥)

دَورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

﴿14﴾ مُصْحَف (مُص۔حَف) شریف سے، یا کسی کاغذ وغیرہ میں لکھا ہوا دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا (ہاں اگر یاد پر پڑھ رہی ہیں اور مُصْحَف شریف وغیرہ پر صِرف نظر ہے تو حَرَج نہیں، اگر کسی کاغذ وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں اس میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں) (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج ۲ ص ٤٦٣) ﴿15﴾ اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون دَورانِ نَماز جان بوجھ کر دیکھنا اور اِرادتاً سمجھنا مکروہ ہے (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۱۷۷) دُنیوی مضمون ہو تو زِیادہ کراہیت ہے، لہٰذا نَماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ ان کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر رومال وغیرہ اُڑھا دیجئے، نیز دورانِ نَماز دیوار وغیرہ پر

لگے ہوئے اسٹیکرز، اِشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عَمَلِ کثیر کی تعریف

﴿16﴾ عملِ کثیر نَماز کو فاسِد کر دیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اِصلاحِ نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نَماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان غالِب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی **عَمَلِ کثیر** ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا نہیں تو **عَمَلِ قلیل** ہے اور نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ (دُرِّمُختار، ج۲ ص٤٦٤)

دَورانِ نَماز لباس پہننا

﴿17﴾ دَورانِ نَماز کُرتا یا پاجامہ پہننا یا تہبند باندھنا (غُنیہ، ص٤٥٢)

﴿18﴾ دَورانِ نَماز سِتر کُھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا تین بار سُبحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار وَقفہ گزر جانا۔ (دُرِّمُختار، ج۲ ص٤٦٧)

نَماز میں کچھ نِگلنا

﴿19﴾ معمولی سا بھی کھانا یا پینا مَثَلاً تِل بغیر چبائے نِگل لیا۔ یا قطرہ مُنہ میں گرا اور نِگل لیا (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ٤٦٢) ﴿20﴾ نَماز شُروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نِگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نَماز فاسِد ہوگئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص٤٦٢، عالمگیری ج

(ص ۱۰۲) ﴿21﴾ نَماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اَجزا منہ میں باقی نہیں صِرف لُعابِ دَہَن میں کچھ اثر رَہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نَماز فاسِد نہ ہوگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۲) ﴿22﴾ منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گُھل کر حَلْق میں پہنچتی ہے نَماز فاسِد ہوگئی (ایضاً) ﴿23﴾ دانتوں سے **خون** نکلا اگر تھوک غالِب ہے تو نگلنے سے فاسِد نہ ہوگی ورنہ ہو جائیگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۲) (غَلَبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہوا تو نَماز فاسِد ہوگئی، نَماز توڑنے میں ذائِقے کا اِعتِبار ہے اور وُضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہٰذا وُضو اُس وَقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک زَرد ہے تو وُضو باقی ہے)

دَورانِ نماز قِبلہ سے اِنحِراف

﴿24﴾ بلا عُذر سینے کو سَمتِ کعبہ سے 45 دَرَجہ یا اس سے زِیادہ پھیرنا مُفسِدِ نَماز ہے، اگر عُذر سے ہو تو مُفسِد نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۱۷۹، دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۶۸)

نَماز میں سانپ مارنا

﴿25﴾ سانپ بچھو کو مارنے سے نَماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین[۳] ضَرب کی حاجت ہو ورنہ فاسِد ہو جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۳) سانپ بچھو کو مارنا اُس وقت مُباح ہے جبکہ سامنے سے گزریں اور اِیذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے (ایضاً) ﴿26﴾ پے دَر پے تین[۳] بال اُکھیڑے یا تین[۳] جُوئیں ماریں یا ایک ہی جُوں کو تین[۳] بار مارا نَماز جاتی رہی اور اگر پے در

پے نہ ہوتو نَماز فاسِد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ج۱ ص ۱۰۳، غُنیہ، ص ۴۴۸)

نَماز میں کُھجانا

﴿27﴾ ایک رُکن میں تین۳ بار کُھجانے سے نَماز فاسِد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کُھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کُھجایا پھر ہٹالیا یہ دو۲ بار ہوا اگر اب اِسی طرح تیسری۳ بار کیا تو نَماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حَرَکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کُھجانا کہا جائیگا۔ (ایضاً ص ۱۰۴، ایضاً) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نَماز میں کُھجانے کے مُتَعلِّق فرماتے ہیں: (نَماز میں اگر کُھجلی آئے تو) ضَبط کرے، اور نہ ہوسکے یا اس کے سبب نَماز میں دل پریشان ہو تو کُھجا لے مگر ایک رُکن مَثَلاً قیام یا قُعُود یا رُکوع یا سُجود میں تین۳ بار نہ کُھجاوے، دو بار تک اجازت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۷ ص ۳۸۴)

اللّٰہُ اکبر کہنے میں غَلَطیاں

﴿28﴾ تکبیراتِ اِنتِقالات میں اللّٰہُ اکبر کے اَلِف کو دراز کیا یعنی آللہ یا آکبر کہا یا "ب" کے بعد اَلِف بڑھایا یعنی "اکبار" کہا تو نَماز فاسِد ہوگئی اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تو نَماز شُروع ہی نہ ہوئی (دُرِّمُختار، ج۲، ص ۴۷۳) ﴿۲۹﴾ قِراءَت یا اذکارِ نَماز میں ایسی غَلَطی جس سے معنیٰ فاسِد ہو جائیں نَماز فاسِد ہوجاتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۸۲) مَثَلاً عَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ کے یہ معنیٰ تھے (ترجمۂ کنز الایمان:

اور آدم سے اپنے رب کی لغزش واقع ہوئی) اب میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا تو یہ معنی ہوئے (ترجمہ: اور رب سے آدم کی لغزش واقع ہوئی) نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھا.

"اُمّہاتُ الْمُؤمِنین پر لاکھوں سلام" کے چھبّیس حُروف کی نسبت سے نماز کے 26 مکروہاتِ تحریمہ

﴿1﴾ بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا (عالمگیری، ج۱، ص ۱۰۵) ﴿2﴾ کپڑا سمیٹنا۔ (ایضاً) جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اُٹھا لیتے ہیں اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چُھڑانے میں حرج نہیں۔

کندھوں پر چادر لٹکانا

﴿3﴾ سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مَثَلاً سَر یا کندھے پر اِس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دُونوں کَنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کَنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دُوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ اگر ایک ہی کندھے پر چادر ڈالی کہ ایک سِرا پیٹھ پر لٹک رہا ہے اور دوسرا پیٹ پر تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۲)

طَبعی حاجت کی شدّت

﴿4-6﴾ پیشاب یا پاخانہ یا رِیح کی شدّت ہونا۔ اگر نماز شُروع کرنے سے پہلے ہی شدّت ہو تو وقت میں وُسعت ہونے کی صُورت میں نماز شُروع کرنا ہی ممنوع و گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فَراغت اور وُضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیجئے۔ اور اگر دَورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گُنجائش ہو

تو نماز توڑ دینا واجِب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہونگی۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۹۲)

نماز میں کنکرِیاں ہٹانا

﴿7﴾ دَورانِ نَماز کنکرِیاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے ہاں اگر سنّت کے مطابق سَجدہ ادا نہ ہوسکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بِغیر ہٹائے واجِب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجِب ہے چاہے ایک بار سے زِیادہ کی حاجت پڑے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۹۳)

اُنگلیاں چٹخانا

﴿8﴾ نَماز میں اُنگلیاں چٹخانا۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۹۳) **خَاتِمُ الْمُحَقِّقِین**، حضرتِ علّامہ ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: ابنِ ماجہ کی روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''نَماز میں اپنی اُنگلیاں نہ چٹخایا کرو۔'' (سُنَن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۱٤ حدیث ۹٦۵) ''مُجتبیٰ'' کے حوالے سے نَقْل کیا، سلطانِ دو جہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ''اِنتظارِ نَماز کے دَوران اُنگلیاں چٹخانے سے مَنْع فرمایا۔'' مزید ایک رِوایت میں ہے: ''نَماز کیلئے جاتے ہوئے اُنگلیاں چٹخانے سے مَنْع فرمایا۔'' ان احادیثِ مبارکہ سے یہ تین اَحکام ثابِت ہوئے (الف) نَماز کے دَوران **مکروہِ تحریمی** ہیں۔ اور تَوابِعِ نَماز میں مَثَلاً نَماز کیلئے جاتے ہوئے، نَماز کا اِنتظار کرتے ہوئے بھی اُنگلیاں چٹخانا مکروہ ہے (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۹۳ المکتبۃ المدینہ) (ب) خارِجِ نَماز میں (یعنی تَوابِعِ نَماز میں بھی نہ ہو) بِغیر حاجت کے اُنگلیاں چٹخانا **مکروہِ تنزیہی** ہے (ج) خارِجِ نَماز میں کسی حاجت کے سبب مَثَلاً

اُنگلیوں کو آرام دینے کیلئے اُنگلیاں چٹخانا مُباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۹۳۔۴۹۴) ﴿9﴾ تَشْبِیک (تَش۔بِیک) یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۹۳)

کمر پر ہاتھ رکھنا

﴿10﴾ کمر پر ہاتھ رکھنا۔ نَماز کے علاوہ بھی (بلا عُذر) کمر (یعنی دونوں پہلوؤں) پر ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے (دُرِّمُختار، ج۲ ص ۴۹۴) **اللہ** عزوجل کے مَحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''کمر پر نَماز میں ہاتھ رکھنا جہنّمیوں کی راحت ہے'' (شَرحُ السُّنّۃِ لِلْبَغوِی، ج۲ ص ۳۱۳ حدیث ۷۳۱) یعنی یہ یہودیوں کا فِعل ہے کہ وہ جہنّمی ہیں ورنہ جہنّمیوں کیلئے جہنّم میں کیا راحت ہے! (حاشیہ بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۸۶)

آسمان کی طرف دیکھنا

﴿11﴾ نِگاہ آسمان کی طرف اُٹھانا (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۱۹۴) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نَماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاتے ہیں اِس سے باز رہیں یا اُن کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔'' (صَحِیحُ البُخارِی، ج ۱ ص ۲۶۵ حدیث ۷۵۰) ﴿12﴾ اِدھر اُدھر مُنہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا مُنہ پھرایا تھوڑا۔ مُنہ پھیرے بِغیر صِرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضَرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور نادِراً کسی غَرَضِ صحیح کے تَحت ہو تو حَرَج نہیں (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۱۹۴) سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''جو بندہ نَماز میں ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمتِ خاصّہ اُس کی طرف مُتَوَجِّہ رہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب اُس نے اپنا منہ پھیرا اُس کی رَحْمت بھی پھر جاتی ہے''۔ (سُنَن اَبی داوٗد، ج۱ص ۳۴۴ حدیث ۹۰۹)

نمازی کی طرف دیکھنا

{13} کسی کے منہ کے سامنے نَماز پڑھنا۔ دوسرے کو بھی نَمازی کی طرف مُنہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ کوئی پہلے سے چہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اُس کے چہرے کی طرف رُخ کر کے نَماز شروع کرے تو نَماز شُروع کرنے والا گنہگار ہوا اور اس نَمازی پر کراہت آئی ورنہ چہرہ کرنے والے پر گناہ و کراہت ہے (دُرِّمُختار، ج۲، ص ۴۹۶۔۴۹۷) **{14}** بلاضَرورت کھنکار (یعنی بلغم وغیرہ) نکالنا (دُرِّمُختار، ج۲ ص ۵۱۱) **{15}** قَصْداً جماہی لینا (مَراقِی الْفَلاح ص ۳۵۴) (اگر خود بخود آئے تو حَرَج نہیں مگر روکنا مُستَحَب ہے) **اللہ** کے **مَحْبوب** عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: ''جب نَماز میں کسی کو جَماہی آئے تو جہاں تک ہوسکے روکے کہ شیطٰن مُنہ میں داخِل ہو جاتا ہے۔'' (صَحیح مُسلِم ص ۱۵۹۷ حدیث ۲۹۹۵) **{16}** اُلٹا قرآنِ مجید پڑھنا (مَثَلاً پہلی رَکْعت میں ''تَبَّتْ'' پڑھی اور دوسری میں ''اِذا جَآءَ'') **{17}** کسی واجِب کو ترک کرنا مَثَلاً ''قَومہ'' اور ''جَلْسہ'' میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی سَجدے میں چلا جانا (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۹۷) اِس گناہ میں مسلمانوں کی اچّھی خاصی تَعداد مُلَوَّث نظر آتی ہے، یاد رکھئے! جتنی بھی نَمازیں اِس طرح پڑھی ہوں گی سب کا لوٹانا واجِب ہے۔

''قومہ''اور''جلسہ''میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجِب ہے

﴿18﴾ ''قِیام'' کے علاوہ کسی اور موقع پر قراٰنِ مجید پڑھنا (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۷)

﴿19﴾ قِراءت رُکوع میں پہنچ کر ختم کرنا (ایضاً) ﴿20﴾ زمینِ مَغصُوبہ (یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو) یا ﴿21﴾ پرایا کھیت جس میں زِراعت موجود ہے (دُرِّمختار ج ۲ ص ۵۴) یا ﴿22﴾ جُتے ہوئے کھیت میں (ایضاً) یا ﴿23﴾ قبر کے سامنے جبکہ قبر اور نمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نماز پڑھنا (عالمگیری، ج ۵ ص ۳۱۹) ﴿24﴾ کُفّار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ (رَدُّالمحتار ج ۲ ص ۵۳)

نماز اور تصاویر

﴿25﴾ جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۵) ﴿26﴾ نمازی کے سر پر یعنی چھت پر یا سَجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر آویزاں ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے مگر گزشتہ صورتوں سے کم۔ اگر تصویر فَرش پر ہے اور اس پر سَجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ تو اس میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ اِتنی چھوٹی تصویر ہو جسے زمین پر رکھ کر کھڑے ہوکر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے (جیسا کے عُموماً طوافِ کعبہ کے منظر کی تصویریں بَہُت چھوٹی ہوتی ہیں یہ تصاویر) نماز کیلئے باعثِ کراہت نہیں ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص

۱۹۵،۱۹۶) ہاں طواف کی بھیڑ میں ایک بھی چہرہ واضح ہوگیا تو مُمانَعت باقی رہے گی۔ چہرے کے علاوہ مثلاً ہاتھ، پاؤں، پیٹھ، چہرے کا پچھلا حصّہ یا ایسا چہرہ جس کی آنکھیں، ناک، ہونٹ وغیرہ سب اعضاء مٹے ہوئے ہوں ایسی تصاویر میں کوئی حَرج نہیں۔

"خدا کے نبی موسیٰ کی ماں کا نام یُوحانِذ ہے" کے تیس حُرُوف کی نسبت سے نماز کے 30 مکروہاتِ تنزِیہہ

﴿1﴾ دوسرے کپڑے مُیَسَّر ہونے کے باوُجُود کام کاج کے لباس میں نماز پڑھنا۔ (شرحُ الوِقایة، ج ۱ ص ۱۹۸) ﴿2﴾ مُنہ میں کوئی چیز لئے ہوئے ہونا۔ اگر اس کی وجہ سے قِراءَت ہی نہ ہو سکے یا ایسے اَلفاظ نکلیں کہ جو قرآنِ پاک کے نہ ہوں تو نماز ہی فاسِد ہو جائے گی (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۹۱) ﴿3﴾ رُکوع یا سجدہ میں بِلا ضَرورت تین بار سے کم تسبیح کہنا (اگر وقت تنگ ہو یا ٹرین چل پڑنے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں) (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۹۸) ﴿4﴾ نماز میں پیشانی سے خاک یا گھاس چُھڑانا۔ ہاں اگر ان کی وجہ سے نماز میں دھیان بٹتا ہو تو چُھڑانے میں حَرج نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۵) ﴿5﴾ نماز میں ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۹۷) زَبان سے جواب دینا مُفسِدِ نماز ہے (عالمگیری، ج ۱ ص ۹۸) ﴿6﴾ نماز میں بِلا عُذر چار زانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھنا (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۹۸) ﴿7﴾ انگڑائی لینا اور ﴿8-9﴾ اِرادتاً

کھانسنا، کھنکارنا اگر طبیعت چاہتی ہو تو حرج نہیں (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۲۰۱، عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) ﴿10﴾ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے پہلے بلا عذر ہاتھ زمین پر رکھنا (مُنیۃُ المُصلّی ص ۳۴۰) ﴿11﴾ اُٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ سے قبل گھٹنے زمین سے اُٹھانا (ایضاً) ﴿12﴾ نماز میں ثنا، تعوُّذ، تَسْمِیَہ اور اٰمین زور سے کہنا (غُنیہ ص ۳۵۲، عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) ﴿13﴾ بغیر عُذر دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا (غُنیہ ص ۳۵۲) ﴿14﴾ رُکوع میں گھٹنوں پر اور ﴿15﴾ سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا (عالمگیری ج ص ۱۰۹) ﴿16﴾ دائیں بائیں جھومنا۔ اور تَراوُح یعنی کبھی دائیں پاؤں پر اور کبھی بائیں پاؤں پر زور دینا یہ **سنّت** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ ج ۷ ص ۳۸۹، بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۰۲) اور سَجدے کیلئے جاتے ہوئے سیدھی طرف زور دینا اور اُٹھتے وقت اُلٹی طرف زور دینا مُستَحب ہے ﴿17﴾ نماز میں آنکھیں بند رکھنا۔ ہاں اگر خُشوع آتا ہو تو آنکھیں بند رکھنا افضل ہے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۴۹۹) ﴿18﴾ جلتی آگ کے سامنے نماز پڑھنا۔ شمع یا چَراغ سامنے ہو تو حرج نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸) ﴿19﴾ ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جس سے دِھیان بٹے مَثَلاً زِینت اور لَہو ولَعِب وغیرہ ﴿20﴾ نماز کیلئے دوڑنا (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۵۱۳) ﴿21﴾ عام راستہ ﴿22﴾ کوڑا ڈالنے کی جگہ ﴿23﴾ مَذبَح یعنی جہاں جانور ذَبح کئے جاتے ہوں وہاں ﴿24﴾

اَصْطَبل یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ ﴿25﴾ غُسل خانہ ﴿26﴾ مَوَیشی خانہ خُصُوصاً جہاں اُونٹ باندھے جاتے ہوں ﴿27﴾ اِستِنجا خانے کی چھت اور ﴿28﴾ صَحرا میں بلا سُترہ کے جبکہ آگے سے لوگوں کے گزرنے کا اِمکان ہو۔ ان جگہوں پر نَماز پڑھنا (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۲۰٤ - ۲۰۵، دُرِّ مُختار ج ۲ ص ٥۲ - ٥٤) ﴿29﴾ بغیر عُذر ہاتھ سے مکّھی مچھر اُڑانا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹) ۔ نَماز میں جُوں یا مچھر ایذا دیتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حَرَج نہیں جبکہ عملِ کثیر نہ ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۰۳) ﴿30﴾ اُلٹا کپڑا پہننا یا اَوڑھنا۔ (فتاوٰی رضویہ ج۷ ص ۳۵۸ تا ۳٦۰۔ فتاوٰی اہلسنّت غیر مطبوعہ)

مَدَنی پھول: وہ عملِ قلیل جو نَمازی کیلئے مُفید ہو جائز ہے اور جو مُفید نہ ہو وہ مکروہ۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۵)

ظُہر کے آخِری دو نَفل کے بھی کیا کہنے

ظُہر کے بعد چار رَکعت پڑھنا مُستَحب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے ظُہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر مُحافَظت کی **اللہ** تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے گا (سُنَنُ التِّرمِذِی ج ۱ ص ٤۳٦ حدیث ٤۲۸)۔ **عَلّامہ سیّد طَحطاوی** علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: سِرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر (بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مُطالَبات ہیں **اللہ** تعالیٰ اُس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی

الدر المختار ج ۱ ص ۲۸٤) اور علّامہ شامی قُدِّسَ سرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: اُس کیلئے بِشارت یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتِمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ (رَدُّالْمُحتار، ج ۲ ص ۵٤۷)

اسلامی بہنو! اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں ظُہر کی دَس رَکْعت نماز پڑھ لیتے ہیں وہاں آخِر میں مزید دو رَکْعت نَفْل پڑھکر بارھویں شریف کی نسبت سے 12 رَکْعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! اِستِقامت کے ساتھ دو نَفْل پڑھنے کی نیّت فرمالیجئے۔

"سیِّدَتُنا میمُونہ" کے بارہ حروف کی نسبت سے نمازِ وِتْر کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ نمازِ وِتْر واجِب ہے ﴿2﴾ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازِم ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۱) ﴿3﴾ وِتْر کا وَقْت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صُبحِ صادِق تک ہے ﴿4﴾ جو سو کر اُٹھنے پر قادِر ہو اُس کیلئے افضل ہے کہ پچھلی رات میں اُٹھ کر پہلے تہجُّد ادا کرے پھر وِتْر ﴿5﴾ اِس کی تین رَکْعتیں ہیں (دُرِّمختار ج ۲ ص ۵۳۲) ﴿6﴾ اِس میں قَعْدَہ اُولیٰ واجِب ہے، صِرْف تَشَہُّد پڑھ کر کھڑی ہو جائیے ﴿7﴾ تیسری رَکْعت میں قِراءَت کے بعد تکبیرِ قُنوت (اَللّٰہُ اَکبر) کہنا واجِب ہے (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۸٦) ﴿8﴾ جس طرح تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں اِسی طرح تیسری رَکْعت میں الحمد شریف اور سورۃ پڑھنے کے بعد پہلے ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیے پھر اَللّٰہُ اَکبر

کہیے ﴿9﴾ پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قُنوت پڑھیے۔

دُعائے قُنُوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ۚ

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے (چاہتی) ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے (مانگتی) ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے (لاتی) ہیں اور تجھ پر بھروسا رکھتے (رکھتی) ہیں اور تیری بہُت اچھی تعریف کرتے (کرتی) ہیں اور تیرا شکر کرتے (کرتی) ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے (کرتی) اور الگ کرتے (کرتی) ہیں اور چھوڑتے (چھوڑتی) ہیں اُس کو جو تیری نا فرمانی کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے (کرتی) ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے (پڑھتی) اور سجدہ کرتے (کرتی) ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے (دوڑتی) اور سعی کرتے (کرتی) ہیں اور تیری رَحمت کے اُمّید وار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے (ڈرتی) ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

﴿10﴾ دعائے قُنوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ٤ ص ٤، دُرِّمُختار ج ٢ ص ٥٣٤)

﴿11﴾ جو دعائے قُنُوت نہ پڑھ سکیں وہ یہ پڑھیں:

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (پ۲ البقرہ ۲۰۱)

(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ) ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

یا یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ

اے اللہ میری مغفِرت فرمادے۔

(غُنیہ ص ۴۱۸)

﴿12﴾ اگر دُعائے قُنُوت پڑھنا بھول گئیں اور رُکوع میں چلی گئیں تو واپَس نہ لوٹئے بلکہ سَجدہ سہو کر لیجئے۔ (عالمگیری، ج۱ ص ۱۱۱، ۱۲۸)

وِتْر کا سلام پھیرنے کے بعد کی ایک سُنّت

شہنشاہِ خیرُ الانام صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم جب وِتْر میں سلام پھیرتے، تین بار سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور تیسری بار بُلند آواز سے کہتے۔

(سُنَنُ النَّسائی ص ۲۹۹ حدیث ۱۷۲۹)

"حضرتِ حَلیمہ سَعْدِیہ" کے چودہ حُروف کی نسبت سے سَجْدۂ سَہْو کے 14 مَدَنی پھول

﴿1﴾ واجِباتِ نَماز میں سے اگر کوئی واجِب بھولے سے رَہ جائے تو سجدۂ سَہْو واجِب ہے (دُرِّمُختار، ج۲ ص ۶۵۵) ﴿2﴾ اگر سجدۂ سَہْو واجِب ہونے کے باوُجُود نہ

کیا تو نَماز لوٹانا واجِب ہے (اَیضاً) ﴿3﴾ جان بوجھ کر واجِب تَرک کیا تو سجدۂ سَہْو کافی نہیں بلکہ نَماز دوبارہ لوٹانا واجِب ہے۔ (اَیضاً) ﴿4﴾ کوئی ایسا واجِب تَرک ہوا جو واجِباتِ نَماز سے نہیں بلکہ اس کا وُجُوب اَمرِ خارِج سے ہو تو سَجدۂ سَہْو واجِب نہیں مَثَلاً خلافِ ترتیب قرآنِ پاک پڑھنا ترکِ واجِب ہے مگر اس کا تعلُّق واجِباتِ نَماز سے نہیں بلکہ واجِباتِ تِلاوَت سے ہے لہٰذا سَجدۂ سَہْو نہیں (البتہ جان بوجھ کر ایسا کیا ہو تو اس سے توبہ کرے) (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۵۵) ﴿5﴾ فَرض تَرک ہو جانے سے نَماز جاتی رَہتی ہے سَجدۂ سَہْو سے اِس کی تَلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا دوبارہ پڑھے (اَیضاً، غُنیہ ص ۴۵۵) ﴿6﴾ سنّتیں یا مُستَحبات مَثَلاً ثَنا، تعوُّذ، تَسمِیہ، امین، تکبیراتِ اِنتِقالات (یعنی سجود وغیرہ میں جاتے اٹھتے وَقت کہی جانے والی اَللّٰہُ اَکبر) اور تَسبیحات کے تَرک سے سَجدۂ سَہْو واجِب نہیں ہوتا، نَماز ہو گئی (اَیضاً) مگر دوبارہ پڑھ لینا مُستَحَب ہے، بُھول کر تَرک کیا ہو یا جان بوجھ کر (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۵۸) ﴿7﴾ نَماز میں اگرچہ دَس واجِب تَرک ہوئے، سَہْو کے دو ہی سَجدے سب کیلئے کافی ہیں (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۵۵، بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۵۹) ﴿8﴾ تَعدِیلِ اَرکان (مَثَلاً رُکوع کے بعد کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار سیدھا کھڑا ہونا یا دو سَجدوں کے درمیان ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار سیدھا بیٹھنا) بھول گئی سجدۂ سَہْو واجِب ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷) ﴿9﴾ قُنوت یا تکبیرِ قُنوت (یعنی وِتر کی تیسری رَکعت میں قراءت کے بعد قُنوت کے لیے جو تکبیر کہی جاتی ہے وہ اگر) بھول گئی سجدۂ سَہْو واجِب ہے (اَیضاً ص

۱۲۸) ﴿10﴾ قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے میں تین[3] مرتبہ "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کا وَقفہ گزر گیا سجدۂ سَہو واجِب ہو گیا (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۷۷) ﴿11﴾ سَجدۂ سَہو کے بعد بھی اَلتَّحِیَّات (اَتْ۔تَ۔حِیْ۔یَات) پڑھنا واجِب ہے۔ (عالمگیری، ج ۱ ،ص ۱۲۵) اَلتَّحِیَّات پڑھ کر سلام پھیرئیے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں[2] بار اَلتَّحِیَّات پڑھ کر دُرُود شریف بھی پڑھئے ﴿12﴾ قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد (تَ۔شَہ۔ہُد) کے بعد اِتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سَجدۂ سَہو واجِب ہے اس وجہ سے نہیں کہ دُرُود شریف پڑھا بلکہ اِس وجہ سے کہ تیسری[3] کے قِیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا (چُپ رہا) جب بھی سَجدۂ سَہو ہے جیسے قعدہ و رُکوع و سُجود میں قران پڑھنے سے سَجدۂ سَہو واجِب ہے، حالانکہ وہ کلامِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٦٢، دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ج ۲ ص ٦٥٧)

حکایت

حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سرکارِ نامدار، دو[2] عالَم کے مالِک و مختار شہنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا دیدار ہوا سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے اِستِفسار فرمایا: دُرُود شریف پڑھنے والے پر تم نے سَجدہ کیوں واجِب بتایا؟ عرض کی: اس لئے کہ اِس نے بھول کر (یعنی غفلت سے) پڑھا۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے یہ جواب پسند فرمایا۔ (اَیضاً)

﴿13﴾ کسی قعدہ میں تَشَہُّد سے کچھ رَہ گیا تو سجدۂ سَہو واجِب ہے نَماز نَفل ہو یا فَرض۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۷)

سَجدۂ سَہو کا طریقہ

﴿14﴾ اَلتَّحِیّات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ دُرُود شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تَشَہُّد، دُرُود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔

سَجْدۂ تِلاوت اور شَیطان کی شامَت

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جب آدمی آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطٰن ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے: ہائے میری بربادی! ابنِ آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اُس نے سَجدہ کیا اُس کیلئے جنّت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔

(صَحِیح مُسلِم، ص ٥٦ حدیث ۸۱)

اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُراد پوری ہو

قرانِ مجید میں سَجدے کی 14 آیات ہیں۔ جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سَجدے کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر (14) سَجدے کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اُس کا سجدہ کرتی جائے یا

سب پڑھ کر آخِر میں 14 سجدے کر لے۔ (دُرِّمُختار، ج ۲ ص ۷۱۹، غُنیہ ص ۵۰۷ وغیرھُما) مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 4 صَفْحہ 75 تا 77 پر 14 آیاتِ سجدہ مُلاحظہ فرمالیجئے۔

"یا بی بی فاطِمہ" کے گیارہ حُروف کی نسبت سے سَجدۂ تِلاوت کے 11 مَدَنی پھول

1 آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے سے سَجدہ واجِب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شَرط ہے کہ اِتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُننے والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بِالْقصد سنی ہو، بلا قَصْد سُننے سے بھی سَجدہ واجِب ہو جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٧٧، عالمگیری، ج ١، ص ١٣٢) **2** کسی بھی زَبان میں آیت کا ترجَمہ پڑھنے اور سُننے والی پر سَجدہ واجِب ہو گیا، سننے والی نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیت سجدہ کا ترجَمہ ہے۔ البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجَمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اِس کی ضَرورت نہیں کہ سُننے والی کو آیتِ سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری، ج ١، ص ١٣٣)

3 سجدہ واجِب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضَروری ہے لیکن بعض عُلَمائے مُتأَخِّرِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین کے نزدیک وہ لَفْظ جس میں سَجدہ کا مادّہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قَبل یا بعد کا کوئی لَفظ ملا کر پڑھا تو سجدۂ تِلاوت واجِب ہو جاتا ہے لہٰذا اِحتیاط

یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں **سجدۂ تلاوت** کیا جائے۔

(فتاوٰی رضویہ، ج۸،ص۲۲۹،۲۲۳ ۔۲۳۳ مُلَخَّصاً)

﴿4﴾ **آیتِ سجدہ** بیرونِ نَماز (یعنی خارجِ نماز) پڑھی تو فوراً سجدہ کرلینا واجِب نہیں ہے البتّہ وُضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔ (دُرِّمُختار، ج۲ ص۷۰۳)

﴿5﴾ سَجدۂ تلاوت نَماز میں فوراً کرنا واجِب ہے اگر تاخیر کی تو گنہگار ہوگی اور جب تک نَماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نَماز کے مُنافی فعل نہیں کیا تو **سجدۂ تلاوت** کر کے سجدۂ سَہو بجالائے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ج۲،ص۷۰٤) تاخیر سے مُراد تین۳ آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخِرِ سورت میں اگر سَجدہ واقع ہے، مَثَلاً اِنْشَقَّتْ تو سورت پوری کر کے سَجدہ کرے گی جب بھی حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ۸۲ مُلَخَّصاً)

﴿6﴾ کافِر یا نابالغ سے آیتِ سجدہ سُنی تب بھی **سجدۂ تلاوت** واجِب ہو گیا۔ (عالمگیری ج۱ص۱۳۲) ﴿7﴾ سجدۂ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مَثَلاً طہارت، استقبالِ قبلہ، نیّت، وقت اس معنی پر کہ آگے آتا ہے[1] سِترِ عورت، لہٰذا اگر پانی پر قادِر ہے **تَیَمُّم** کر کے سَجدہ کرنا جائز نہیں۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٦۹۹، بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ۸۰) ﴿8﴾ اس کی نیّت میں یہ شَرط نہیں کہ فُلاں آیت کا سجدہ ہے

مدینہ

(1) اس کی تفصیل بہارِ شریعت، حصّہ 4 میں مُلاحظہ فرما لیجئے۔

بلکہ مُطلَقاً سجدۂ تلاوت کی نِیَّت کافی ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج۲ ص ٦٩٩) **﴿9﴾** جو چیزیں نماز کو فاسِد کرتی ہیں ان سے سَجدہ بھی فاسِد ہو جائے گا مَثَلاً حَدَثِ عَمَد[1] وکلام و قَہقَہہ۔ (دُرِّمُختار، ج۲ ص ٦٩٩، بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٨٠)

سَجْدۂ تلِاوت کا طریقہ

﴿10﴾ کھڑی ہوکر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتی ہوئی سَجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کہے پھر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے۔ شُروع اور بعد میں، دونوں بار **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہنا **سنّت** ہے اور کھڑے ہوکر سَجدے میں جانا اور سَجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام **مُسْتَحَب**۔ (بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٨٠)

﴿11﴾ **سَجدۂ** تلاوت کے لئے **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے نہ اس میں **تَشَہُّد** ہے نہ سلام۔ (تَنوِیرُ الْاَبصار، ج ۲، ص ٧٠٠)

تاکید: بالِغہ ہونے کے بعد جتنی بار بھی **آیاتِ سَجدہ** سُن کر ابھی تک سَجدہ نہ کیا ہو اُن کا غَلَبۂ ظَن کے اِعتِبار سے حساب لگا کر اُتنی بار باوُضو **سَجدۂ تِلاوت** کر لیجئے۔

سَجْدۂ شُکْر کا بیان

اَولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گُمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مُسافر واپَس آیا **اَلْغَرَض** کسی نِعمت کے حُصول پر **سَجدۂ شُکر** کرنا **مُسْتَحَب** ہے اِس کا طریقہ

---

(1) یعنی قصداً وُضو توڑنے کا عمل

وُہی ہے جو سَجدۂ تِلاوت کا ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۶، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۷۲۰) اِسی طرح جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدۂ شکر کرنا کارِ ثواب ہے **مَثَلاً مدینۂ منوّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کا ویزا لگ گیا، کسی پر **اِنفرادی کوشش** کامیاب ہوئی اور وہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئی، مُبارک خواب نظر آیا، آفت ٹلی یا کوئی دشمنِ اسلام مَرا وغیرہ وغیرہ۔

نَمازی کے آگے سے گزرنا سَخْت گناہ ہے

﴿1﴾ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نَماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سَو برس کھڑا رہنا اُس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا''۔ (سُنَن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۰۶ حدیث ۹۴۶)

﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: ''نَمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔'' (مُوطّا امام مالك، ج ۱ ص ۱۵٤ حدیث ۳۷۱) نَمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر نَماز پڑھنے والے کی نَماز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۲۵٤ مُلَخَّصاً)

"سیِّدہ خدیجۃُ الکُبریٰ" کے پندرہ حُروف کی نسبت سے نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 15 اَحکام

﴿1﴾ میدان اور بڑی مسجد میں نَمازی کے قدم سے مَوضَعِ سُجُود تک گزرنا جائز ہے۔ مَوضَعِ سُجود سے مُراد یہ ہے کہ قِیام کی حالت میں سَجدہ کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دُور تک نگاہ پھیلے وہ مَوضَعِ سُجُود ہے۔ اس کے درمیان سے گزرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰٤، دُرِّمُختار ج ۲ ص ٤٧٩) مَوضَعِ سُجود کا فاصِلہ اندازاً قدم سے لے کر تین (۳) گز تک ہے لہٰذا میدان میں نَمازی کے قدم کے تین (۳) گز کے بعد سے گزرنے میں حَرَج نہیں (قانون شریعت حصہ اوّل ص ۱۱٤)

﴿2﴾ مکان اور چھوٹی مسجد میں نَمازی کے آگے اگر سُترہ (یعنی آڑ) نہ ہو تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰٤) ﴿3﴾ نَمازی کے آگے سُترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سُترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حَرَج نہیں (ایضاً)

﴿4﴾ سُترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اُونچا اور اُنگلی برابر موٹا ہونا چاہئے (دُرِّمُختار ج ۲ ص ٤٨٤) ﴿5﴾ دَرَخت، آدمی اور جانور وغیرہ کا بھی سُترہ ہوسکتا ہے (غُنیہ ص ۳٦٧) ﴿6﴾ انسان کو اِس حالت میں سُترہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نَمازی کی طرف ہو کہ نَمازی کی طرف منہ کرنا منع ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۸٤) (اگر نَماز پڑھنے والی کے چہرے کی طرف کسی نے مُنہ کیا تو اب کراہت نَمازی پر نہیں اُس مُنہ کرنیوالی پر ہے)

﴿7﴾ ایک اسلامی بہن نَمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہے اگر دوسری اسلامی بہن اُسی کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عَین مطابق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے تو جو نَمازی سے قریب ہے وہ گنہگار ہوئی اور دوسری کیلئے یہی پہلی اسلامی بہن سُترہ (یعنی آڑ) بھی بن گئی۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴) ﴿8﴾ اگر کوئی اِس قدر اونچی جگہ پر نَماز پڑھ رہی ہے کہ گُزرنے والی کے اَعضاء نَمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گزرنے میں حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۸۳ مکتبۃ المدینہ) ﴿9﴾ دو عورتیں نَمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہیں اِس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک نَمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑی ہو جائے۔ اب اس کو آڑ بنا کر دوسری گزر جائے۔ پھر دوسری پہلی کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو جائے۔ اب پہلی گزر جائے پھر وہ دوسری جدھر سے آئی تھی اُسی طرف ہٹ جائے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۴۸۳) ﴿10﴾ کوئی نَمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہے تو نَمازی کو اجازت ہے کہ وہ اسے گزرنے سے روکے خواہ "سُبْحٰنَ اللہ" کہے یا جَہر (یعنی بلند آواز سے) قِراءت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے۔ اِس سے زِیادہ کی اجازت نہیں۔ مَثَلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عملِ کثیر ہو گیا تو نَماز ہی جاتی رہی (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ج ۲ ص ۴۸۵) ﴿11﴾ تسبیح واشارہ دونوں کو بلا ضَرورت جمع کرنا مکروہ ہے (دُرِّمُختار، ج ۲، ص ۴۸۶) ﴿12﴾ عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت

تَصفِیق (تَص ۔فِیْق) سے منع کرے یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پُشت پر مارے۔ (ایضا) ﴿13﴾ اگر مرد نے تَصفِیق کی اور عورت نے تسبیح کہی تو نماز فاسِد نہ ہوئی مگر خلافِ سنّت ہوا (ایضا ص ۴۸۷) ﴿14﴾ طواف کرنے والی کو دورانِ طواف نَمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (رَدُّالْمُحتَار، ج ۲، ص ۴۸۲) ﴿15﴾ سعی کے دوران نمازی کے آگے سے گزرنا جائز نہیں۔

"تراویح سُنّتِ مُؤَکَّدہ ھے" کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے تراویح کے 17 مَدَنی پھول

﴿1﴾ تراویح ہر عاقِل وبالِغ اسلامی بہن کیلئے سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ اس کا تَرْک جائز نہیں۔ (دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۵۹۶ وغیرہ)

﴿2﴾ تراویح کی بیس ۲۰ رَکْعَتیں ہیں۔ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں بیس ۲۰ رَکْعَتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔

(مَعْرِفَۃُ السُّنَنِ وَالْآثار لِلْبَیْھَقِی، ج ۲ ص ۳۰۵ رقم ۱۳۶۵)

﴿3﴾ تراویح کا وقت عِشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صبحِ صادِق تک ہے۔ عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵ وغیرہ)

﴿4﴾ عشاء کے فرض و وِتر کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ

بعض اوقات 29 کو رُویتِ ہلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہو جاتا ہے۔

﴿5﴾ **مُستَحَب** یہ ہے **تراویح** میں تہائی رات تک تاخیر کریں اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تب بھی کراہت نہیں۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۵۹۸)

﴿6﴾ **تراویح** اگر فوت ہوئی تو اس کی قضاء نہیں۔ (ایضاً)

﴿7﴾ **بہتر** یہ ہے کہ **تراویح** کی بیس [۲۰] رَکعتیں دو دو [۲] کر کے دس [۱۰] سلام کے ساتھ ادا کرے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۵۹۹)

﴿8﴾ **تراویح** کی بیس [۲۰] رَکعتیں ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے (اَیضاً) ہر دو [۲] رَکعت پر **قعدہ** کرنا فرض ہے۔ ہر **قعدہ میں** اَلتَّحِیّات کے بعد دُرُود شریف بھی پڑھے اور طاق رَکعت (یعنی پہلی، تیسری، پانچویں وغیرہ) میں ثَناء تَعَوُّذ و تَسمِیَہ بھی پڑھے۔

﴿9﴾ اِحتیاط یہ ہے کہ **جب** دو دو [۲] رَکعت کر کے پڑھ رہی ہے تو ہر دو [۲] رَکعت پر الگ الگ نیّت کرے اور اگر بیس [۲۰] رَکعتوں کی ایک ساتھ نیّت کر لی تب بھی جائز ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۵۹۷)

﴿10﴾ **بلا عُذر** تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض **فُقَہائے** کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

السلام کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص ۶۰۳)

﴿11﴾ **اگر** (حافظہ اسلامی بہن اپنی تراویح ادا کر رہی ہیں اور) کسی وجہ سے (تراویح) کی نماز فاسِد ہو جائے تو جتنا قرآنِ پاک اُن رَکعتوں میں پڑھا تھا اُن کا اِعادہ کریں تا کہ خَتم میں نقصان نہ رہے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۱۸)

﴿12﴾ **دُو رَکعَت** پر بیٹھنا بھول گئی تو جب تک تیسری کا سَجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے آخِر میں سَجدۂ سَہو کر لے اور اگر تیسری کا سَجدہ کر لیا تو چار پوری کر لے مگر یہ دُو شمار ہوں گی۔ ہاں اگر دُو پر قَعدہ کیا تھا تو چار ہوئیں۔ (ایضاً)

﴿13﴾ **تین** رَکعَتیں پڑھ کر سلام پھیرا اگر دُوسری پر بیٹھی نہیں تھی تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دُو رَکعَتیں دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۱۸)

﴿14﴾ **اگر** ستائیویں کو (یا اس سے قبل) قرآنِ پاک خَتم ہو گیا تب بھی آخِرِ رَمضان تک **تراویح** پڑھتی رہیں کہ سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ (اَیضاً)

﴿15﴾ ہر چار رَکعَتوں کے بعد اُتنی دیر آرام لینے کیلئے بیٹھنا مُستَحَب ہے جتنی دیر میں چار رَکعات پڑھی ہیں۔ اِس وَقفے کو تَروِیحہ کہتے ہیں۔

(عالمگیری ج۱ ص ۱۱۵)

﴿16﴾ تَروِیحہ کے دَوران اختیار ہے کہ چُپ بیٹھیں یاذِکر و دُرُود اور تلاوت

کریں یا تنہا نفل پڑھیں یا یہ تسبیح بھی پڑھ سکتی ہیں:۔

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ؕ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ؕ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ؕ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ؕ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ؕ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ؕ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ (غُنیہ ص ٤٠٤ وغیرہ)

﴿17﴾ بیس رَکعتیں ہوچکنے کے بعد پانچواں تَرْوِیحہ بھی مُسْتَحَب ہے۔ اِلٰخ

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٣٩)

نمازِ پنج گانہ کی تفصیل

پانچوں نَمازوں میں کُل 48 رَکعات ہیں۔ جن میں 17 رَکعات فرض 3 رَکعات واجب ، 12 رَکعات سنّتِ مؤکَّدہ ، 8 رَکعات سنّتِ غیرِ مؤکَّدہ ہیں اور 8 رَکعات نَفْل ہیں۔

نمبر شمار	نام اوقات	سنت مؤکدہ قبلیہ	سنت غیر مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ بعدیہ	نفل	واجب	نفل	کل تعداد
١	فجر	2	-	2	-	-	-	-	4
٢	ظہر	4	-	4	2	2	-	-	12
٣	عصر	-	4	4	-	-	-	-	8
٤	مغرب	-	-	3	2	2	-	-	7
٥	عشا	-	4	4	2	2	3	2	17

نماز کے بعد پڑھے جانے والے اوراد

نماز کے بعد جواَذکارِ طویلہ (طویل اَوراد) احادیثِ مبارکہ میں وارِد ہیں، وہ ظہر ومغرِب وعشا میں سنّتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبلِ سُنّت مختصر دُعا پر قناعت چاہیے، ورنہ سنّتوں کا ثواب کم ہوجائے گا۔ (رَدُّالمُحتار، ج۲، ص۳۰۰، بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۰۷)

احادیثِ مبارکہ میں کسی دُعا کی نسبت جو تعداد وارِد ہے اس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اَذکار کے لیے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قُفْل (تالا) کسی خاص قسم کی کُنجی سے کُھلتا ہے اب اگر کُنجی میں دَندانے کم یا زائد کردیں تو اس سے نہ کُھلے گا، البتّہ اگر شُمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت (بڑھانا) نہیں بلکہ اِتمام (مکمّل کرنا) ہے۔ (اَیضاً ص ۳۰۲، اَیضاً)

پنج وقتہ نمازوں کے سُنَن ونوافِل سے فراغت کے بعد ذَیل کے اَوراد پڑھ لیجئے سُہولت کے لیے نمبر ضرور دیئے ہیں مگر ان میں تَرتیب شَرط نہیں ہے۔ ہر وِرْد کے اوّل آخِر دُرُود شریف پڑھنا سونے پہ سُہاگہ ہے۔

﴿1﴾ "آیۃُ الکُرسی" ایک ایک بار پڑھنے والا مرتے ہی داخِلِ جنّت ہو۔

(مِشکاۃُ المَصابیح ج۱ ص۱۹۷ حدیث ۹۷۴)

﴿2﴾ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ [1]

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج۲ ص ۱۲۳ حدیث ۱۵۲۲)

(1) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنے ذِکر، اپنے شُکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔

﴿3﴾ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ [1]

(تین تین بار) اس کے گناہ مُعاف ہوں اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہوا ہو۔

(سُنَنُ التِّرمِذی، ج۵ ص۳۳۶ حدیث ۳۵۸۸)

﴿4﴾ تسبیحِ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا: سُبْحٰنَ اللّٰهِ ۳۳ تینتیس بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ تینتیس بار، اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۳۴ تینتیس بار یہ 99 ہوئے، آخر میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ؕ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ [2] ایک بار پڑھ کر (100 کا عدد پورا کرلے) اِس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

﴿5﴾ ہر نماز کے بعد پیشانی کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھ کر پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ؕ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔ [3] (پڑھنے کے بعد ہاتھ کھینچ کر پیشانی تک لائے) تو ہر غم و پریشانی سے بچے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے مذکورہ دعا کے آخر میں مزید ان الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے، **وَعَنْ اَهْلِ السُّنَّةِ یعنی** اور اہلسنّت سے۔

---

(1) ترجمہ: میں **اللہ** عزّوجلّ سے مُعافی مانگتا (مانگتی) ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا (کرتی) ہوں۔ (2) یعنی: **اللہ** عزّوجلّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا ملک ہے۔ اسی کی حمد ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(3) **اللہ** کے نام سے شروع جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ اے **اللہ** عزّوجلّ مجھ سے غم و ملال دور فرما

﴿6﴾ عصر و فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔**[1] دس دس بار پڑھے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۰۷)

﴿7﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: جس نے نماز کے بعد یہ کہا، "**سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔**"[2] تو وہ مغفرت یافتہ ہو کر اُٹھے گا۔ (مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰ ص ۱۲۹ حدیث ۱۶۹۲۸)

﴿8﴾ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: "جو ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** (پوری سورۃ) پڑھے گا **اللہ** تعالیٰ اُس کیلئے اپنی رِضا اور مغفِرت لازِم فرمادے گا۔ (تَفسیر دُرِّمنثور ج ۸ ص ۶۷۸)

﴿9﴾ حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا:

---

(1) **اللہ** (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ملک و حمد ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(2) پاک ہے عظمت والا رب اور اسی کی تعریف ہے اور اسی کی عطا سے نیکی کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت (ملتی) ہے۔

جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾ (1) (پ۲۳ الصّٰفّٰت ۱۸۰تا۱۸۲) تین بار پڑھے گا گویا اس نے اَجر کا بہت بڑا پیمانہ بھر لیا۔ (تفسیر دُرِّمنثور لِلسُّیوطی ج۷ص ۱۴۱)

منٹوں میں چار ختمِ قراٰنِ پاک کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مدینے کے تاجدار، سلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: جو بعد فجر بارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پوری سورۃ) پڑھے گا گویا وہ چار بار (پورا) قراٰن پڑھے گا اور اس دن اس کا یہ عمل اہلِ زمین سے افضل ہے جبکہ وہ تقویٰ کا پابند رہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان لِلْبَیْہَقِی ج۲ ص ۵۰۱ حدیث ۲۵۲۸)

شیطان سے محفوظ رہنے کا عمل

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے نمازِ فجر ادا کی اور بات کئے بغیر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پوری سورت) کو ۱۰ دس مرتبہ پڑھا تو اُس دِن میں اُسے کوئی گناہ نہ پہنچے گا اور وہ شیطان سے بچایا جائے گا۔ (تفسیر دُرِّمنثور ج۸ص ۶۷۸)

(نماز کے بعد پڑھنے کے مزید اَوراد مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 3 صفحہ 107 تا 110 پر، الوظیفۃ الکریمہ اور شجرہ قادریہ میں مُلاحظہ فرمالیجئے)۔

---

(1) ترجمۂ کنز الایمان: پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قضا نمازوں کا طریقہ (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے جو روزِ جُمعہ مجھ پر **اَسّی** بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے **اَسّی سال** کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پارہ 30 سورۃُ الْمَاعُون کی آیت نمبر 4 اور 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان سورۃُ الْمَاعُون کی آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: نماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں: کبھی نہ پڑھنا، پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، نماز صحیح طریقے سے

ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، کسل وسستی، بے پروائی سے پڑھنا۔ (نور العرفان ص ۹۵۸)

جہنَّم کی خوفناک وادی

صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: جہنَّم میں **وَیل** نامی ایک خوفناک وادی ہے۔ جس کی سختی سے خود جہنَّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجھ کر نماز **قضا** کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲ ملخصاً)

پہاڑ گرمی سے پگھل جائیں

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جہنَّم میں ایک **وادی** ہے جس کا نام **وَیل** ہے، اگر اس میں دنیا کے **پہاڑ** ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی **گرمی** سے پگھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نماز میں سُستی کرتے اور وقت کے بعد **قضاء** کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادِم ہوں اور بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کریں۔ (کتابُ الکبائر ص ۱۹)

ایک نماز قضا کرنے والا بھی فاسِق ہے

اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 5 صَفحَہ 110 پر فرماتے ہیں: جو ایک وَقت کی نماز بھی قصداً بِلا عُذرِ شَرعی دِیدہ ودانستہ

قضا کرے فاسق و مُرتکبِ کبیرہ و مستحقِ جہنّم ہے۔

سر کُچلنے کی سزا

سرکارِ مدینۂ منوّرہ ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے ارضِ مُقدّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سِرہانے ایک شخص پتّھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتّھر سے اُس کا سر کُچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فِرِشتوں سے کہا: سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کون ہے؟ انہوں نے عَرض کی: آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظر دِکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عَرض کی: کہ پہلا شخص جو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قران پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نَمازوں کے وَقت سو جاتا تھا اِس کے ساتھ یہ برتاؤ قِیامت تک ہو گا۔

(مُلَخّص اَز صحیح بخاری حدیث ۷۰۴۷، ج ٤، ص ٤٢٥)

قَبر میں آگ کے شُعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب اُسے دَفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قَبر میں گر گئی ہے چُنانچہ قبرِستان آ کر تھیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قَبر کھود ڈالی! ایک دل ہلا دینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ

بہن کی **قبر** میں **آگ** کے **شُعلے بھڑک** رہے ہیں! چُنانچِہ اُس نے جُوں تُوں **قبر** پر مٹّی ڈالی اور صدمے سے چُور چُور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے **اعمال** کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عَرض کی: ''میں نے اپنی بہن کی **قبر** میں **آگ** کے **شُعلے** بھڑکتے دیکھے ہیں۔'' یہ سُن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا: ''افسوس! تیری بہن **نماز** میں سُستی کیا کرتی تھی اور **نماز قضا** کر کے پڑھا کرتی تھی۔'' (کتابُ الکبائر ص ۲۶)

اسلامی بہنو! جب **قضا** کرنے والیوں کی ایسی ایسی سخت سزائیں ہیں تو جو بد نصیب سِرے سے **نماز** ہی نہیں پڑھتی اُس کا کیا انجام ہوگا!

اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو.....؟

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُودوسخاوت، سراپا رَحمت، مَحبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو **نماز** سے سو جائے یا **بھول** جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وُہی اُس کا **وقت** ہے۔

(صَحیح مُسلِم ص ۳۴۶ حدیث ۶۸٤)

فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السلام **فرماتے ہیں: سوتے میں یا بھولے سے** نماز **قضا** ہو گئی تو اس کی **قضا** پڑھنی **فرض** ہے البتّہ **قضا** کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وَقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے **تاخیر** مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٥٠)

مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

آنکھ نہ کھلنے کی صورت میں نمازِ فجر ''قضا'' ہو جانے کی صورت میں ''ادا'' کا ثواب ملے گا یا نہیں۔ اِس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، امامِ عشق و مَحبَّت حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 8 صَفْحَہ 161 پر فرماتے ہیں: رہا ادا کا ثواب ملنا یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے۔ اگر اس (شَخْص) نے اپنی جانب سے کوئی تقصیر (کوتاہی) نہ کی، صُبْح تک جاگنے کے قَصْد (یعنی ارادے) سے بیٹھا تھا اور بے اختیار آنکھ لگ گئی تو ضرور اُس پر گناہ نہیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: نیند کی صورت میں کوتاہی نہیں، کوتاہی اُس شَخْص کی ہے جو (جاگتے میں) نماز نہ پڑھے حتّٰی کہ دوسری نماز کا وَقْت آجائے۔ (صَحِیح مُسلِم ص ٣٤٤ حدیث ٦٨١)

رات کے آخِری حصّہ میں سونا کیسا؟

نماز کا وَقْت داخِل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وَقْت نکل گیا اور نماز **قضا** ہو گئی تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صحیح اعتِماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فَجْر میں دُخولِ وَقْت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصّہ رات کا جاگنے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

میں گزرا اور ظنِ غالب ہے کہ اب سوگیا تو وَقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٥٠ مکتبۃ المدینہ)

رات دیر تک جاگنا

بعض اسلامی بہنیں رات گئے تک گھروں میں جاگتی رہتی ہیں اوّل تو وہ عشاء کی نماز پڑھ کر جلدی سو جانے کا ذِہن بنائیں کہ عشاء کے بعد بلاوجہ جاگنے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اگر اِتفاقیہ کبھی دیر ہو جائے تب بھی اور اگر خود آنکھ نہ کھلتی ہو جب بھی گھر کے کسی قابلِ اعتماد مَحرم یا جو جگا سکے ایسی اسلامی بہن کو درخواست کر دے وہ نمازِ فجر کیلئے جگا دے۔ یا اِلارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کُھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے یا سیل (CELL) خَتم ہو جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رَہتا ہے، دُو یا حسبِ ضَرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ **سگِ مدینہ** عُفِیَ عَنْہُ سوتے وَقت حَتَّی الْاِمکان **تین گھڑیاں** سرہانے رکھتا ہے۔ تین عدد رکھنے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس حدیثِ پاک پر عمل کی نیّت ہے جس میں فرمایا گیا ہے: **اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ** یعنی بے شک **اللہ** عزوجل وِتر (تنہا۔ طاق) ہے اور وِتر کو پسند کرتا ہے۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج ٢ ص ٤ حدیث ٤٥٣)

فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام فرماتے ہیں: **"جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضَرورتِ شَرعِیَّہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔"**

(رَدُّالمُحتار، ج ٢، ص ٣٣)

ادا، قضا اور اِعادہ کی تعریفات

جِس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وَقت میں بجالانے کو **ادا** کہتے ہیں اور وَقت خَتْم ہونے کے بعد عمل میں لانا **قضا** ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دُور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا **اِعادہ** کہلاتا ہے وَقت کے اندر اندر اگر تحریمہ باندھ لی تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۶۲۷۔۶۳۲) مگر نمازِ فجر، جُمُعہ اور عیدَین میں وَقت کے اندر سلام پھیرنا لازِمی ہے ورنہ نماز نہ ہوگی (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٥٠) بلا عُذرِ شَرْعی نماز قضا کر دینا سخت گناہ ہے اِس پر فرض ہے کہ اُس کی **قضا** پڑھے اور سچّے دل سے توبہ بھی کرے، توبہ یا حجِّ مقبول سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تاخیر کا گناہ مُعاف ہو جائیگا (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۶۲۶) **توبہ** اُسی وقت صحیح ہے جبکہ **قضا** پڑھ لے اس کو ادا کئے بغیر توبہ کئے جانا توبہ نہیں کہ جو نماز اس کے ذِمّے تھی اس کو نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آئی تو توبہ کہاں ہوئی؟ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۲۷) **حضرتِ سیِّدُنا** ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود و سخاوت، سراپا رَحمت، مَحْبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ٹھٹّھا (یعنی مذاق) کرتا ہے۔

(شُعَبُ الایمان ج ٥ ص ٤٣٦ حدیث ٧١٧٨)

توبہ کے تین رُکن ہیں

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں: ''توبہ کے تین ۳ رُکن ہیں: ﴿1﴾ اِعتِرافِ جُرم ﴿2﴾ ندامت ﴿3﴾ عَزمِ تَرک (یعنی اِس گناہ کو چھوڑنے کا پختہ عہد)۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہے تو اُس کی تلافی بھی لازِم۔ مَثَلاً تارِکِ صلوٰۃ (یعنی نماز تَرک کردینے والے) کی توبہ کیلئے نمازوں کی قضا بھی لازِم ہے۔ (خزائن العرفان، ص۱۲، رضا اکیڈمی ممبئی)

سوتے کو نماز کیلئے جگانا کب واجِب ہے

کوئی سورہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر واجِب ہے کہ سوتے کو جگادے اور بھولے ہوئے کو یاد دلادے۔ (ورنہ گنہگار ہوگا) (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص۵۰) یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اُس وَقت واجِب ہوگا جبکہ ظنِّ غالِب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجِب نہیں۔ مَحارِم کو بے شک خود ہی جگادے مگر نامَحرموں مَثَلاً دیور و جیٹھ وغیرہ کو مَحارِم کے ذَرِیعے جگوائے۔

جلْد سے جلْد قضا کر لیجئے

جس کے ذِمّے قضا نمازیں ہوں اُن کا جلْد سے جلْد پڑھنا واجِب ہے مگر بال بچوں کی پرورِش اور اپنی ضَروریات کی فَراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہٰذا فُرصت کا جو وَقت ملے اُس میں قضا پڑھتی رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔

(دُرِّمختار، ج۲، ص۶۴٦)

چُھپ کر قضاء کیجئے

قضا نمازیں چُھپ کر پڑھیے، لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی سہیلیوں پر بھی) اس کا اِظہار نہ کیجئے (مَثَلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فجر قضاء ہوگئی یا میں قضائے عمری کر رہی ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اِظہار بھی مکروہِ تحریمی وگناہ ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ج۲، ص ۶۵۰) لہٰذا اگر لوگوں کی موجودَگی میں وِتر قضا کریں تو تکبیرِ قُنوت کیلئے ہاتھ نہ اُٹھائیں۔

جُمُعَةُ الْوَداع میں قضائے عُمری!

رَمَضانُ الْمبارَك کے آخِری جُمُعہ میں بعض لوگ باجماعت قضائے عُمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اِسی ایک نماز سے ادا ہوگئیں یہ باطِل مَحض ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٥٧) مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: جُمُعَةُ الْوَداع کے ظہر وعصر کے درمیان بارہ رَکعت نَفل دُو دُو رَکعت کی نیت سے پڑھے۔ اور ہر رَکعت میں سورۃُ الْفاتِحہ کے بعد ایک بار آیۃُ الکرسی اور تین بار" قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد "اور ایک بار سورۃُ الْفَلَق اور سورۃُ النّاس پڑھے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس قَدَر نمازیں اس نے قضا کر کے پڑھی ہونگی۔ ان کے قضاء کرنے کا گُناہ اِن شاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ مُعاف ہو جائے گا یہ نہیں کہ قضا نمازیں اس سے مُعاف ہو جائیں گی وہ تو پڑھنے سے ہی ادا ہونگی۔

(اسلامی زندگی، ص ۱۳۵)

عُمر بھر کی قَضا کا حساب

جس نے کبھی نَمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور **قضائے عمری** پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا یا بالغہ ہوئی ہے اُس وَقت سے نَمازوں کا حساب لگائے۔ اگر یہ بھی یاد نہیں کہ کب بالغ یا بالِغہ ہوئے ہیں تو اِحتیاط اِسی میں ہے کہ ہجری سِن کے حساب سے لڑکی 9 برس اور لڑکا 12 برس کی عمر سے حِساب لگائے۔

قَضا کرنے میں ترتیب

قضائے عُمری میں یوں بھی کرسکتے ہیں کہ پہلے تمام فَجریں ادا کرلیں پھر تمام ظُہر کی نَمازیں اِسی طرح عَصر، مغرِب اور عشاء۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَضائے عُمری کا طریقہ (حنفی)

قضا ہر روز کی **بیس رَکعتیں** ہوتی ہیں۔ دو فرض فَجر کے، چار ظُہر، چار عَصر، تین مغرِب، چار عشاء کے اور تین وِتر۔ نیّت اِس طرح کیجئے، مَثَلاً "**سب سے پہلی فَجر جو مجھ سے قضا ہوئی اُس کو ادا کرتی ہوں۔**" ہر نَماز میں اِسی طرح نیّت کیجئے۔

جس پر بکثرت قضا نَمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یُوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کی جگہ صِرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نَماز میں یاد رکھنا چاہئے

کہ جب رُکوع میں پوری پہنچ جائے اُس وقت سُبْحٰن کا ''سین'' شروع کرے اور جب عظیم کا ''میم'' ختم کر چکے اُس وقت رُکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح سجدہ میں بھی کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکعت میں اَلْحَمْد شریف کی جگہ فقط ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ'' تین بار کہہ کر رُکوع کر لے۔ مگر وِتْر کی تینوں رَکعتوں میں اَلْحَمْد شریف اور سُورت دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ قَعدۂ اَخیرہ میں تَشَہُّد یعنی اَلتَّحِیّات کے بعد دونوں دُرُودوں اور دعا کی جگہ صِرْف ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ'' کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وِتْر کی تیسری رَکعت میں دعائے قُنُوت کی جگہ **اللّٰہُ اکبر** کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار ''رَبِّ اغْفِرْ لِی'' کہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج۸ ص۱۵۷)

نمازِ قصر کی قضاء

اگر حالتِ سفر کی **قضا** نماز حالتِ **اِقامت** میں پڑھیں گی تو قَصْر ہی پڑھیں گی اور حالتِ **اِقامت** کی **قضا** نماز سفر میں قضا کریں گی تو پوری پڑھیں گی یعنی قَصْر نہیں کریں گی۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۲۱)

زمانۂ اِرتداد کی نمازیں

جو عورت مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مُرتدہ** ہوگئی پھر اسلام لائی تو زمانۂ اِرْتِداد کی نمازوں کی **قضا** نہیں اور مُرتدہ ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی

تھیں اُن کی **قضا** واجِب ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ج ۲، ص ۶٤۷)

بچّے کی پیدائش کے وَقت نماز

دائی (MIDWIFE) نَماز پڑھے گی تو بچّے کے مر جانے کا اندیشہ ہے، نَماز **قضا** کرنے کیلئے یہ عُذر ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ج ۲، ص ۶۲۷)

مریضہ کو نماز کب مُعاف ہے؟

ایسی مریضہ کہ اِشارہ سے بھی نَماز نہیں پڑھ سکتی اگر یہ حالت پورے چھ وَقت تک رہی تو اس حالت میں جو نَمازیں فوت ہوئیں اُن کی قضا واجِب نہیں۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۲۱)

عُمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نَمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ **تمام عمر** کی نَمازیں پھیرے تو اچّھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو **فجر** و **عصر** کے بعد نہ پڑھے اور تمام رَکعتیں بھری پڑھے اور وِتر میں قُنُوت پڑھ کر تیسری[۳] کے بعد قَعْدہ کر کے، پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۲٤)

قضا کا لفظ کہنا بھول گئی تو کوئی حرج نہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہمارے عُلَماء تَصریح فرماتے ہیں: **قضا بہ نیّتِ ادا اور ادا**

بہ نیّتِ قضا دونوں[2] صحیح ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۸ص ۱۶۱)

نوافِل کی جگہ قضائے عُمری پڑھئے

قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتی ہے اُنہیں چھوڑ کر اُن کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بَرِیُٔ الذِّمَّہ ہو جائے البتّہ تراویح اور[1] بارہ رکعتیں سُنّتِ مُؤکّدہ کی نہ چھوڑے۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٥٥، رَدُّالمُحتار، ج۱،ص ٦٤٦)

فَجْر و عَصْر کے بعد نوافِل نہیں پڑھ سکتے

نمازِ فجر (کے پورے وقت میں یعنی صبحِ صادق سے لیکر طلوعِ آفتاب تک جبکہ) عصْر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہِ (تحریمی) ہیں جو قصداً ہوں اگرچہ تَحِیَّۃُ الْمسجِد ہوں، اور ہر وہ نماز جو غیر کی وجہ سے لازِم ہو۔ مثلاً نذر اور طواف کے نوافل اور ہر وُہ نماز جس کو شُروع کیا پھر اسے توڑ ڈالا، اگرچہ وہ فجر اور عصر کی سنّتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ (دُرِّمُختار، ج۲،ص ٤٤-٤٥)

قضا کیلئے کوئی وقت مُعَیَّن نہیں عمر میں جب پڑھے گی بَرِیُٔ الذِّمَّہ ہو جائیگی۔ مگر طلوع وغُروب اور زَوال کے وَقت نماز نہیں پڑھ سکتی کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٥١، عالمگیری، ج۱، ص ٥٢)

ظُہر کی چار سنّتیں رَہ جائیں تو کیا کرے؟

اگر ظُہر کے فرض پہلے پڑھ لئے تو دو[2] رَکعت سنّتِ بعدِیہ ادا کرنے کے بعد

چار رکعت سنّتِ قَبلِیہ ادا کیجئے چُنانچہ سرکارِ اعلیٰ حضرت عَلَیہِ رَحمۃُ ربِّ العِزَّۃ فرماتے ہیں: ظُہر کی پہلی چار سنّتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعدِ فرض بلکہ مذہبِ اَرجَح (یعنی پسندیدہ ترین مذہب) پر بعد (دُو رکعت) سنّتِ بَعدِیہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہُنُوز (یعنی ابھی) وقتِ ظُہر باقی ہو۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۸، ص ۱٤۸ مُلَخَّصاً)

عَصر و عشاء سے پہلے جو چار چار رَکعتیں ہیں وہ سُنّتِ غیر مُؤکّدہ ہیں ان کی قضاء نہیں۔

کیا مغرِب کا وَقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟

مغرِب کی نماز کا وقت غُروبِ آفتاب تا اِبتدائے وقتِ عشاء ہوتا ہے۔ یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتِبار سے گھٹتا بڑھتا رَہتا ہے مَثَلاً بابُ المدینہ کراچی میں نظامُ الاوقات کے نقشے کے مطابِق مغرِب کا وَقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ ہوتا ہے۔ فُقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السلام فرماتے ہیں: روزِ اَبر (یعنی جس دن بادَل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرِب میں ہمیشہ تَعجِیل (یعنی جلدی) مُستَحب ہے اور دُو رَکعت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور بغیر عُذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ سِتارے گُتھ گئے تو مکروہِ تحریمی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اِس (یعنی مغرِب) کا وَقتِ مُستَحب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے

بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۵۳)

تراویح کی قضاء کا کیا حُکم ہے؟

جب تَراویح فوت ہو جائے تو اُس کی **قضاء** نہیں، اور اگر کوئی **قضاء** کر بھی لیتی ہے تو یہ جُداگانہ نَفل ہو جائیں گے، تَراویح سے ان کا تعلُّق نہ ہوگا۔

(تنویرُ الابصار، دُرِّمُختار، ج ۲، ص ۵۹۸)

نَماز کا فِدیہ

جن کے رِشتے دار فوت ہوئے ہوں وہ اِس مضمون کا ضَرور مُطالَعَہ فرمائیں

میّت کی عُمر معلوم کر کے اِس میں سے **نو** (۹) **سال عورت** کیلئے اور **بارہ** (۱۲) **سال مَرد** کیلئے نابالغی کے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حساب لگایئے کہ کتنی مدت تک وہ (یعنی مرحومہ یا مرحوم) بے نَمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نَمازیں یا روزے اس کے ذِمّہ **قضا** کے باقی ہیں۔ زِیادہ سے زِیادہ اندازہ لگا لیجئے۔ بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عُمر کے بعد بَقِیّہ تمام عُمر کا حساب لگا لیجئے۔ اب فی نَماز ایک ایک صَدَقۂ فِطْر خیرات کیجئے۔ ایک صَدَقۂ فِطْر کی مقدار ۲ کلو سے 80 گرام کم گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رَقم ہے۔ اور ایک دن کی چھ نَمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وِتْر واجِب۔ مَثَلاً

دو کلو سے 80 گرام کم گیہوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نَمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے۔ اب کسی میّت پر 50 سال کی نَمازیں باقی ہیں تو فِدیہ ادا کرنے کیلئے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ ظاہر ہے ہر کوئی اِتنی رقم خیرات کرنے کی اِستِطاعت (طاقت) نہیں رکھتی، اِس کیلئے عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام نے شَرعی حِیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مَثَلاً وہ 30 دن کی تمام نَمازوں کے فِدْیہ کی نیّت سے 2160 روپے کسی فقیر یا فقیرنی کی مِلک کردے، یہ 30 دن کی نَمازوں کا فِدْیہ ادا ہو گیا۔ اب وہ فقیر یا فقیرنی یہ رقم اُس دینے والی ہی کو ہِبہ کردے (یعنی تحفے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر یا فقیرنی کو 30 دن کی نَمازوں کے فِدیے کی نیّت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالِک بنادے۔ اِس طرح لَوٹ پَھیر کرتے رہیں یوں ساری نَمازوں کا فِدْیہ ادا ہو جائے گا۔ 30 دن کی رقم کے ذَرِیعے ہی حِیلہ کرنا شَرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مِثال دی ہے۔ بِالفرض 50 سال کے فِدیوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لَوٹ پَھیر کرنے میں کام ہو جائے گا نیز فِطْرہ کی رقم کا حساب بھی گیہوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا۔ اِسی طرح روزوں کا فِدْیہ بھی فی روزہ ایک صَدَقۂ فِطْر ہے نَمازوں کا فِدْیہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اِسی طریقے سے فِدْیہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر سبھی فِدْیہ کا حِیلہ کرسکتے ہیں۔ اگر وُرَثا اپنے مرحومین کیلئے یہ عمل

کریں تو یہ میّت کی زبردست امداد ہوگی، اِس طرح مرنے والا بھی **اِن شاءَ اللّٰہ** عزّوجل فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور وُرَثا بھی اَجروثواب کے مُستحِق ہوں گے۔ بعض اسلامی بہنیں مسجِد وغیرہ میں ایک قرآنِ پاک کا نُسخہ دے کر اپنے مَن کو منالیتی ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نمازوں کا فِدْیہ ادا کر دیا یہ ان کی غَلَط فَہمی ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاوٰی رضویہ، ج۸، ص ۱۶۷)

مرحومہ کے فِدیہ کا ایک مَسئلہ

عورت کی عادتِ حَیض اگر معلوم ہو تو اس قَدْر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر مہینے سے تین (۳) دن نو برس کی عمر سے مُستَثنیٰ کریں (یعنی نو برس کی عمر کے بعد سے لیکر وفات تک ہر مہینے سے تین (۳) دن حَیض کے سمجھ کر نکال دیں اور بقیہ جتنے دن بنیں ان کے حساب سے فدیہ ادا کر دیں۔) مگر جتنی بار **حَمْل** رہا ہو مدّتِ **حَمْل** کے مہینوں سے ایّامِ حَیض کا اِستِثناء نہ کریں۔ (چونکہ اس مدّت میں حیض نہیں آتا اِس لئے حیض کے دن کم نہ کریں) عورت کی عادت دربارۂ نِفاس اگر معلوم ہو تو ہر **حَمْل** کے بعد اُتنے دن مُستَثنیٰ کریں (یعنی کم کر دیں) اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نِفاس کے لئے جانبِ اَقَل (یعنی کم سے کم) میں شَرْعاً کچھ تقدیر (مقدار مقرّر) نہیں ممکن ہے کہ ایک ہی منٹ آکر فوراً پاک ہو جائے۔ (یعنی اگر نِفاس کی مدّت یاد نہیں تو دن کم نہ کرے)

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۸، ص ۱۵۴)

100 کوڑوں کا حیلہ

اسلامی بہنو! نماز کے فِدیہ کا حیلہ میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا۔ حیلۂ شَرعی کا جواز قرآن و حدیث اور فِقۂ حنفی کی مُعتبر کُتب میں موجود ہے۔ چنانچہ مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ''نورُالعرفان'' صَفحہ 728 پر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بیماری کے زمانے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زَوجۂ مُحترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمتِ سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضِر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھائی کہ ''میں تندرُست ہو کر سَو کوڑے ماروں گا۔'' صِحّتیاب ہونے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سَو تیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چُنانچہ قرآنِ پاک میں ہے:

وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اِس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

(پارہ ۲۳، ص: ۴۴)

''عالمگیری'' میں حِیلوں کا ایک مُستقِل باب ہے جس کا نام ''کتابُ الحِیَل'' ہے چُنانچہ ''عالمگیری کتابُ الحِیَل'' میں ہے، ''جو حیلہ کسی کا حق مارنے یا اس میں شُبہ پیدا کرنے یا باطِل سے فَریب دینے کیلئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصِل کرلے وہ اچّھا ہے۔ اس قسم کے حِیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان ہے:

وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (پارہ ۲۳، ص: ٤٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لیکر اس سے ماردے اور قسم نہ توڑ

(فتاویٰ عالمگیری، ج ٦، ص ۳۹۰)

کان چھیدنے کا رَواج کب سے ہوا؟

حِیلے کے جَواز پر ایک اور دلیل مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، ایک بار حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ **چپقلِش** ہوگئی۔ حضرتِ سیِّدَتُنا **سارہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں **ہاجرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی **عُضْو** کاٹوں گی۔ **اللہ** عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صُلْح کروادیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، "**مَاحِیْلَۃُ یَمِیْنِی**" یعنی میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وَحْی نازِل ہوئی کہ (حضرتِ) **سارہ** (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو حکم دو کہ وہ (حضرتِ) **ہاجرہ** (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے کان چھید دیں۔ **اُسی وَقت سے عورتوں کے کان چھیدنے کا رَواج پڑا۔**

(غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر، ج ۳، ص ۲۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گائے کے گوشت کا تُحفہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، مَحْبوبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں گائے کا گوشْت حاضِر کیا گیا، کسی نے عَرض کی: یہ گوشْت حضرتِ سیِّدَتُنا بَرِیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صَدَقہ ہوا تھا۔ فرمایا: **ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَّلَنَا ھَدِیَّۃٌ**۔ یعنی یہ بَرِیرہ کے لیے صَدَقہ تھا ہمارے لیے ہدِیّہ ہے۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۵۴۱ حدیث ۱۰۷۵)

زکوٰۃ کا شَرْعی حِیلہ

اِس حدیثِ پاک سے صاف ظاہِر ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا بَرِیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ صَدَقے کی حقدار تھیں ان کو بطورِ صَدَقہ مِلا ہوا گائے کا گوشْت اگرچِہ ان کے حق میں صَدَقہ ہی تھا مگر ان کے قَبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اُس کا حُکم بدل گیا تھا اور اب وہ صَدَقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قَبضے میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفۃً دے سکتا یا مسجد وغیرہ کیلئے پیش کر سکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ھدِیّہ یا عطِیّہ ہو گیا۔ فُقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام **زکوٰۃ کا شَرْعی حِیلہ** کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں: **زکوٰۃ** کی رقم مُردے کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں صَرف نہیں کر سکتے کہ تملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان اُمور میں خرچ کرنا چاہیں تو اِس کا طریقہ یہ ہے کہ **فقیر** کو (زکوٰۃ کی رقم کا)

مالِک کردیں اور وہ (تعمیرِ مسجد وغیرہ میں) صَرف کرے، اس طرح ثواب دُونوں کو ہوگا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۲۰)

100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! کفن دَفن بلکہ تعمیرِ مسجد میں بھی حیلۂ شَرْعی کے ذَرِیعہ زکوٰۃ استِعمال کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کرلیا تو اب وہ مالک ہوچکا، جو چاہے کرے۔ حیلۂ شَرْعی کی بَرَکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجد میں دیکر ثواب کا حقدار ہوگیا۔ حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ افراد کے ہاتھ میں رقم پھرانی چاہئے تاکہ سب کو ثواب ملے مَثَلاً حیلے کیلئے فقیرِ شَرْعی کو 12 لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو تُحفۃً دیدے یہ بھی قبضے میں لیکر کسی اور کو مالک بنادے، یوں سبھی بہ نیّتِ ثواب ایک دوسرے کو مالِک بناتے رہیں، آخر والا مسجِد یا جس کام کیلئے حیلہ کیا تھا اُس کیلئے دیدے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صَدَقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے' تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، مَحْبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اگر سَو ہاتھوں میں صَدَقہ گزرا تو سب کو وَیسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس کے اَجْر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (تاریخ بغداد ج ۷ ص ۱۳۵ رقم ۳۵۶۸)

فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نِصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نِصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصلِیَّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) میں مُستَغرَق (گھِرا ہوا) ہو۔ مَثَلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا سائیکل، اسکوٹر یا کار وغیرہ) کاریگروں کے اَوزار، پہننے کے کپڑے، خِدمت کیلئے لونڈی، غلام، عِلمی شُغل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضَرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اِسی طرح اگر مَدیُون (مقروض) ہے اور دَین (قرضہ) نکالنے کے بعد نِصاب باقی نہ رہے تو **فقیر** ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نِصابیں ہوں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۳۳۳ وغیرہ)

مِسکین کی تعریف

مِسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چُھپانے کیلئے اس کا مُحتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔ **فقیر** کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) **بِغیر ضَرورت و مجبوری سُوال حرام ہے** (عالمگیری ج۱ ص ۱۸۷۔۱۸۸)

اِسلامی بہنو! معلوم ہوا جو بھکاری کمانے پر قادِر ہونے کے باوُجود بِلا ضَرورت و مجبوری بطورِ پیشہ بھیک مانگتے ہیں گنہگار ہیں اور ایسوں کے حال سے باخبر ہونے کے باوُجود ان کو دینا جائز نہیں۔

طرح طرح کے فِدیے اور کفّارے

اسلامی بہنو! یاد رہے! نماز و روزہ کے عِلاوہ میّت کی طرف سے بہُت سارے فِدیے اور کفّارے ہوسکتے ہیں مَثَلاً ﴿1﴾ زکوٰۃ ﴿2﴾ فِطرے (مرد پر چھوٹے بچّوں وغیرہ کے فِطرے بھی جبکہ ادا نہ کئے ہوں) ﴿3﴾ قربانیاں ﴿4﴾ قَسموں کے کَفّارے ﴿5﴾ سجدۂ تِلاوت جتنے واجِب ہونے کے باوُجود زندگی میں ادا نہیں کئے ﴿6﴾ جتنے نوافل فاسِد ہوئے اور ان کی قضا نہ کی ﴿7﴾ جو جو مَنّتیں مانیں اور ادا نہ کیں ﴿8﴾ زمین کا عُشر یا خَراج جو ادا کرنے سے رہ گیا ﴿9﴾ فرض ہونے کے باوُجود حج ادا نہ کیا ﴿10﴾ حج وعمرے کے اِحرام کے کفّارے مَثَلاً دم، یا صَدَقے اگر واجِب ہوئے تھے اور ادا نہ کئے ہوں۔ ان کے علاوہ بھی بے شُمار فِدیے اور کفّارے ہوسکتے ہیں۔

اِن فِدیوں کی ادائیگی کی صورَتیں

روزہ، سَجدۂ تِلاوت، فاسِد شدہ نوافِل کی قضا وغیرہ کے فِدیے میں ہر ایک کے بدلے ایک ایک صَدَقۂ فِطر کی رقم ادا کرے۔ اور زکوٰۃ، فِطرہ، قربانیاں، عُشر و خَراج وغیرہ میں جتنی رقم مرحوم یا مرحومہ کے ذِمّے نکلتی ہے وہ بھی ادا کرے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۵۴۰، ۵۴۱)

(تفصیلی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ ''مُخَرَّجہ'' جلد 10 میں صَفحہ 523 تا 549 پر مُشتمل رسالہ، ''تِفَاسِیرُ الْاَحْکَام لِفِدْیَۃِ الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَام'' نیز مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان کی تصنیف ''جاءُ الحق'' سے ''اِسقاط کا بیان'' پڑھ لیجئے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نوافِل کا بیان

دُرُود شریف کی فضیلت

خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، انیسُ الْغَرِیبین، سِراجُ السّالِکین، مَحْبُوبِ ربُّ الْعٰلَمین، جنابِ صادِق واَمین عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ (کنزُ العُمّال، ج ۱، ص ۲۵۰، حدیث ۲۱۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اللہ کا پیارا بننے کا نُسخہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسے میں نے لڑائی کا اِعلان دے دیا اور میرا بندہ

جن چیزوں کے ذَرِیعے میرا قُرب چاہتا ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ فرائض محبوب ہیں اور **نوافل** کے ذَرِیعے قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اگر وہ مجھ سے سُوال کرے تو اسے ضَرور دوں گا اور پناہ مانگے تو اسے ضَرور پناہ دوں گا۔" (صَحِیحُ البُخارِی ج۴،ص۲۴۸ حدیث۶۵۰۲)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

صلوٰۃُ اللّیل

رات میں بعد نمازِ عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلٰوۃُ اللَّیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے **افضل** ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں ہے: سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔" (صَحِیح مُسلِم،ص ۵۹۱ حدیث۱۱۶۳)

تہجُّد اور رات میں نماز پڑھنے کا ثواب

اللہ تَبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ 21 سُورَۃُ السَّجدہ آیت نمبر 16 اور 17 میں ارشاد فرماتا ہے:

تَتَجَافٰی جُنُوۡبُہُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَہُمۡ مِّنۡ قُرَّۃِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جُدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب (عزوجل) کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چُھپا رکھی ہے صِلہ ان کے کاموں کا۔

صلوٰۃُ اللّیل کی ایک قسم **تہجُّد** ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجُّد نہیں۔ کم سے کم تہجُّد کی دو۲ رَکعتیں ہیں اور **حُضُورِ اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے **آٹھ** تک ثابت۔ (بہار شریعت حصہ ٤ ص ٢٦، ٢٧) اس میں قراءت کا اِختیار ہے کہ جو چاہیں پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ جتنا قرآن یاد ہے وہ تمام پڑھ لیجئے ورنہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر رَکعت میں **سورۃ فاتِحہ** کے بعد تین۳ تین۳ بار **سورۃُ الاخلاص** پڑھ لیجئے کہ اس طرح ہر رَکعت میں قرآنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے گا، ایسا کرنا بہتر ہے، بہرحال **سورۃ فاتِحہ** کے بعد کوئی سی بھی سورت پڑھ سکتے ہیں۔ (مُلَخّص از فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ، ج ٧، ص ٤٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تہجُّد گزار کیلئے جنّت کے عالی شان بالاخانے

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: جنّت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا باہَر اندر سے اور اندر باہَر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک اَعرابی نے اٹھ کر عرض کی: یارسولَ اللہ عزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے لیے ہیں جو نَرم گفتگو کرے، کھانا کھلائے، مُتواتِر روزے رکھے، اور رات کو اٹھ کر **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج٤ ص٢٣٧ حدیث ٢٥٣٥ شُعَبُ الْاِیمان ج٣ ص٤٠٤، حدیث ٣٨٩٢)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مراٰۃ المناجیح جلد 2 صَفْحہ 260 پر اِس حصّہ حدیث "وَتابَعَ الصِّیام" یعنی مُتواتِر روزے رکھے" کی شَرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی ہمیشہ روزے رکھیں سوا اُن پانچ[5] دنوں کے جن میں روزہ حرام ہے یعنی شوّال کی یکُم اور ذِی الْحجّہ کی دسُویں تا تیرھوِیں[13]، یہ حدیث اُن لوگوں کی دلیل ہے جو ہمیشہ روزے رکھتے ہیں بعض نے فرمایا کہ اس کے معنیٰ ہیں ہر مہینے میں مسلسل تین[3] روزے رکھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"تَہَجُّد گزار" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے نیک بندوں اور بندیوں کی 8 حِکایت

(1) ساری رات نماز پڑھتے رہتے

حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز بن رواد علیہ رحمۃ اللہ الجواد رات کوسونے کے لئے اپنے بستر پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیر کر کہتے: "تُو نَرم ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جنّت میں تجھ سے زیادہ نَرم بستر ملے گا پھر ساری رات نَماز پڑھتے رہتے۔" (اِحیاءُ العُلُوم، ج١ص٤٦٧)

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے

ہماری مغفِرت ہو۔ ''امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بالیقین ایسے مسلمان ہیں بے حد نادان

جو کہ رنگینیٔ دنیا پہ مرا کرتے ہیں

(2) شہد کی مکھی کی بِھنبِھناہٹ کی سی آواز!

مشہور صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لوگوں کے سو جانے کے بعد اُٹھ کر قِیام (یعنی عبادت) فرمایا کرتے تو ان سے صبح تک شہد کی مکھی کی سی بِھنبِھناہٹ سُنائی دیتی۔ (اِحیاءُ العُلُوم، ج۱ص ۴۶۷) اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

'امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَحَبَّت میں اپنی گُما یا الٰہی عزوجل

نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی عزوجل

(3) میں جنّت کیسے مانگوں!

حضرتِ سیِّدُنا صِلَہ بن اَشْیَم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم ساری رات نَماز پڑھتے ۔جب سَحَری کا وقت ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتے: یا الٰہی عزوجل! میرے جیسا آدمی جنّت نہیں مانگ سکتا لیکن تو اپنی رَحمت سے مجھے جہنَّم سے پناہ عطا فرما۔'' (اِحیاءُ العُلُوم، ج۱ص ۴۶۷) اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے

صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی عزوجل

(4) تمہارا باپ ناگہانی عذاب سے ڈرتا ہے!

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی نے آپ رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی: ''ابّا جان! کیا وجہ ہے کہ لوگ سو جاتے ہیں اور آپ نہیں سوتے؟'' تو ارشاد فرمایا: ''بیٹی! **تمہارا باپ ناگہانی عذاب سے ڈرتا ہے جو اچانک رات کو آجائے۔**'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۱ ص ۵۴۲، رقم ۹۸۴) **اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنَّم میں جلوں گا یا ربّ! عزوجل

(5) عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پِنڈلیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قَدَر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بِالفرض آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہہ دیا جاتا کہ کل

قیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اضافہ نہ کر سکتے (یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسم آتا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے کے اندر آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سونہ سکیں (کیوں کہ .A.C تو کجا ان دنوں بجلی کا پنکھا بھی نہ ہوتا تھا!)۔ سجدہ کی حالت میں ہی آپ کا انتقال ہوا۔ آپ دعا کیا کرتے تھے: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تُو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔'' (اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین ج ۱۳ ص ۲۴۷،۲۴۸) **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

عفو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ! عَزَّوَجَلَّ

(6) روتے روتے نابینا ہوجانے والی خاتون

حضرتِ سیِّدنا خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم رحلہ عابِدہ کے پاس گئے۔ یہ بکثرت روزے رکھتی تھیں اور اتنا روتیں کہ ان کی بینائی جاتی رہی اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھتی کہ کھڑی نہ ہوسکتی تھیں، لہٰذا بیٹھ کر ہی نماز پڑھتی تھیں۔ ہم نے انہیں سلام کیا پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عفو وکرم کا تذکرہ کیا تاکہ ان پر معاملہ آسان

ہو جائے۔ انہوں نے یہ بات سن کر ایک چیخ ماری اور فرمایا: "میرے نَفْس کا حال مجھے معلوم ہے اور اس نے میرے دل کو زخمی کر دیا ہے اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے، خدا کی قسم! میں چاہتی ہوں کہ کاش! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **مجھے پیدا ہی نہ کیا ہوتا** اور میں کوئی قابلِ ذِکر شے نہ ہوتی۔" یہ فرما کر دوبارہ نماز میں مشغول ہو گئیں۔ (اِحیاءُ العُلُوم، ج ۵ ص ۱۵۲ مُلَخَّصاً) **اللہُ** رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

آہ سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

(7) موت کی یاد میں بھوکی رہنے والی خاتون

حضرت سیِّدَتُنا مُعاذَہ عَدَوِیَّہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہا روزانہ صبح کے وَقت فرماتیں: "(شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔" پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں، "(شاید) یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔" پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (اَیضاً ص ۱۵۱) **اللہُ** رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مِرا دل کانپ اٹھتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے
کرم یا ربِّ عَزَّوَجَلَّ اندھیرا قبر کا جب یاد آتا ہے

(8) گِریہ وزاری کرنے والا خاندان

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن راشِد شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زَمعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُحَصَّب میں ٹھہرے ہوئے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ اور بیٹیاں بھی ہمراہ تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو اٹھے اور دیر تک نماز پڑھتے رہے۔ جب سَحَری کا وقت ہوا تو بُلند آواز سے پکارنے لگے: "اے رات میں پڑاؤ کرنے والے قافلے کے مسافرو! کیا ساری رات سوتے رہو گے؟ کیا اٹھ کر سفر نہیں کرو گے؟" تو وہ لوگ جلدی سے اٹھ گئے اور کہیں سے رونے کی آواز آنے لگی اور کہیں سے دعا مانگنے کی، ایک جانب سے قرآنِ پاک پڑھنے کی آواز سنائی دی تو دوسری جانب کوئی وُضو کر رہا ہوتا۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بلند آواز سے پکارا: "لوگ صبح کے وقت چلنے کو اچھا سمجھتے ہیں۔" (کتاب التھجد وقیام اللیل مع موسوعہ امام ابن ابی الدنیا، ج ۱، ص ۲۶۱ رقم ۲۷) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

مرے غوث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
انہیں خُلد میں بسانا مدنی (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نمازِ اشراق

دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: ﴿1﴾ جو نمازِ فجر باجماعت ادا کر کے ذکرُ اللہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بُلند ہو گیا پھر دُو رَکْعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملیگا۔ (سُنَنُ التِّرمِذی، ج ۲، ص ۱۰۰ حدیث ۵۸۶) ﴿2﴾ جو شخص نمازِ فَجر سے فارِغ ہونے کے بعد اپنے مُصَلّے میں (یعنی جہاں نماز پڑھی وہیں) بیٹھا رہا حتّٰی کہ اِشراق کے نَفْل پڑھ لے صِرْف خَیر ہی بولے تو اُس کے گناہ بَخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج ۲ ص ٤١ حدیث ۱۲۸۷)

حدیثِ پاک کے اس حصّے "اپنے مُصَلّے میں بیٹھا رہے" کی وضاحت کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبارِی فرماتے ہیں: یعنی مسجِد یا گھر میں اِس حال میں رہے کہ ذِکر یا غور و فکر کرنے یا علمِ دین سیکھنے سکھانے یا "بیتُ اللہ کے طواف میں مشغول رہے" نیز **"صرف خیر ہی بولے"** کے بارے میں فرماتے ہیں: "یعنی فجر اور اشراق کے درمیان خیر یعنی بھلائی کے سوا کوئی گفتگو نہ کرے کیونکہ یہ وہ بات ہے جس پر ثواب مُرتَّب ہوتا ہے۔" (مرقاۃ ج ۳ ص ۳۹٦ تحت الحدیث ۱۳۱۷)

"نمازِ اشراق کا وقت: سورج طُلُوع ہونے کے کم از کم بیس یا پچیس مِنَٹ بعد سے لے کر ضحوۂ کُبریٰ تک نمازِ اِشراق کا وَقت رہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ چاشت کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جو چاشت کی دو رَکعتیں پابندی سے ادا کرتا ہے اس کے گناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں اگرچِہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

(سُنَن ابن ماجه، ج ٢ ص ١٥٣، ١٥٤ حديث ١٣٨٢)

نَمازِ چاشت کا وَقت: اس کا وَقت آفتاب بُلند ہونے سے زَوال یعنی نِصفُ النَّہارِ شَرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص ۲۵) نمازِ اِشراق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَلٰوۃُ التَّسبِیح

اِس نَماز کا بے انتہا ثواب ہے، شَہَنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُود و نَوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا! اگر ہوسکے تو **صَلٰوۃُ التَّسبِیح** ہر روز ایک بار پڑھئے اور اگر روزانہ نہ ہوسکے تو ہر جُمُعہ کو ایک بار پڑھ لیجئے اور یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینے میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر میں ایک بار۔

(سُنَنُ اَبی دَاوٗد ج ٢ ص ٤٤، ٤٥ حديث ١٢٩٧)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ

اِس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر پندرہ[15] مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر" پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع سے پہلے دس[10] بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین[3] مرتبہ پڑھ کر پھر دس[10] مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس[10] مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور تین[3] مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر پھر دس[10] مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں[2] سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس[10] مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے[2] سجدہ میں جائے اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین[3] مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد یہی تسبیح دس[10] مرتبہ پڑھے اسی طرح چار[4] رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ[15] مرتبہ اور باقی سب جگہ یہ تسبیح دس[10] دس بار پڑھے یوں ہر رکعت میں 75 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار[4] رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو[300] مرتبہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۳۲)

تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شُمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔ (ایضاً ص ۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اِستِخارہ

حضرت سیِّدُنا جابِر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہم کو تمام اُمور میں **اِستخارہ** تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں: ''جب کوئی کسی اَمْر کا قَصد کرے تو دو رَکْعت نَفْل پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ
وَاَسۡأَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ
وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ
تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ
اَمۡرِیۡ اَوۡقَالَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاقۡدِرۡہُ لِیۡ وَیَسِّرۡہُ
لِیۡ ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ
لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ اَوۡ قَالَ عَاجِلِ
اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدِرۡ
لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیۡ بِہٖ.

اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا (کرتی) ہوں اور تیری قدرت کے ذَرِیعہ سے طلبِ قدرت کرتا (کرتی) ہوں اور تجھ سے تیرا فَضْلِ عظیم مانگتا (مانگتی) ہوں کیونکہ تُو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا (رکھتی) تُو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا (جانتی) اور تُو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر تیرے عِلْم میں یہ اَمْر (جس کا میں قَصْد وارادہ رکھتا (رکھتی) ہوں) میرے دین وایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں دنیا وآخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اِس کو میرے لیے مقدَّر کر دے اور میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے واسطے بَرَکت کر دے۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر تیرے عِلْم میں یہ کام میرے لیے بُرا ہے میرے دِین وایمان میری زندگی اور میرے انجام کار دنیا وآخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لیے مقدَّر کر پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔ (صَحِیحُ البُخارِی، ج۱ ص۳۹۳ حدیث ۱۱۶۲، رَدُّالْمُحتار، ج۲ ص۵۶۹)

اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ میں "اَوْ" شکِ راوی ہے، فُقَہاء فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی یوں کہے۔ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ۔ (غُنیہ، ص۴۳۱)

مسئلہ: حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نَفْسِ فِعْل کے لیے **اِستخارہ** نہیں ہو سکتا، ہاں تَعْیِینِ وقت (یعنی وَقْت مقرر کرنے) کے لیے کر سکتے ہیں۔ (ایضاً)

نمازِ استِخارہ میں کون سی سُورتیں پڑھیں

مُستَحَب یہ ہے کہ اس دُعا کے اوّل آخر اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اور دُرُود شریف پڑھے اور پہلی رَکْعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے اور بعض مشائخ

فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ (پ۲۰، القصص: ۶۸، ۶۹) اور دوسری میں وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ؕ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۶) پڑھے۔

(رَدُّالمُحتار، ج۲ ص۵۷۰)

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: "اے اَنَس! جب تُو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بیشک اُسی میں خیر ہے۔" (ایضاً)

اور بعض مشائخ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام سے منقول ہے کہ دُعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو رہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سُرخی دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے۔ (ایضاً)

اِستخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

صلوٰۃ الاوّابین کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رسالت،

شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مَخْزَنِ جُودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحْبُوبِ رَبُّ الْعِزّت، مُحْسِنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جو مغرِب کے بعد چھ۶ رَکْعَتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ رَکْعَتیں بارہ۱۲ سال کی **عبادت** کے برابر ہوں گی۔“ (سُنَن ابن ماجہ، ج ۲ ص ٤٥ حدیث ۱۱٦۷)

نمازِ اَوّابین کا طریقہ

مغرِب کی تین۳ رَکْعَت فَرْض پڑھنے کے بعد چھ رَکْعَت ایک ہی نیت سے پڑھئے، ہر دو۲ رَکْعَت پر قَعدہ کیجئے اور اس میں اَلتَّحِیَّات، دُرُودِ ابراھیم اور دعا پڑھئے، پہلی، تیسری۳ اور پانچویں۵ رَکْعَت کی ابتداء میں ثَنا، تَعَوُّذ و تَسمِیَہ (یعنی اعوذ اور بسم اللہ) بھی پڑھئے۔ چھٹی۶ رَکْعَت کے قَعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو۲ رَکْعَتیں سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہوئیں اور باقی چار نوافل۔ یہ ہے اَوّابین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔ (الوظیفۃ الکریمۃ ص۲۳ مُلَخَّصاً) چاہیں تو دو۲ دو۲ رَکْعَت کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ **بہارِ شریعت** حصّہ 4 صَفْحَہ 15 اور 16 پر ہے: بعدِ مغرِب چھ رَکْعَتیں مُستحب ہیں ان کو صلوٰۃُ الْاَوّابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو۲ سے یا تین۳ سے اور تین۳ سلام سے یعنی ہر دو۲ رَکْعَت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲، ص ٥٤۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

وُضو کے بعد اَعْضا خشک ہونے سے پہلے دو۲ رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

(دُرِّمُختار، ج۲، ص ۵۶۳) **حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص وُضو کرے اور اچھا وُضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ **مُتَوَجِّہ** ہو کر دو۲ رَکعت پڑھے، اس کے لیے **جنّت واجب** ہو جاتی ہے۔'' (صَحیح مُسلِم ص ۱٤٤ حدیث ۲۳٤)

غسل کے بعد بھی دو۲ رَکعت نَماز مُستَحَب ہے۔ وُضو کے بعد فَرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام **تَحِیَّۃُ الْوُضو** کے ہو جائیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار، ج۲ ص ۵۶۳) مکروہ وَقْت میں **تَحِیَّۃُ الْوُضو** اور غسل کے بعد والی دو۲ رَکْعَتیں نہیں پڑھ سکتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صلوٰۃ الاسرار

دعاؤں کی مقبولیت اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے ایک مُجَرَّب (یعنی آزمودہ) نَماز **صَلٰوۃُ الْاَسرار** بھی ہے جس کو امام ابو الحسن نورُ الدّین علی بن جریر لخمی شطنوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **بَھجۃُ الْاَسرار** میں اور حضرتِ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبارِی اور شیخ عبدالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رَحْمۃ اللّٰہِ القوی نے حُضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ اِس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نَمازِ مغرب سُنَّتیں پڑھ کر دو۲ رَکعت نَماز نَفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ **اَلحَمد** کے بعد ہر رَکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ **قُل ھُوَ اللّٰہ** پڑھے سلام کے بعد **اللّٰہ** عزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرے (مَثَلاً حمد وثنا کی نیّت سے سورۃُ الفاتحہ پڑھ لے) پھر نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر گیارہ بار دُرُود وسلام عرض کرے

اور گیارہ بار یہ کہے: يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا نَبِىَّ اللهِ اَغِثْنِىْ وَ امْدُدْنِىْ فِىْ قَضَاءِ حَاجَتِىْ يَا قَاضِىَ الْحَاجَات. ترجمہ: اے اللہ عزّوجلّ کے رسول! اے اللہ عزّوجلّ کے نبی! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ کہے: يَاغَوْثَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِىْ وَامْدُدْنِىْ فِىْ قَضَاءِ حَاجَتِىْ يَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ.

(ترجمہ: اے جن و اِنس کے فریادرس اور اے دونوں طرف (یعنی ماں باپ دونوں ہی کی جانب) سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔) پھر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔ (عربی دعاؤں کے ساتھ ترجمہ پڑھنا ضروری نہیں)

(بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۳۵، بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۷)

حُسنِ نیت ہو، خطا تو کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

صَلٰوةُ الْحَاجَات

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "جب حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کوئی امرِ اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔" (سُنَنِ اَبُو دَاوٗد، حدیث ۱۳۱۹ ج ۲ ص ۵۲)

اِس کے لیے دو۲ یا چار۴ رَکعت پڑھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''پہلی رَکعت میں سورۂ فاتِحہ اور تین۳ بار آیۃ الکُرسی پڑھے اور باقی تین۳ رَکعتوں میں سورۂ فاتِحہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قَدْر میں چار۴ رَکعتیں پڑھیں۔'' (بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص ۳۲) مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: کہ ہم نے یہ نَماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ (ایضاً) حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن اَوْفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: جس کی کوئی حاجت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم (یعنی انسان) کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو۲ رَکعت نَماز پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر دُرُود بھیجے پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(سُنَنُ التِّرمِذی، حدیث ۴۷۸ ج ۲ ص ۲۱)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ترجمہ: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، پاک ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مالک ہے عرشِ عظیم کا، حمد ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا (مانگتی) ہوں اور طلب کرتا (کرتی) ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو، میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا: ''اگر تو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔'' انہوں نے عرض کی: حضور! دعا فرما دیجئے۔ انھیں حکم فرمایا: کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رَکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ
مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحۡمَۃِ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ[1] اِنِّیۡ تَوَجَّھۡتُ بِکَ
اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡہُ فِیَّ

مدینہ

[1] حدیثِ پاک میں اس جگہ "یا محمد" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے۔ مگر مجدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے "یا محمد" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کے بجائے، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کی تعلیم دی ہے۔

ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ذَرِیعے سے جو نبیِ رحمت ہیں۔ یا رسولَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذَرِیعے سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف اِس حاجت کے بارے میں مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں، تا کہ میری حاجت پوری ہو۔ ''الٰہی! ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔''

سَیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔'' (سنن ابن ماجہ، ج۲ ص۱۵٦ حدیث ۱۳۸۵ سنن الترمذی، ص۳۳٦ ج۵ حدیث ۳۵۸۹ المعجم الکبیر، ج۹ ص۳۰ حدیث ۸۳۱۱، بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص۳٤)

اسلامی بہنو! شیطان جو یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ صِرف ''**یا اللہ**'' کہنا چاہئے ''یارسول اللہ'' نہیں کہنا چاہئے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس حدیثِ مبارک نے شیطان کے اِس انتہائی خطرناک وسوسے کو بھی جڑ سے اُکھاڑ دیا کہ اگر ''یارسولَ اللہ'' کہنا جائز نہ ہوتا تو خود ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اِس کی کیوں تعلیم دیتے؟ بس جھوم جھوم کر ''یارسولَ اللہ'' کے نعرے لگاتے جائیے۔

یارسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب !   صلَّى اللّٰهُ تعالىٰ علىٰ محمّد

گہن کی نماز

حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عہدِ کریم (یعنی مبارک زمانے) میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور بہُت طویل قِیام و رُکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ **اللہ** عزّوجلّ کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا، بلکہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دُعا و اِستِغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔ (صَحِیحُ البُخارِی، ج۱ ص۳۶۳ حدیث ۱۰۵۹)

سورج گہن کی نماز سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اور چاند گہن کی نماز مُستَحَب ہے۔

(دُرِّمُختار، ج۳ ص۸۰)

گہن کی نماز پڑھنے کا طریقہ

یہ نماز اور نوافِل کی طرح دو رَکعت پڑھیں یعنی ہر رَکعت میں ایک رُکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان ہے، نہ اقامت، نہ بُلند آواز سے قراءَت،

اور نَماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رَکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو، دو رَکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص ۱۳۶)

ایسے وقت گہن لگا کہ اس وَقت نَماز پڑھنا ممنوع ہے تو نَماز نہ پڑھیں، بلکہ دُعا میں مشغول رہیں اور اِسی حالت میں ڈوب جائے تو دُعا ختم کر دیں اور مغرب کی نَماز پڑھیں۔ (الجوھرۃ النیرۃ، ص ۱۲۴، رَدُّالْمُحتار، ج ۳ ص ۷۸)

تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینھ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لیے دو رَکعت نَماز مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۵۳، دُرِّمُختار، ج ۳ ص ۸۰ وغیرھما)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

نمازِ توبہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدِّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: ”جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نَماز پڑھے پھر اِستغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔“ پھر یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِہِمۡ ۪ وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہُ ۪۟ وَلَمۡ یُصِرُّوۡا عَلٰی مَا فَعَلُوۡا وَہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾

(پ ٤، اٰلِ عمرٰن: ١٣٥)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی مُعافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے؟ اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔

(سُنَنُ التِّرمِذِی، ج۱ ص ٤١٥ حدیث ٤٠٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشاء کے بعد دو نفل کا ثواب

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جو عشاء کے بعد دو رَکْعت پڑھے گا اور ہر رَکْعت میں سورۂ فاتِحہ کے بعد پندرہ بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے گا **اللہ** تعالیٰ اُس کیلئے جنّت میں دو ایسے محل تعمیر کریگا جسے اہلِ جنّت دیکھیں گے۔ (تفسیر درمنثور ج ۸ ص ۶۸۱)

سنّتِ عصر کے بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

﴿۱﴾ جو عصر سے پہلے چار رَکْعتیں پڑھے، **اللہ** تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔" (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانِی، ج ٢٣ ص ٢٨١ حدیث ٦١١) ﴿۲﴾ "جو عصر سے پہلے چار رَکْعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ چُھوئے گی۔"

(اَلْمُعْجَمُ الاَوْسَط لِلطَّبَرانِی، ج ٢ ص ٧٧ حدیث ٢٥٨٠)

ظُہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے

ظُہر کے بعد چار رَکعت پڑھنا **مُستحب** ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر مُحافَظت کی **اللہ** تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے گا (سُنَنُ النَّسائی ص ۳۱۰ حدیث ۱۸۱۳)۔ **علّامہ سیِّد طحطاوی** علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: سرے سے آگ میں داخِل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر (حقوق العباد یعنی بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مُطالبات ہیں **اللہ** تعالیٰ اُس کے فریق کو راضی کردے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر ج ۱ ص ۲۸٤) اور **علّامہ شامی** قُدِّسَ سرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: اُس کیلئے بِشارت یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ٥٤٧)

اسلامی بہنو! اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں ظُہر کی دس رَکعت نماز پڑھ لیتے ہیں وہاں آخر میں مزید دو رَکعت نفل پڑھکر بارھویں شریف کی نسبت سے 12 رَکعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! اِستِقامت کے ساتھ دو نفل پڑھنے کی نیّت فرما لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پَروردگار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ نور بار ہے: ''تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۲۸۰ حدیث ۴۵۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

عذاب میں تخفیف ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے (تو غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: یہ دونوں قبر والے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں (جس سے بچنا دشوار ہو) عذاب نہیں دیئے جا رہے بلکہ ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک کی قَبْر پر ایک ایک حصّہ گاڑ دیا اور فرمایا: جب تک یہ خُشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔[2]

(سُنَنُ النَّسائی ص۱۳ حدیث ۳۱ صَحِیحُ البُخارِی ج۱ ص۹۵ حدیث ۲۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اِسْتِنْجا کا طریقہ

﴿1﴾ اِستِنجا خانے میں جِنّات اور شیاطین رَہتے ہیں اگر جانے سے پہلے **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ لی جائے تو اس کی بَرَکت سے وہ سِتْر دیکھ نہیں سکتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو **بِسْمِ اللّٰہ** کہہ لے۔[1] یعنی جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ **اللّٰہ** (عزوجل) کا ذِکْر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنّات اس کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مِراۃ ج۱ ص۲۶۸) **﴿2﴾ اِستِنجا** خانے میں داخل ہونے سے پہلے **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ لیجئے بلکہ بہتر ہے کہ یہ دُعا پڑھ لیجئے۔ (اول وآخر درود شریف)

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

یعنی اللہ کے نام سے شروع، **یا اللہ**! میں ناپاک جِنّوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں۔[2]

---

(1) (سُنَنُ التِّرمِذِی ج۲ ص۱۱۳ حدیث ۶۰۶) (2) (کِتابُ الدُّعاء لِلطَّبَرانی، حدیث ۳۵۷، ص ۱۳۲)

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

﴿3﴾ پھر پہلے **اُلٹا قدم** اِستنجا خانے میں رکھ کر داخِل ہوں ﴿4﴾ سر پر دُوپٹّا وغیرہ اچّھی طرح لپیٹ لیجئے تا کہ اس کا کَنارہ وغیرہ نَجاست میں گر کر ناپاک نہ ہوجائے ﴿5﴾ **ننگے سر** اِستنجا خانے میں داخِل ہونا ممنوع ہے ﴿6﴾ جب پیشاب کرنے یا قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دُونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو اگر بھول کر قبلہ کی طرف مُنہ یا پُشت کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے اس طرح رُخ بدل دے کہ کم از کم 45 ڈگری سے باہَر ہو جائے اس میں اُمّید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفِرت و بخشش فرما دی جائے ﴿7﴾ اکثر اسلامی بہنیں بچّے کو پیشاب یا پاخانے کے لئے جب بٹھاتی ہیں تو قبلہ کی سَمت کا خیال نہیں رکھتیں، لہٰذا ان کو چاہئے کہ بچّے کو اس طرح بٹھائیں کہ اس کا منہ یا پیٹھ قبلہ کو نہ ہو۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ گنہگار ہو گی ﴿8﴾ **جب تک** قضائے حاجت کے لئے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی حاجت سے زیادہ بدن کھولے ﴿9﴾ پھر دُونوں پاؤں ذرا کُشادہ کر کے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں پر زور دے کر بیٹھے کہ اِس طرح بڑی آنت کا مُنہ کُھلتا ہے اور اِجابت آسانی سے ہوتی ہے ﴿10﴾ کسی دینی مسئلے پر غور نہ کرے کہ مَحرومی کا باعث ہے ﴿11﴾ اس وَقت چھینک ﴿12﴾ سلام یا ﴿13﴾ اذان کا جواب زَبان سے نہ دے ﴿14﴾ اگر خود چھینکے تو زَبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے، دل میں کہہ لے ﴿15﴾ بات چیت نہ کرے ﴿16﴾ اپنی شَرم گاہ کی طرف نہ دیکھے ﴿17﴾ اُس نَجاست کو نہ دیکھے جو بدن سے نکلی ہے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿18﴾ خوامخواہ دیر تک اِستنجا خانے میں نہ بیٹھے کہ بَواسیر ہونے کا اندیشہ ہے ﴿19 تا 25﴾ پیشاب میں نہ تھوکے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلاضرورت کھنکارے، نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھے، نہ بیکار بدن چُھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے، بلکہ شَرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔ ﴿26﴾ قضائے حاجت سے فارِغ ہونے کے بعد پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام ﴿27﴾ عورت کے لئے پانی سے اِستنجا کرنے کا مُسْتَحب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کشادہ ہو کر بیٹھے اور سیدھے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سے نَجاست کے مقام کو دھوئے، لوٹا اُونچا رکھے کہ چِھینٹیں نہ پڑیں سیدھے ہاتھ سے اِستنجا کرنا مکروہ ہے اور دھونے میں مُبالَغہ کرے یعنی سانس کا دباؤ نیچے کی جانب ڈالے یہاں تک کہ اچّھی طرح نَجاست کا مَقام دُھل جائے یعنی اِس طرح کہ چکنائی کا اثر باقی نہ رہے اگر عورت روزہ دار ہو تو پھر مُبالَغہ نہ کرے ﴿28﴾ طہارت حاصِل ہونے کے بعد ہاتھ بھی پاک ہو گئے لیکن بعد میں صابُن وغیرہ سے بھی دھولے۔ (بہارِ شریعت حصہ۲ ص۱۳۱۔۱۳۲، رَدُّالْمُحتار ج۱ ص۶۱۵ وغیرہما) ﴿29﴾ جب اِستنجا خانے سے نکلے تو پہلے سیدھا قدم باہَر نکالے اور باہَر نکلنے کے بعد (اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ) یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت (راحت) بخشی۔

(سُنَن ابن ماجہ ج۱ ص۱۹۳ حدیث ۳۰۱)

بہتر یہ ہے کہ ساتھ میں یہ دُعا بھی ملا لے اِس طرح دو حدیثوں پر عمل ہو جائیگا: **غُفْرَانَکَ** ترجمہ: میں **اللہ** عزوجل سے مغفرت کا سُوال کرتا (کرتی) ہوں۔

(سُنَنُ التِّرمِذِی، ج۱ ص۸۷ حدیث ۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آبِ زم زم سے اِستنجا کرنا کیسا؟

﴿1﴾ زمزم شریف سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۳۵)

﴿2﴾ وُضو کے بَقِیَّہ پانی سے طہارت کرنا خِلافِ اَولیٰ ہے۔ (ایضاً)

﴿3﴾ طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وُضو کر سکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے اسراف میں داخِل ہے۔ (ایضاً)

اِستِنْجا خانہ کا رُخ دُرُست رکھئے

اگر خدانخواستہ آپ کے گھر کے اِستنجا خانہ کا رُخ غَلَط ہے یعنی بیٹھتے وَقْت قِبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ ہوتی ہے تو اِس کو دُرُست کرنے کی فوراً ترکیب کیجئے۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ معمولی سا ترچھا کرنا کافی نہیں۔ W.C. اِس طرح ہو کہ بیٹھتے وَقْت مُنہ یا پیٹھ قِبلہ سے 45 ڈگری کے باہر رہے۔ آسانی اِسی میں ہے کہ قِبلہ سے 90 ڈگری پر رُخ رکھئے۔ یعنی نماز کے بعد دونوں بار سلام پھیرنے میں جس طرف مُنہ کرتے ہیں ان دونوں سمتوں میں سے کسی ایک جانب W.C. کا رُخ رکھئے۔

اِستنجا کے بعد قدم دھو لیجئے

پانی سے اِستنجا کرتے وقت عُموماً پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آجاتے ہیں لہٰذا اِحتیاط اِسی میں ہے کہ بعدِ فراغت قدموں کے وہ حصّے دھو کر پاک کرلئے جائیں مگر یہ خیال رہے کہ دھونے کے دَوران اپنے کپڑوں یا دیگر چیزوں پر چھینٹے نہ پڑیں۔

بِل میں پیشاب کرنا

رَحمت والے آقا، دو جہاں کے داتا، شافِعِ روزِ جزا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ، محبوبِ کبریا عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ شفقت نشان ہے: تم میں سے کوئی شخص سُوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ (سُنَنُ النَّسائی ص ۱٤ حدیث ۳٤)

جِنّ نے شہید کردیا

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: **جُحْر** سے مُراد یا زمین کا سُوراخ ہے یا دیوار کی پھٹن (یعنی دراڑ)، چُونکہ اکثر سوراخوں میں زہریلے جانور (یا) چیونٹیاں وغیرہ کمزور جانور یا **جنّات** رہتے ہیں، چیونٹیاں پیشاب یا پانی سے تکلیف پائیں گی یا سانپ و جِنّ نکل کر ہمیں تکلیف دیں گے، اس لیے وہاں پیشاب کرنا منع فرمایا گیا۔ چُنانچہ (حضرتِ سیّدنا) سعد ابنِ عُبادَہ انصاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی وفات اسی سے ہوئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک

سُوراخ میں پیشاب کیا، جِنّ نے نکل کر آپ کو شہید کر دیا۔ لوگوں نے اُس سُوراخ سے یہ آواز سُنی: **نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَ رَمَيْنَاهُ بِسَهْمٍ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَهٗ۔** ترجمہ: یعنی ہم نے قبیلہ خَزرَج کے سردار سعد بن عُبادہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو شہید کر دیا اور ہم نے (ایسا) تیر مارا جوان کے دل سے آر پار ہو گیا۔ (مِراۃ ج اول ص ۲۶۷ مِرقاۃ ج ۲ ص ۷۲ و اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۱ ص ۲۲۰) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

حمّام میں پیشاب کرنا

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''کوئی غُسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یا وُضو کرے کہ اکثر وَسوَسے اس سے ہوتے ہیں۔ (سُنَنُ اَبی دَاوٗد ج ۱ ص ٤٤ حدیث ۲۷) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: اگر غسل خانے کی زمین پُختہ ہو، اور اس میں پانی خارج ہونے کی نالی بھی ہو تو وہاں پیشاب کرنے میں حَرج نہیں اگرچہ بہتر ہے کہ نہ کرے، لیکن اگر زمین کچّی ہو، اور پانی نکلنے کا راستہ بھی نہ ہو تو پیشاب کرنا سخت بُرا ہے کہ زمین نجس ہو جائے گی، اور غسل یا وُضو میں گندا پانی جسم پر پڑے گا۔ یہاں دوسری صورت ہی مُراد ہے اِس لیے تاکیدی مُمانَعت فرمائی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گئی، یعنی اس سے وَسوسوں اور وَہم کی بیماری پیدا ہوتی ہے جیسا کہ تجرِبہ ہے یا گندی چِھینٹیں پڑنے کا وَسوَسہ رہے گا۔ (مراۃ ج ۱ ص ۲۶۶)

اِستِنجا کے ڈَھیلوں کے اَحکام

﴿1﴾ آگے پیچھے سے جب نَجاست نکلے تو ڈَھیلوں سے اِستِنجا (اِس۔تِن۔جا) کرنا سنّت ہے، اور اگر صِرْف پانی ہی سے طَہارت کر لی تو بھی جائز ہے، مگر مُستَحَب یہ کہ ڈَھیلے لینے کے بعد پانی سے طَہارت کرے۔ فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ جلد 4 صَفْحہ 598 پر ہے: سُوال: عورت بعد پیشاب کُلُوخ (یعنی ڈَھیلا) لے یا صِرْف پانی سے اِستِنجا کرے؟ جواب: دونوں کا جَمْع کرنا افضل ہے اور اس کے حق میں کُلُوخ (یعنی ڈھیلے) سے کپڑا بہتر ہے ﴿2﴾ آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانہ کے سوا کوئی اور نَجاست، مَثَلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے، یا اس جگہ خارِج سے نَجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی، جب کہ اس مَوضَع (یعنی جگہ) سے باہَر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مُستَحَب ہے ﴿3﴾ ڈَھیلوں کی کوئی تعداد مُعَیَّن (یعنی مقرّرہ تعداد) **سنّت** نہیں، بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہو گئی **سنّت** ادا ہو گئی اور اگر تین ڈَھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی **سنّت** ادا نہ ہوئی، البتّہ مُستَحَب یہ ہے کہ طاق (مَثَلاً ایک، تین، پانچ) ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کرے، اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے، کہ طاق ہو جائیں۔

﴿4﴾ ڈھیلوں سے طہارت اُس وَقت ہوگی کہ نَجاست سے مَخْرَج (یعنی خارِج ہونے کی جگہ) کے آس پاس کی جگہ ایک دِرَہم[1] سے زِیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر دِرَہم سے زِیادہ سَن جائے تو دھونا فرض ہے، مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنّت رہے گا ﴿5﴾ کنکر، پتھّر، پھٹا ہوا کپڑا، (پھٹا ہوا کپڑا یا درزی کی بے قیمت کترن۔ بہتر یہ ہے کہ سوتی (COTTON) ہو تا کہ جلد جذب کرلے) یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بِلا کراہت جائز ہے ﴿6﴾ ہڈّی اور کھانے اور گوبر اور پکّی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی، ان چیزوں سے اِستنجا کرنا مکروہ ہے۔ ﴿7﴾ کاغذ سے اِستنجا منع ہے، اگرچہ اُس پر کچھ لکھا نہ ہو، یا ابوجَہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو ﴿8﴾ داہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے اِستنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا، تو اسے دَہنے (سیدھے) ہاتھ سے جائز ہے ﴿9﴾ جس ڈھیلے سے ایک بار اِستنجا کرلیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے، مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔ ﴿10﴾ عورت کے لئے طریقہ یہ ہے کہ پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے، اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف، اور تیسرا آگے سے پیچھے کو[۳] ﴿11﴾ پاک ڈھیلے داہنی (سیدھی) جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے، بائیں (الٹے ہاتھ کی) طرف ڈال دینا،

[1] دِرہم کی مقدار "نَجاست کا بیان" میں ملاحظہ فرمائیے۔

اس طرح پر کہ جس رُخ میں نَجاست لگی ہو نیچے ہو، مُستَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۳۲، ۱۳۴، عالمگیری ج ص ۴۸۔۵۰) ﴿12﴾ ٹائلٹ پیپر کے استِعمال کی عُلَماء نے اجازت دی ہے کیوں کہ یہ اِسی مقصد کیلئے بنایا گیا ہے اور لکھنے میں کام نہیں آتا۔ البتّہ بہتر مِٹّی کا ڈَھیلا ہے۔

مِٹّی کا ڈَھیلا اور سائنسی تحقیق

ایک تحقیق کے مطابق مِٹّی میں نَوشادَر (AMMONIUM CHLORIDE) نیز بدبُو دُور کرنے والے بہترین اَجزا موجود ہیں۔ پیشاب اور فُضلہ جراثیم سے لبریز ہوتا ہے، اِس کا جسمِ انسانی پر لگنا نقصان دِہ ہے۔ اِس کے اَجزا بدن پر چپکے رَہ جانے کی صورت میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ ''ڈاکٹر ہلوک'' لکھتا ہے: اِستنجا کے **مِٹّی کے ڈَھیلے** نے سائنسی دنیا کو وَرطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ مِٹّی کے تمام اَجزاء جراثیم کے قاتِل ہوتے ہیں لہٰذا **مِٹّی کے ڈَھیلے** کے استِعمال سے پردے کی جگہ پر موجود جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے بلکہ اِس کا استِعمال ''پردے کی جگہ کے کینسر'' (CANCER OF PENIS) سے بچاتا ہے۔

بُڈّھے کافِر ڈاکٹر کا انکِشاف

اسلامی بہنو! سنّت کے مطابق قضائے حاجت کرنے میں آخِرت کی سعادت اور دنیا میں بیماریوں سے حفاظت ہے۔ کُفّار بھی اسلامی اطوار کا خواہی نہ

خواہی اقرار کر ہی لیتے ہیں۔ اِس کی جھلک اِس حکایت میں مُلاحظہ فرمایئے: چنانچہ فِزیالوجی کے ایک سینئر پروفیسر کا بیان ہے: میں اُن دِنوں مراکش میں تھا، مجھے بخار آگیا، دوا کیلئے ایک غیر مسلم بڈھے گھاگ ڈاکٹر کے پاس پہنچا، اُس نے پوچھا: کیا مسلمان ہو؟ میں نے کہا: ہاں مسلمان ہوں اور پاکستانی ہوں۔ یہ سُن کر کہنے لگا: اگر تمہارے پاکستان میں ایک طریقہ جو خود تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا بتایا ہوا ہے زندہ ہو جائے تو پاکستانی بہُت سارے اَمراض سے بچ جائیں! میں نے حیرت سے پوچھا: وہ کون سا طریقہ ہے؟ بولا: **اگر قضائے حاجت کیلئے اسلامی طریقے پر بیٹھا جائے تو اپنڈے سائٹس (APPENDICITIS) دائمی قبض، بواسیر اور گُردوں کے اَمراض نہیں ہوں گے!**

رَفْعِ حاجت کیلئے بیٹھنے کا طریقہ

اسلامی بہنو! یقیناً آپ بھی جاننا چاہیں گی کہ وہ کرِشماتی طریقہ کون سا ہے تو سنئے! حضرتِ سیِّدُنا سُراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں تاجدارِ رسالت، مُحبوبِ رَبُّ الْعِزَّت، سراپا عظمت و شرافت عَزَّوَجَلَّ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے حکم دیا کہ ہم رَفْعِ حاجت کے وقت بائیں (اُلٹے) پاؤں پر وَزْن دیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ (مَجمَعُ الزَّوائِد ج ۱ ص ۴۸۸ حدیث ۱۰۲۰)

بائیں پاؤں پر وزن ڈالنے کی حکمت

رَفعِ حاجت کے وَقت اُکڑوں بیٹھ کر دایاں (سیدھا) پاؤں کھڑا یعنی اپنی اصلی حالت پر (NORMAL) رکھ کر بائیں یعنی الٹے پاؤں پر وزن دینے سے بڑی آنت جو کہ اُلٹی طرف ہوتی ہے اور اُسی میں فُضلہ ہوتا ہے اُس کا مُنہ اچھی طرح کُھل جاتا اور بآسانی فراغت ہوجاتی اور پیٹ اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے اور جب پیٹ صاف ہوجائے گا تو بہت ساری بیماریوں سے تحفُّظ حاصل رہے گا۔

کرسی نما کموڈ

افسوس! آج کل اِستنجا کیلئے کموڈ (COMMODE) عام ہوتا جارہا ہے اِس پر کُرسی کی طرح بیٹھنے کے سبب ٹانگیں پوری طرح نہیں کُھلتیں، اُکڑوں بیٹھنے کی ترکیب نہ ہونے کے سبب اُلٹے پاؤں پر وَزن بھی نہیں دیا جاسکتا اور یوں آنتوں اور مِعْدہ پر زور نہیں پڑتا اس لئے برابر فراغت نہیں ہو پاتی کچھ نہ کچھ فُضلہ آنت میں باقی رہ جاتا ہے جس سے آنتوں اور مِعْدے کے **مُتَعَدِّد اَمراض** پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ **کموڈ** کے استعمال سے اَعصابی تناؤ پیدا ہوتا ہے، حاجت کے بعد پیشاب کے قَطرات گرنے کے بھی خطرات رہتے ہیں۔

پردے کی جگہ کا کینسر

کرسی نُما کموڈ میں پانی سے استنجا کرنا اور اپنے بدن اور کپڑوں کو پاک

رکھنا ایک اَمرِ دُشوار ہے۔ زیادہ تر اِس کیلئے ٹائلِٹ پیپرز کا استِعمال ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل یورپ میں پردے کے حصّوں کے مُہلِک (مُہ۔لِک) اَمراض بِالخُصوص پردے کی جگہ کا کینسر تیزی سے پھیلنے کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں، تحقیقی بورڈ بیٹھا اور اُس نے نتیجہ یہ بیان کیا کہ ان اَمراض کے دو ہی اسباب سامنے آئے ہیں (۱) ٹائلِٹ پیپر کا استِعمال کرنا اور (۲) پانی کا استِعمال نہ کرنا

ٹائلِٹ پیپر سے پیدا ہونے والے اَمراض

ٹائلِٹ پیپر بنانے میں بعض ایسے کیمیکل استِعمال ہوتے ہیں جو جلد (چمڑی) کیلئے انتہائی نقصان دِہ ہیں۔ اِس کے استِعمال سے **جلدی اَمراض** پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ اُیگزیما اور چمڑی کا رنگ تبدیل ہونا۔ ''ڈاکٹر کیلن ڈیوس'' کا کہنا ہے: ٹائلِٹ پیپرز کا استِعمال کرنے والے ان اَمراض کے استِقبال کی تیاری کریں (۱) پردے کی جگہ کا کینسر (۲) بھگندر (ایک پھوڑا جو مَقعَد کے آس پاس ہوتا یعنی بیٹھنے کی جگہ پر اور بُہت تکلیف پہنچاتا ہے) (۳) جلد اِنفیکشن (SKIN INFECTION) (۴) پھپھوندی کے اَمراض (VIRAL DISEASES)

ٹائلِٹ پیپر اور گُردوں کے اَمراض

اِطبّاء کا کہنا ہے کہ ٹائلِٹ پیپر سے صفائی برابر نہیں ہوتی لہٰذا جراثیم پھیلنے اور بدنِ انسانی کے اندر جا کر طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ خُصوصاً

عورَتوں کی پیشاب گاہ کے ذَرِیعے **گُردوں** میں داخِل ہو جاتے ہیں جس کے سبب بسا اوقات **گُردوں سے پِیپ** آنا شُروع ہو جاتا ہے۔ ہاں ٹائلِٹ پیپر کے استِعمال کے بعد اگر پانی سے اِستِنجا کر لیا جائے تو اس کا نقصان نہ ہونے کے برابر رَہ جاتا ہے۔

سَخت زمین پر قضائے حاجت کے نقصانات

کُرسی نما کموڈ اور .W.C کا استِعمال شرعاً جائز ہے۔ سَہولت کے لحاظ سے کموڈ کے مُقابلہ میں .W.C بہتر ہے جبکہ کُشادہ ہوتا کہ اِس پر سنّت کے مطابِق بیٹھا جاسکے۔ لیکن آج کل چھوٹے .W.C لگائے جاتے ہیں اور ان میں کُشادہ ہو کر نہیں بیٹھا جاسکتا۔ ہاں اگر قدَمچے یعنی پاؤں رکھنے کی جگہ فرش کے ساتھ ہموار رکھی جائے تو حسبِ ضَرورت کُشادہ بیٹھا جاسکتا ہے۔ ایک سُنّت **نَرم زمین** پر رَفعِ حاجت کرنا بھی ہے۔ جیسا کہ حدیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں ہے: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو پیشاب کیلئے نَرم جگہ ڈھونڈے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۷ حدیث ۵۰۷) اِس کے **فوائد** کو تسلیم کرتے ہوئے لیول پاول (louval poul) کہتا ہے: ”انسان کی بقا مٹی اور فنا بھی مِٹّی ہے جب سے لوگوں نے نَرم مِٹّی کی زمین پر قضائے حاجت کرنے کے بجائے **سخت زمین** (یعنی .W.C، کموڈ وغیرہ) کا استِعمال شروع کیا ہے اُس وَقت سے مَردوں میں **جنسی** (مردانہ) **کمزوری** اور **پتھری** کے امراض میں اضافہ ہوگیا ہے! سخت زمین پر حاجت کرنے کے اثرات **مثانے** کے

غُدود (PROSTATE GLANDS) پر بھی پڑتے ہیں، پیشاب یا فُضلہ جب نرم زمین پر گرتا ہے تو اس کے جراثیم اور تیز ابیت فوراً جذب ہو جاتے ہیں جبکہ سخت زمین چُونکہ جذب نہیں کر پاتی اس لئے تیزابی اور جراثیمی اثرات براہِ راست جسم پر حملہ آور ہوتے اور طرح طرح کے امراض کا باعِث بنتے ہیں۔

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم دُور تشریف لے جاتے

مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی شانِ عظمت نشان پر قربان کہ جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے تو اتنی دُور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد، ج ۱ ص ۳۵ حدیث ۲) یعنی یا تو درخت یا دیوار کے پیچھے بیٹھتے اور اگر چٹیل میدان ہوتا تو اتنی دُور تشریف لے جاتے جہاں کسی کی نگاہ نہ پڑ سکتی۔ (مراٰۃ ج ۱ ص ۲۶۲) یقیناً سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ہر فِعل میں دین و دنیا کی بے شُمار بھلائیاں پِنہاں ہوتی ہیں۔ پیشاب کرنے کے بعد اگر ہر فرد ایک لوٹا پانی بہا دیا کرے تو اِن شاءَ اللہ عزوجل بدبو اور جراثیم کی اَفزائش میں کمی ہوگی، بڑا پیشاب کرنے کے بعد بھی جہاں ایک آدھ لوٹا پانی کافی ہو وہاں فلش ٹینک سے پانی نہ بہایا جائے کیوں کہ وہ کئی لوٹے پر مشتمل ہوتا ہے۔

قضائے حاجت سے قَبل چلنے کے فوائد

آج کل بالخصوص شہروں میں بند کمرہ کے اندر ہی بیتُ الخَلاء ہوتے ہیں، جو کہ جراثیم کی نَشو ونُما اور ان کے ذَریعے پھیلنے والے اَمراض کے ذرائع ہیں۔ ایک

بائیوکیمسٹری کے ماہر کا کہنا ہے: جب سے شہروں میں وُسعت، آبادیوں کی کثرت اور کھیتوں کی قِلّت ہونے لگی ہے تب سے اَمراض کی خوب زِیادت ہونے لگی ہے۔ قضائے حاجت کیلئے جب سے دُور چل کر جانا ترک کیا ہے **قبض، گیس، تبخیر** اور **جگر کی بیماریاں** بڑھ گئی ہیں۔ چلنے سے آنتوں کی حرکتوں میں تیزی آتی ہے۔ جس کے سبب حاجت تسلّی بخش ہو جاتی ہے، آج کل بغیر چلے (گھر ہی گھر میں) بیتُ الخلا میں داخِل ہو جانے کی وجہ سے بسا اوقات فراغت بھی تاخیر سے ہوتی ہے!

بَیتُ الْخَلا جانے کی 47 نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: **"مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے"**

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

﴿1﴾ سر ڈھانپ کر ﴿2﴾ جانے میں اُلٹے پاؤں سے اور ﴿3﴾ باہَر نکلنے میں سیدھے پاؤں سے پہل کر کے اتباعِ سنّت کروں گی ﴿4-5﴾ دونوں بار یعنی داخِلے سے قبل اور نکلنے کے بعد مَسنون دعائیں پڑھوں گی ﴿6﴾ صِرف اندھیرے کی صورت میں یہ نیّت کیجئے: طہارت پر مدد حاصل کرنے کیلئے بتّی جلاؤں گی ﴿7﴾ فراغت کے فوراً بعد اِسراف سے بچنے کی نیّت سے بتّی بُجھا دوں گی ﴿8﴾ حدیثِ پاک "**اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان**" (صَحیح مُسلِم ص ۱۴۰ حدیث ۲۲۳) ترجمہ: "پاکی نِصف ایمان ہے"، پر عمل کرتے ہوئے پاؤں کو گندگی سے بچانے کیلئے چپّل پہنوں گی ﴿9﴾ پہنتے ہوئے سیدھے

قدم سے اور ﴿10﴾ اُتارتے ہوئے اُلٹے سے پہل کر کے اِتّباعِ سنّت کروں گی ﴿11-12﴾ سِتْر کُھلا ہونے کی صورت میں اِستِقبالِ قبلہ (یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنے) اور اِسْتِدْبارِ قبلہ (یعنی قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے) سے بچوں گی ﴿13-14﴾ زمین سے قریب ہوکر فَقَط حسبِ ضَرورت سِتْر کھولوں گی۔ اِسی طرح فراغت کے بعد ﴿15﴾ اُٹھنے سے قبل ہی سِتْر چُھپالوں گی ﴿16﴾ جو کچھ خارج ہوگا اُس کی طرف نہیں دیکھوں گی ﴿17﴾ پیشاب کے چھینٹوں سے بچوں گی ﴿18﴾ حَیاء سے سر جھکائے رہوں گی ﴿19﴾ ضَرورتاً آنکھیں بند کرلوں گی اور ﴿20-21﴾ بلا ضَرورت شَرْمگاہ کو دیکھنے اور چُھونے سے بچوں گی ﴿22 تا 26﴾ اُلٹے ہاتھ سے ڈھیلا پکڑ کر اُلٹے ہی ہاتھ سے خشک کرکے اُلٹے ہاتھ کی طرف اُلٹا (یعنی نَجاست والا حصّہ زمین کی طرف) رکھوں گی پاک سیدھی طرف رکھوں گی مُسْتَحَب تعداد میں مَثَلاً تین، پانچ، سات ڈھیلے استعمال کروں گی ﴿27﴾ پانی سے طہارت کرتے وَقْت بھی صِرْف اُلٹا ہاتھ شَرْمگاہ کو لگاؤں گی ﴿28﴾ شَرْعی مسائل پر غور نہیں کروں گی (کہ باعِثِ مَحرومی ہے) ﴿29﴾ سِتْر کُھلا ہونے کی صورت میں بات چیت نہیں کروں گی اور ﴿30-31﴾ پیشاب وغیرہ میں نہ تھوکوں گی نہ ہی اِس میں ناک سِنکوں گی ﴿32-33﴾ اگر فَوراً حَمّام ہی میں وُضو کرنا نہ ہوا تو طہارت والی حدیث پر عمل کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوؤں گی نیز ﴿34﴾ جو کچھ نکلا اُس کو بہادوں گی (پیشاب کرنے کے بعد اگر ہر فرد ایک لوٹا پانی بہادیا کرے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بدبو اور

جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی، بڑا استنجا کرنے کے بعد بھی جہاں ایک آدھ لوٹا پانی کافی ہو وہاں فلش ٹینک سے پانی نہ بہایا جائے کیوں کہ وہ کئی لوٹے پر مشتمل ہوتا ہے) ﴿35﴾ پانی سے اِستنجا کرنے کے بعد پاؤں کے ٹخنوں والے حصے اِحتیاط کے ساتھ دھولوں گی (کیوں کہ اس موقع پر عُموماً ٹخنوں کی طرف گندے پانی کے چھینٹے آجاتے ہیں) ﴿36﴾ فارِغ ہو کر جلدی نکلوں گی ﴿37﴾ بے پردگی سے بچنے کیلئے بَیتُ الْخَلا کا دروازہ بند کروں گی ﴿38﴾ مسلمانوں کو گھن سے بچانے کیلئے بعدِ فراغت دروازہ بند کروں گی۔

عوامی اِستنجا خانے میں جاتے ہوئے یہ نیّتیں بھی کیجئے

﴿41-39﴾ اگر لائن لمبی ہوئی تو صبر کے ساتھ اپنی باری کا انتِظار کروں گی، کسی کی حق تلفی نہیں کروں گی، بار بار دروازہ بجا کر اُس کو ایذا نہیں دوں گی ﴿42﴾ اگر میرے اندر ہوتے ہوئے کسی نے بار بار دروازہ بجایا تو صَبر کروں گی ﴿43﴾ اگر کسی کو مجھ سے زِیادہ حاجت ہوئی اور کوئی سخت مجبوری یا نَماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہوا تو ایثار کروں گی ﴿44﴾ حَتَّی الْاِمکان بھیڑ کے وَقت اِستنجا خانے جا کر بھیڑ میں مزید اِضافہ کر کے مسلمانوں پر بوجھ نہیں بنوں گی ﴿45﴾ در و دیوار پر کچھ نہیں لکھوں گی ﴿46﴾ وہاں بنی ہوئی فُحش تصویریں دیکھ کر اور ﴿47﴾ حیاء سوز تحریریں پڑھکر اپنی آنکھوں کو بروزِ قیامت اپنے خِلاف گواہ نہیں بناؤں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حیض و نفاس کا بیان (حنفی)
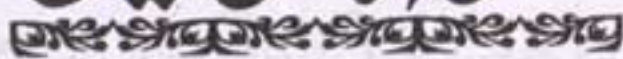
دُرُود شریف کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر دَسْتِ سُوال دراز کیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے دس بار دُرُود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: مُٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹھی کھولی تو وہ سونے کے دِیناروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحتُ القُلُوب ص ۷۲)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ ۙ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ (پ ۲ البقرۃ، ۲۲۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حَیض کا حکم تم فرماؤ: وہ ناپاکی ہے، تو عورتوں سے الگ رہو حَیض کے دنوں، اور ان سے نزدیکی نہ کرو، جب تک پاک نہ ہولیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) نے حکم دیا۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس آیت کے تحت تفسیر خزائنُ العرفان میں لکھتے ہیں: عَرَب کے لوگ یہود و مجُوس کی طرح حائِضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے۔ ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدّت یہاں تک پُہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے اور نَصارٰی (یعنی کرسچن) اس کے برعکس حَیض کے ایام میں عورتوں کے ساتھ بڑی مَحَبَّت سے مشغول ہوتے تھے اور اِختلاط (مَیل جول) میں بَہُت مُبالَغہ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے حُضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے حَیض کا حُکم دریافت کیا، اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور راہِ افراط وتفرِیط (یعنی بڑھانے گھٹانے) کی راہیں چھوڑ کر اعتِدال (میانہ روی) کی تعلیم فرمائی گئی اور بتادیا گیا کہ حالتِ حَیض میں عورتوں سے مُجامَعت (یعنی صُحبت) ممنوع ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان ص ٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حَیض کسے کہتے ہیں؟

بالِغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچّہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اُسے حَیض کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۳) حَیض کیلئے ماہواری، اَیّام، اَیّام سے ہونا، مَہینا، مَہینا آنا، مہینے سے ہونا باری کے دن اور MONTHLY COURSE (منتھلی کورس) وغیرہ الفاظ بھی

بولے جاتے ہیں۔

اِستِحَاضہ کسے کہتے ہیں؟

جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو **اِسْتِحاضہ** (اِسْ۔تِ۔حاضہ) کہتے ہیں۔ (اَیضاً) **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے عَہدِ مبارَک میں ایک عورت کے اگلے مقام سے خون بہتا رہتا تھا۔ اس کے لئے **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ ارشاد فرمایا: اِس بیماری سے پہلے مہینے میں جتنے دن وراتیں حَیض آتا تھا، اُن کی گنتی شُمار کر کے مہینے میں ان ہی کی مِقدار **نماز** چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو غسل کرے اور شرم گاہ پر کپڑا باندھ کر **نماز** پڑھے۔ (مُوَطّا امام مالِک، ج ۱ ص ۷۷۔۷۸ حدیث ۱۴۰)

حَیض کے رنگ

حَیض کے چھ رنگ ہیں: ﴿1﴾ سیاہ ﴿2﴾ سُرخ ﴿3﴾ سبز ﴿4﴾ زَرد ﴿5﴾ گدلا ﴿6﴾ مٹیالا۔ سفید رنگ کی رُطُوبت **حَیض** نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۹۰) یاد رہے کہ عورت کے اگلے مقام سے جو خالص رُطُوبت بے آمیزِش خون نکلتی ہے اس سے وُضو نہیں ٹوٹتا اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔ (اَیضاً ص ۲۶)

نوٹ: حَمْل والی عورت کو جو خون آیا وہ اِسْتِحاضہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۱ ص ۵۲۴)

حَیض کی حکمت

بالِغہ عورت کے بدن میں فِطرتاً ضَرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ **حَمْل** کی حالت میں وہ خون بچّے کی غذا میں کام آئے اور بچّے کے دودھ پینے کے زمانے میں وُہی خون دودھ ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو **حَمْل** اور دودھ پلانے کے زمانے میں اِس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ **حَمْل** و ابتدائے شِیر خوارگی (یعنی دودھ پلانے) میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ **حَمْل** ہو اور نہ دودھ پلانا تب وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قِسم قِسم کی بیماریاں ہو جائیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۹۳)

حَیض کی مُدّت

حَیض کی کم سے کم مُدّت تین ۳ دن اور تین ۳ راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہیں۔ اگر ایک مِنَٹ بھی کم ہوا تو وہ حیض نہیں بلکہ **اِستحاضہ** یعنی بیماری کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مُدّت دس ۱۰ دن اور دس ۱۰ راتیں یعنی 240 گھنٹے ہیں۔

کیسے معلوم ہو کہ اِسْتِحاضہ ہے

اگر دس ۱۰ دن اور دس ۱۰ رات سے **زیادہ** خون آیا تو اگر یہ حیض **پہلی مرتبہ** آیا ہے تو دس ۱۰ دن تک **حیض** مانا جائے گا۔ اور اس کے بعد جو خون آیا وہ **اِستحاضہ** ہے، اور اگر **پہلے** عورت کو حیض آچکے ہیں اور اس کی عادت دس ۱۰ دن سے **کم تھی** تو عادت سے جتنے دن زیادہ خون آیا وہ **اِستحاضہ** ہے، مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینے میں

پانچ دن حیض آنے کی **عادت** تھی اب کی مرتبہ دس دن آیا تو یہ **دسوں دن حیض** کے مانے جائیں گے البتہ اگر **بارہ دن** خون آیا تو عادت والے **پانچ دن** حیض کے مانے جائیں گے اور **سات دن** اِستحاضے کے اور اگر ایک عادت مقرّر نہ تھی بلکہ کسی مہینے **چار دن** تو کسی مہینے **سات دن** حیض آتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وُہی اب بھی **حیض کے دن** مانے جائیں گے، اور باقی **اِستحاضے** کا خون ہوگا۔

حَیض کی کم از کم اور اِنتِہائی عمر

کم سے کم 9 برس کی عمر سے حَیض شروع ہوگا۔ اور حیض آنے کی اِنتہائی عمر **پچپن سال** ہے۔ اس عمر والی کو **آئسہ** (یعنی حیض و اولاد سے نااُمید ہونے والی) کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۴) نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے یوں ہی 55 برس کی عمر کے بعد جو آئے گا وہ بھی اِستحاضہ ہے۔ لیکن اگر کسی کو 55 برس کی عمر کے بعد بھی خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں آیا کرتا تھا تو اس کو **حیض** مان لیا جائے گا۔

دو حَیض کے درمیان کم از کم فاصِلہ

دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے 15 دن کا فاصِلہ ضروری ہے۔ (دُرِّمختار ج ۱ ص ۵۲۴) اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ **حیض** آنے کی مدت اچھی طرح یاد رکھے یا لکھ لے تاکہ شریعتِ مُطَہَّرہ پر اَحسن طریقے سے عمل کر سکے، **مدّتِ حیض** یاد

نہ رکھنے کی صورت میں بہُت سی پیچیدگیاں ہو جاتی ہیں۔

اَہَم مَسئلہ

یہ ضَروری نہیں کہ مُدّت میں ہر وقْت خون جاری رہے جب ہی حَیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقْت بھی آئے، جب بھی حَیض ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۱ ص ۵۲۴)

نِفاس کا بیان

بچّہ ہونے کے بعد عورت کے آگے کے مقام سے جو خون آتا ہے وہ **نِفاس** کہلاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۷)

نِفاس کی ضَروری وَضاحت

اکثر اسلامی بہنوں میں یہ مشہور ہے کہ بچّہ جننے کے بعد اسلامی بہن 40 دن تک لازِمی طور پر ناپاک رہتی ہے یہ بات بِالکل غَلَط ہے۔ برائے کرم! نِفاس کی **ضَروری وَضاحت** پڑھ لیجئے:

نِفاس کی زیادہ سے زیادہ مُدّت **40 دن** ہے یعنی اگر **40 دن** کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض ہے۔ لہٰذا **40 دن** پورے ہوتے ہی غُسل کرلے اور **40** دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچّہ کی وِلادت کے بعد ایک مِنَٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقْت بھی بند ہو غسل کر لے اور نماز و روزہ شُروع

ہو گئے۔ اگر **40 دن** کے اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو شُروع ولادت سے خَتْم خون تک سب دن **نِفاس** ہی کے شمار ہوں گے۔ مَثَلاً ولادت کے بعد دو۲ مِنَٹ تک خون آکر بند ہو گیا اور غسل کر کے نَماز روزہ وغیرہ کرتی رہی، **40 دن** پورے ہونے میں فَقَط دو۲ مِنَٹ باقی تھے کہ پھر خون آگیا تو سارا چِلّہ یعنی مکمّل **40 دن نِفاس** کے ٹھہریں گے۔ جو بھی نَمازیں پڑھیں یا روزے رکھے، سب بیکار گئے، یہاں تک کہ اگر اس دَوران فرض وواجِب نَمازیں یا روزے قضا کیے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ٤ ص ٣٥٤ تا ٣٥٦)

نفاس کے مُتعلِّق کچھ ضروری مسائل

کسی عورت کو **40 دن** ورات سے زیادہ **نِفاس** کا خون آیا، اگر پہلا بچّہ پیدا ہوا ہے تو **40 دن** رات **نِفاس** ہے، باقی جتنے ایّام **40 دن** رات سے زیادہ ہوئے ہیں وہ **اِستحاضے** کے ہیں۔ اور اگر اس سے پہلے بھی بچّہ تو پیدا ہوا تھا مگر یہ یاد نہیں رہا کہ کتنے دن خون آیا تھا تو اِس صورت میں بھی یہی مَسئلہ ہوگا یعنی **40 دن** رات **نِفاس** کے اور باقی **اِستحاضے** کے اور اگر پہلے بچّے کے پیدا ہونے پر خون آنے کے دن یاد ہیں مَثَلاً پہلے جو بچّہ پیدا ہوا تھا تو 30 دن رات خون آیا تھا تو اس صورت میں 30 دن رات **نِفاس** کے ہیں باقی **اِستحاضے** کے مَثَلاً پہلے بچّے کے پیدا ہونے پر 30 دن رات خون آیا تھا اور دوسرے بچّے کی پیدائش پر 50 دن رات خون آیا تو 30

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دن **نِفاس** کے ہوں گے باقی 20 دن رات **اِستحاضے** کے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۹)

حَمل ساقِط ہوجائے تو.....؟

حَمل ساقِط ہوگیا اور اس کا کوئی عُضْو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا اُنگلیاں، تو یہ خون **نِفاس** ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۳۷) ورنہ اگر تین[۳] دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ[۱۵] دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو **حَیض** ہے اور جو تین[۳] دن سے پہلے ہی بند ہوگیا، یا ابھی پورے پندرہ[۱۵] دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو **اِستحاضہ** ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۹)

چند غَلَط فَہمیوں کا اِزالہ

بچّہ جننے کے بعد سے لیکر نِفاس سے پاک ہونے تک عورت زَچّہ کہلاتی ہے ایسی عورت یعنی زَچّہ کو زَچّہ خانے سے نکلنا جائز ہے۔ اس کو ساتھ کِھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں کوئی حرج نہیں، بعض اسلامی بہنیں زَچّہ کے برتن تک الگ کردیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایک طرح سے ناپاک سمجھتی ہیں ایسی بے ہُودہ رسموں سے اِحتیاط لازِم ہے۔ اِسی طرح یہ مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) بھی من گھڑت ہے کہ زَچّہ (نِفاس والی) جب غسل کرے تو وہ چالیس لوٹوں کے پانی سے غسل کرے ورنہ غسل نہیں اُترے گا۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اپنی ضَرورت کے مطابق پانی استعمال کرے۔

اِستحاضہ کے اَحکام

﴿1﴾ اِستحاضے میں نہ نَماز مُعاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صُحبت حرام۔ (عالمگیری ج۱ ص۳۹)

﴿2﴾ مُستَحاضہ (مُس ۔ تَ ۔ حاضہ یعنی اِستحاضے والی) کا کعبہ شریف میں داخِل ہونا، طوافِ کعبہ، وُضو کرکے قراٰن شریف کو ہاتھ لگانا اوراس کی تلاوت کرنا یہ تمام اُمُور بھی جائز ہیں۔ (رَدُّالْمُحتار، ج۱، ص۵٤٤)

﴿3﴾ اِسْتحاضہ اگراس حد تک پُہنچ گیا کہ (بار بار خون آنے کے سبب) اس کو اتنی مُہلَت نہیں ملتی کہ وُضو کرکے فرض نَماز ادا کرسکے تو نَماز کا پورا ایک وَقْت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو **معذور** کہا جائیگا، ایک وُضو سے اُس وَقْت میں جتنی نَمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وُضو نہ جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۷)

﴿4﴾ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کرکے فرض پڑھ لے، تو عُذْر ثابت نہ ہوگا۔ (یعنی ایسی صورت میں ''معذور'' نہیں کہلائے گی) (اَیضاً)

حَیض و نِفاس کے 21 اَحْکام

﴿1﴾ حَیض ونِفاس کی حالت میں نَماز پڑھنا اور روزہ رکھنا **حرام** ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص۱۰۲، عالمگیری ج۱ ص۳۸)

﴿2﴾ ان دنوں میں نَمازیں مُعاف ہیں ان کی **قضا** بھی نہیں۔ البتّہ روزوں کی قضا

دوسرے دنوں میں رکھنا **فرض** ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۲، دُرِّمُختار ج ۱ ص ۵۳۲)
اس معاملہ میں اِسلامی بہنیں امتحان میں پڑ جاتی ہیں۔ ایک تعداد ہے جو روزے قضا نہیں کرتی۔ مہربانی کر کے لازِمی روزے قضا کریں ورنہ جہنّم کا عذاب سہا نہ جائے گا۔

﴿3﴾ حیض ونِفاس والی کو قرانِ مجید پڑھنا **حرام** ہے خواہ دیکھ کر پڑھے یا زَبانی پڑھے۔ یوں ہی قرآنِ مجید کا چھونا بھی **حرام** ہے۔ ہاں اگر جُزدان میں قرآن مجید ہو تو اُس جُزدان کو چھونے میں کوئی **حرج** نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۱)

﴿4﴾ قرآنِ مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام اَوراد و وَظائف کلمہ شریف اور دُرُود شریف وغیرہ حیض ونِفاس کی حالت میں اسلامی بہن بلا کراہت **پڑھ سکتی** ہے بلکہ مُستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں **وُضو** کر کے اتنی دیر تک **دُرُود شریف** اور دوسرے **وظائف** پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھی تاکہ عادت باقی رہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۱،۱۰۲)

﴿5﴾ حیض ونِفاس کی حالت میں ہمبستری **حرام** ہے۔ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عُضْو سے نہ چھوئے کہ یہ بھی **ناجائز** ہے، جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حَرَج نہیں۔ ہاں ناف سے اوپر اور گھٹنے کے نیچے کے بدن کو چھونا اور بوسہ وغیرہ دینا **جائز** ہے۔ (اَیضاً ص ۱۰۴) اس حالت میں عورت مرد

کے ہر حصّہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (اَیضاً ص ۱۰۵)

﴿6﴾ حیض و نِفاس کی حالت میں اسلامی بہن کو مسجِد میں جانا **حرام** ہے۔ ہاں اگر چور یا دَرِندے سے ڈر کر یا کسی بھی شدید مجبوری سے مجبور ہو کر مسجِد میں چلی جائے تو **جائز** ہے مگر اس کو چاہئے کہ **تَیَمُّم** کر کے مسجِد میں جائے۔ (اَیضاً ص ۱۰۱۔۱۰۲)

﴿7﴾ حَیض و نِفاس والی اسلامی بہن اگر عید گاہ میں داخِل ہو جائے تو کوئی **حَرَج** نہیں۔ (اَیضاً ص ۱۰۲) اِسی طرح فِنائے مسجِد میں بھی جا سکتی ہے۔ مَثَلاً دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کا وسیع و عریض تہ خانہ جہاں اسلامی بہنوں کا سُنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے یہ فِنائے مسجِد ہے یہاں حَیض و نفاس والی آ سکتی ہے، اجتماع میں شریک ہو سکتی ہے۔ سُنّتوں بھرا بیان بھی کر سکتی ہے نعت شریف بھی پڑھ سکتی ہے، دُعا بھی کروا سکتی ہے۔

﴿8﴾ حیض و نِفاس کی حالت میں اگر مسجِد کے باہَر رہ کر اور ہاتھ بڑھا کر مسجِد سے کوئی چیز اُٹھا لے یا مسجِد میں کوئی چیز رکھ دے تو **جائز** ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۱۰۲)

﴿9﴾ حیض و نِفاس والی کو خانۂ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجِدُ الْحرام کے باہَر سے ہو **حرام** ہے۔ (اَیضاً)

﴿10﴾ حیض و نِفاس کی حالت میں بیوی کو اپنے دستر پر سُلانے میں غَلَبۂ شہوت یا

اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لئے لازِم ہے کہ بیوی کو اپنے بستر پر نہ سُلائے بلکہ اگر گُمان غالِب ہو کہ شَہوت پر قابو نہ رکھ سکے گا تو شوہر کو ایسی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ سُلانا گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۵)

11 حیض و نِفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کو حلال سمجھنا **کُفر** ہے اور حرام سمجھتے ہوئے کر لیا تو سخت **گُنہگار** ہوا اس پر **توبہ** کرنا فرض ہے۔ اور اگر شُروع حیض و نِفاس میں ایسا کر لیا تو ایک دینار[1] اور اگر قریب خَتْم کے کیا تو نِصف (یعنی آدھا) دِینار خیرات کرنا **مُستَحَب** ہے (ایضاً ص ۱۰٤) عجب نہیں کہ یہاں سونا دینا ہی اَنْسَب (یعنی مناسِب تر) ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٤ ص ٣٦٤) تا کہ خدا کے غضب سے امان پائے۔ اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ خَیرات کر دینے کا ذِہن بنا کر معاذَ اللہ عزوجل جان بوجھ کر جماع میں مبتَلا ہو، اگر ایسا کیا تو سخت گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہے۔ دُرِّمُختار میں ہے: اس کا مَصْرَف وُہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ کیا عورت پر بھی صَدَقہ کرنا مُستَحَب ہے؟ ظاہر بات یہ ہے کہ عورت پر یہ حکم نہیں ہے۔ (دُرِّمُختار، ج ۱ ص ٥٤٣)

12 روزے کی **حالت** میں اگر حیض و نِفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی **قضا** رکھے، فرض تھا تو قضا **فرض** ہے اور نَفْل تھا تو قضا **واجِب** ہے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰٤)

---

(1) فتاوٰی رضویہ ج 4 ص 356 پر ایک دینار دس درہم کے برابر لکھا ہے اس سے ماخوذ کر کے دینار سے مُراد (دو تولہ ساڑھے سات ماشہ 30.618 گرام) چاندی یا اس کی رقم) مُتعیّن ہے۔

﴿13﴾ حَیض اگر پورے دس۱۰ دن پر خَتْم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع کرنا **جائز** ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو لیکن **مُستَحَب** یہ ہے کہ نہانے کے بعد صُحبت کرے۔ (اَیضاًص ۱۰۵)

﴿14﴾ اگر دس۱۰ دن سے کم میں حَیض بند ہو گیا تو تاوقتیکہ غسل نہ کرے یا وہ وقتِ نَماز جس میں پاک ہوئی نہ گزر جائے صُحبت کرنا **جائز نہیں**۔ (اَیضاً)

﴿15﴾ حیض و نِفاس کی حالت میں سَجدہ تِلاوت بھی **حرام** ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے اس پر سجدہ **واجِب** نہیں۔ (اَیضاًص ۱۰٤)

﴿16﴾ رات کو سوتے وقْت عورت پاک تھی اور صُبح کو سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اُسی وقْت سے حَیض کا **حُکم** دیا جائے گا رات سے حائِضہ نہیں مانی جائے گی۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ص ۱۰٤)

﴿17﴾ حَیض والی صُبح کو سو کر اٹھی اور گدّی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے **پاک** مانی جائے گی۔ (اَیضاً)

﴿18﴾ جب تک عورت کو خون آئے نَماز چھوڑے رکھے البتّہ اگر خون کا بہنا دس۱۰ دن رات کامل سے آگے بڑھ جائے تو غسل کر کے **نَماز** پڑھنا شُروع کر دے یہ اس صورت میں ہے کہ پچھلا حیض بھی دس۱۰ دن رات آیا ہو اور اگر پچھلا حیض دس۱۰ دن سے کم تھا۔ مَثَلاً 6 دن کا تھا تو اب غسل کر کے **چار۴ دن کی قضا نَمازیں** پڑھے اور اگر

پچھلا حیض چار دن کا تھا تو اب **چھ دن کی قضا نمازیں** پڑھے گی۔

(فتاوی رضویہ مُخرّجہ ج٤ ص٣٥٠)

﴿19﴾ جو حیض اپنی پوری مدت یعنی دس[١٠] دن کامل سے کم میں خَتْم ہو جائے اس میں دو[٢] صورتیں ہیں: (۱) یا تو عورت کی عادت سے بھی کم مدّت میں خَتْم ہوا یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دن **حیض** آیا تھا اتنے دن بھی ابھی نہیں گزرے تھے کہ خون بند ہو گیا۔ لہٰذا اس صورت میں صُحبت ابھی جائز نہیں اگرچہ غسل بھی کر لے۔

(۲) اور اگر عادت سے کم مدت **حَیض** نہیں آیا۔ مَثَلاً پہلے مہینے سات دن حیض آیا تھا اب بھی سات دن یا آٹھ دن حیض آ کر ختم ہو گیا یا یہ پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا اور دس دن سے کم میں ختم ہوا تو ان صورتوں میں صحبت جائز ہونے کے لئے دو باتوں میں سے ایک بات ضَروری ہے: (الف) یا تو عورت غسل کر لے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تَیَمُّم کرنا ہو تو تَیَمُّم کر کے نماز بھی پڑھ لے صرف تَیَمُّم کافی نہیں۔ (ب) یا عورت غسل نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس عورت پر کوئی نمازِ فرض، ہو جائے یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں وہ نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی ہے تو اس صورت میں بغیر طہارت یعنی غسل کے بغیر بھی اس سے صُحبت جائز ہو جائے گی۔

(فتاوی رضویہ مُخرّجہ ج٤، ص٣٥٢)

﴿20﴾ نِفاس میں خون جاری ہوتا ہے اگر پانی جاری ہو تو وہ کوئی چیز نہیں لہٰذا چالیس دن کے اندر جب بھی خون لوٹے گا شروعِ ولادت سے ختمِ خون تک سب دن نِفاس ہی کے گنے جائیں گے۔ جو دن بیچ میں خون نہ آنے کی وجہ سے خالی رہ گئے وہ بھی نِفاس ہی میں شمار ہوں گے مَثَلاً بچّے کی وِلادت کے بعد دو مِنَٹ تک خون آ کر بند ہو گیا۔ عورت نے طہارت کا گُمان کر کے غسل کیا اور نَماز، روزہ وغیرہ ادا کرتی رہی مگر چالیس دن پورے ہونے میں ابھی دو مِنَٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو یہ سارے دن نِفاس ہی کے ٹھہریں گے، نَمازیں بیکار گئیں، فرض یا واجِب روزے یا اگلی قَضا نَمازیں جتنی پڑھی ہوں انھیں پھر پھیرے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٣٥٤)

﴿21﴾ حیض والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز اور اسے اپنے ساتھ کھانا کِھلانا بھی جائز، ان باتوں سے اِحتِراز و اِجتِناب یہود و مَجُوس(1) کا مسئلہ ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ (اَیضاً ص ٣٥٥)

حیض اور نِفاس کے مُتَعلِّق آٹھ مَدَنی پھول

﴿1﴾ حیض و نفاس کی حالت میں اسلامی بہنیں درس بھی دے سکتی ہیں اور بیان بھی کر سکتی ہیں اسلامی کتاب کو چھونے میں بھی حَرَج نہیں۔ قرانِ پاک کو ہاتھ یا اُنگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصّہ لگانا حرام ہے۔ نیز کسی پرچے پر اگر صِرف آیتِ قرانی لکھی ہو

مدینہ

(1) مجوسی یعنی آتش پرست، مجوسی کی جمع مجوس ہے۔

دیگر کوئی عبارت نہ لکھی ہو تو اُس کاغذ کے آگے پیچھے کسی بھی حصے کو نے کنارے کو چُھونے کی اجازت نہیں۔

﴿2﴾ قرآنِ پاک یا قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ پڑھنا اور چھونا دونوں **حرام** ہے۔

﴿3﴾ اگر قرانِ عظیم جُزدان میں ہو تو جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآنِ مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دُوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چُولی قرآن مجید کے تابع تھی۔ (بہارِ شریعت حصہ۲ ص ٤٨)

﴿4﴾ اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیّت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ یا خبرِ پریشان پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہا یا بہ نیّتِ ثنا پوری سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی پچھلی تین[۳] آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صُورتوں میں قرآن کی نیّت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ یوہیں تینوں[۳] قُل بلا لفظِ قُل بہ نیّتِ ثنا پڑھ سکتی ہے اور لفظِ قُل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتی اگرچہ بہ نیّتِ ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا مُتعیّن ہے، نیّت کو کچھ دخل نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ۲ ص ٤٨)

﴿5﴾ ذِکرواَذکار، دُرُودوسلام نعت شریف پڑھنے، اذان کا جواب دینے وغیرہ میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ حلقۂ ذکر میں شرکت کرسکتی ہیں۔ بلکہ ذکر کروا بھی سکتی ہیں۔

﴿6﴾ خُصوصاً یہ بات یادرکھئے کہ (ان دنوں میں) نماز اور روزہ **حرام** ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۲)

﴿7﴾ مُرُوَّت میں بھی ایسے موقع پر ہرگز ہرگز نَماز نہ پڑھے کہ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام یہاں تک فرماتے ہیں: بِلاعُذر جان بوجھ کر **بغیر وضو کے نماز** پڑھنا **کُفر** ہے۔ جبکہ اسے جائز سمجھے یا اِستِہزاءً (یعنی مذاق اُڑاتے ہوئے) یہ **فعل** کرے۔

(مِنَحُ الروض الازہر ص ٤٦٨)

﴿8﴾ ان دنوں کی نَمازوں کی قضا نہیں البتّہ **رَمَضَانُ الْمُبَارَک** کے روزوں کی قضا **فرض** ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲، ص ۱۰۲) جب تک قضا روزے ذِمّے باقی رہتے ہیں اُس وقت تک نَفلی روزے کے مقبول ہونے کی اُمّید نہیں۔ ان اَحکام کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 2 صَفحہ 91 تا 109 کا مُطالَعہ کرنے کی ہر اسلامی بہن کو نہ صِرف درخواست بلکہ سخت تاکید ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

زنانی بیماریوں کے گھریلو علاج

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور **مُصافَحہ** کریں اور نبی (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر **دُرُودِ پاک** بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دُونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔" (مسند ابی یعلی، ج۳، ص۹۵، حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیه بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِسلامی بہنو! ہر ایک کا طَبْعی مِزاج الگ الگ ہوتا ہے ایک ہی دَوا کسی کے لئے آبِ حیات کا کام دِکھاتی ہے تو کسی کیلئے موت کا پیغام لاتی ہے لہٰذا کتابوں میں لکھے ہوئے (اور اس کتاب کے بھی) یا عوامُ النّاس کے بتائے ہوئے علاج شُروع کرنے سے قبل اپنی طبیبہ سے مشورہ کرلینا ضَروری ہے۔ ایک مَدَنی پھول یہ بھی قَبول کرلیجئے کہ بدل بدل کر نہیں بلکہ ایک ہی طبیبہ سے علاج کروانا مُناسِب رہتا ہے کہ وہ طَبْعی مِزاج سے واقِف ہو جاتی ہے۔

بیماریوں سے حفاظت کیلئے.....

پُرانی زنانی بیماریوں سے نَجات اور آئندہ ان سے تحفُّظات (تَ۔حَف۔فُظات) کے لئے اسلامی بہنیں یہ چیزیں بکثرت استعمال کریں ﴿1﴾ چُقندر ﴿2﴾ پتّے والی سبزیاں ﴿3﴾ ساگ ﴿4﴾ سَویا بین ﴿5﴾ چولائی کا ساگ ﴿6﴾ سرسوں کا ساگ ﴿7﴾ کڑھی پتّا مریض غیر مریض سبھی اِس کو کھالیں، اِسے سالن سے نکالکر پھینک نہ دیا کریں ﴿8﴾ ہرا دھنیہ ﴿9﴾ پودینہ ﴿10﴾ کالے اور سفید چنے ﴿11﴾ دالیں ﴿12﴾ بغیر چھنے آٹے کی روٹی۔ (براؤن خُبز (روٹی) اور براؤن بریڈ (ڈبل روٹی) کے نام سے بغیر چھنے آٹے کی روٹیاں بیکری سے مل سکتی ہیں)

حَیض کی خرابی کے نقصانات

حَیض کُھل کر نہ آنے، یا تکلیف سے آنے یا بند ہو جانے سے کئی قسم کے اَمراض جَنم لیتے ہیں۔ مَثَلاً چکّر آنا، سر کا دَرْد اور خون کی خرابی کے اَمراض جیسے خارِش، پھوڑے پُھنسیاں وغیرہ۔

حَیض کی خرابی اور ڈراؤنے خواب

حیض کی خرابیوں کی وجہ سے مَرِیضہ کو دوسری پریشانیوں کے علاوہ ڈراؤنے خواب بھی تنگ کرتے ہیں، یہاں تک کہ بعض اوقات عامِل ''اثرات'' کہہ کر مزید خوفزدہ کر دیتے ہیں! حالانکہ وہ آسیب زدہ نہیں ہوتی۔ اسلامی بہن یا اسلامی بھائی کو جس وجہ سے بھی ڈراؤنے خواب آتے ہوں۔ روزانہ سوتے وقت

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جب تم مُرسَلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

یَا مُتَکَبِّرُ 21 بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ لیا کرے۔ اس عمل کی پابندی کرنے سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خواب میں نہیں ڈریں گے۔

کثرتِ حیض کے دو علاج

﴿1﴾ بہُت زیادہ خون گرتا ہو اور چکّر آتے ہوں تو تھوڑے سے **تُلسی** کے رس میں ایک چمچ **شہد** ملا کر پینا مفید ہے ﴿2﴾ چھ گرام **دھنیا** (بیج) آدھ کلو پانی میں خوب پکایئے یہاں تک کہ پانی آدھا رہ جائے اب اُتار کر ایک **چمچ شہد** ملا کر نیم گرم پی لیجئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جلد فائدہ ہو جائے گا۔ (مدّت 20 دن)

ماہواری کی خرابیوں کے تین علاج

﴿1﴾ ہینگ کھانے سے رِحم (بچّہ دان) سکڑتا اور حَیض صاف آتا ہے ﴿2﴾ 12 گرام **کالے تِل**، پاؤ کلو **پانی** میں خوب جوش دیجئے جب تین حصّے پانی جل جائے تو اس میں کچھ **گُڑ** ڈال کر دوبارہ جوش دیجئے (پینے کے قابل ہو جانے کے بعد) یہ پانی پینے سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہواری کی تکلیف کم اور ایّام دُرُست ہو جائیں گے ﴿3﴾ **کچّی پیاز** کھانے سے ماہواری صاف آتی ہے اور درد نہیں ہوتا۔

حَیض بند ہونے کے 6 علاج

﴿1﴾ اگر گرمی یا خشکی کے باعث حیض بند ہو جائے تو ایک کپ **سونف** کے **عَرَق** میں ایک چھوٹا چمّچ **تربوز کے بیج کا مغز** اور ایک چمّچ **شہد** ملا کر صبح و شام پئیں اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائے گا۔ پانی خوب کثرت سے پئیں، ہو سکے تو

روزانہ 12 گلاس پی لیں ﴿2﴾ 25 گرام **گُڑ** اور 25 گرام **سونف ایک کِلو پانی** میں جوش دیجئے، اندازاً جب ایک پیالی رہ جائے تو چھان کر گرم گرم پی لیجئے۔ تا حُصولِ شِفا روزانہ صبح و شام یہ علاج کیجئے ﴿3﴾ ہر کھانے کے ساتھ **لہسن کا ایک جوا** (یعنی لہسن کی پُوتھی کی قاش) (چِھلکی) باریک کاٹ کر نگل لیجئے اور بہتر ہے کہ اُبال کر پی لیجئے۔ (نماز اور ذِکر و دُرود کیلئے منہ خوب صاف کیجئے حتّٰی کہ بدبو ختم ہو جائے) ﴿4﴾ تین۳ عَدَد **چُھوہارے**، مَغز بادام 10 گرام، ناریل 10 گرام اور **کِشمِش** یعنی خشک چھوٹے انگور 20 گرام حیض کے دِنوں میں روزانہ **گرم دودھ** کے ساتھ استِعمال کیجئے ﴿5﴾ ایامِ حَیض سے ایک ہفتہ قبل روزانہ دودھ کے ساتھ 25 گرام سَونف استِعمال کیجئے ﴿6﴾ آلو، مَسور اور خُشک غذائیں ماہواری میں رُکاوٹ بنتی ہیں لہٰذا اِن ایّام میں ان سے پرہیز کیجئے۔

حَیض کے دَرد کا علاج

25 گرام گُڑ اور گاجَر کے بیج 15 گرام دو۲ گلاس پانی میں اُبالئے جب آدھا گلاس رہ جائے تو چھان کر پی لیجئے۔ اگر حیض دَرد سے آتا ہو تو اس کے ایّام میں بغیر دَرد کے آنے لگے گا۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

"یا خُدا" کے پانچ۵ حُروف کی نسبت سے بانجھ پن کے 5 علاج

﴿1﴾ ہر نماز کے بعد دونوں۲ میاں بیوی (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ) قراٰنِ

کریم میں وارِد یہ دُعائے ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تین[3] بار پڑھتے رہیں:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﳓ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (1) (پ ۱۳ ابراھیم ۴۰۔۴۱)

﴿2﴾ دونوں[2] ہر نماز کے بعد (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) دُعاءِ زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تین[3] مرتبہ پڑھ لیا کریں: رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ (2) (پ ۳ اٰل عمران ۳۸) ﴿3﴾ ایک عَدَد جائفل باریک پیس کر سات حصے کر لیجئے۔ تین[3] ماہ تک عورت ایک ایک حصّہ روزانہ صبح پانی سے استعمال کرے۔ مگر حیض کے دوران نہ لے ﴿4﴾ 12 گرام سونف اور 50 گرام گلقند روزانہ رات کو گرم دودھ سے کھائیے ﴿5﴾ آدھا کلو شکر، آدھا کلو سونف، 250 گرام مغز بادام، آدھا کلو دیسی گھی۔ سونف کو باریک پیس کر گرم گھی میں ملا دیجئے نیز شکر ڈال دیجئے پھر چولھے سے اُتار کر کوٹے ہوئے بادام اُوپر ڈال دیجئے۔

ترکیب استعمال: جس دن ماہواری شروع ہو اُس دن سے میاں بیوی دونوں[2] تیس تیس گرام صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کرنا شروع کر دیں۔ (مدتِ علاج کم از کم ۹۲ دن)

---

(1) ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب! مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب! اور ہماری دعا سن لے اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (2) ترجمۂ کنز الایمان: اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بے شک تُو ہی دعا سننے والا۔

حامِلہ کی تکالیف کے 6 علاج

﴿1﴾ دَیسی گھی میں بھُنی ہوئی ہینگ دَیسی گھی کے ساتھ کھانے سے دردِ زِہ اور چکّر میں فائدہ ہوتا ہے ﴿2﴾ اگر حامِلہ کو بھوک نہ لگتی ہو تو دو چمچ ادرک کے رس میں سُپاری جتنا گُڑ اور پاؤ چمچ اَجما کا چورن ملا کر صبح و شام استعمال کرنے سے بھوک خوب لگتی ہے ﴿3﴾ دورانِ حَمل بخار اور ولادت کے بعد دردِ کمر ہو تو آدھا چمچ پسی ہوئی سونٹھ، آدھا چمچ اَجما اور آدھا چمچ دیسی گھی ملا کر صبح و شام کھلایئے اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ آرام آجائے گا ﴿4﴾ حامِلہ روزانہ مالٹا اور صِرف ایک عدد چھوٹا سیب کھائے، اگر مجبوری ہو تو تب بھی آئرن کی گولیاں کم سے کم استعمال کرے۔ اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ ہر قسم کی بیماری سے حفاظت ہوگی اور بچہ خوبصورت ہوگا۔ سیب اور آئرن کی گولیاں زیادہ کھانے سے بچہ کالا پیدا ہو سکتا ہے ﴿5﴾ قے، متلی، بدہضمی، گیس سے پیٹ پھولنا، بلغم، پیٹ کا دَرد اور حامِلہ کی دیگر تکالیف میں اَجما کا چورن آدھا چمچ نیم گرم پانی کے ساتھ صبح و شام استعمال کرنا بہت مفید ہے ﴿6﴾ تین گرام پسا ہوا دھنیہ اور 12 گرام شکر کو چاول کے دھوون (یعنی چاول کا دھویا ہوا پانی) کے ساتھ حامِلہ استعمال کرے تو قے میں اِفاقہ (کمی، فائدہ) ہوتا ہے۔

حسین و عقلمند اولاد کیلئے

حامِلہ اگر بکثرت خربوزہ کھائے تو اولاد حسین اور صحت مند پیدا ہوگی۔

اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اور اگر حامِلہ "لوبیا" (جو کہ ایک مشہور سبزی ہے) کثرت سے کھائے تو اولاد عقلمند پیدا ہو۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

ایّامِ حَمل کیلئے بہترین عمل

حَمل میں کسی قسم کی بھی تکلیف ہو اُس کیلئے نیز وَضْعِ **حَمل** (یعنی ولادت) میں آسانی کی خاطِر سورۂ مریَم (پ ۱۶) کا وِرْد بے حد مفید ہے۔ حامِلہ روز پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کرے یا کوئی دوسرا پڑھ کر دم کر دے۔ روزانہ نہ پڑھ سکے تو جب درد کی شدّت ہو یا بچّہ پیٹ میں ٹیڑھا ہو جائے تو پڑھ کر دم کرلیا کرے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں خوب ظاہِر ہوں گی۔

حَمل میں تاخیر

اگر حَمل میں مطلوبہ درد شروع ہونے میں تاخیر ہو جائے تو بہُت پُرانا گُڑ 30 یا 40 گرام لیکر 100 گرام پانی میں گرم کیجئے، جب گُڑ پگھل جائے تو "سُہاگہ" اور "پُھولی ہوئی پھٹکری" دو گرام ملا کر پلانے سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آسانی سے وِلادت ہو جائے گی۔

اگر پیٹ میں بچہ ٹیڑھا ہوگیا تو...

سُورۂ اِنشِقاق کی ابتِدائی ۵ پانچ آیات ۳ تین بار پڑھے۔ (اوّل وآخِر ۳ تین مرتبہ دُرُود شریف پڑھے) آیتوں کے شُروع میں ہر بار بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ لے۔ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے۔ روزانہ یہ عمل کرتی رہے۔ وَقتاً فوقتاً ان

آیات کا وِرْد کرتی رہے۔ دوسرا کوئی بھی دم کر کے دے سکتا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ سیدھا ہو جائے گا۔ دردِ زِہ کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔

سفید پانی

﴾1﴿ تین تین گرام زِیرہ اور شکر کو پیس کر ملا لیجئے۔ اِس چورن کو مناسب مقدار میں چاول کے دھووَن میں ملا کر پینے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **سفید پانی** گرنا بند ہو جائیگا ﴾2﴿ 6 گرام خالص گھی اور ایک پکّا کیلا ساتھ کھانے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پانی گرنا بند ہوگا۔

"یافاطِمہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے حَمل کی حِفاظت کے 7 علاج

﴾1﴿ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اِعْراب لگانے کی حاجت نہیں البتہ دونوں جگہ **لا** کے دائرے کھلے رکھئے) کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسبِ ضَرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر **حامِلہ** گلے میں پہن یا بازو میں باندھ لے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **حَمل** کی بھی حفاظت ہو گی اور **بچّہ** بھی بلا و آفت سے سلامت رہے گا۔ اگر 55 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی **بچّہ کے منہ** پر لگا دیں تو اِن شاءَ اللہ بچّہ ذِہین ہوگا اور بچّوں کو ہونے والی بیماریوں سے بھی محفوظ رہے گا۔ اگر

یہی پڑھ کر زَیت (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچّے کے جِسْم پر نرمی کے ساتھ مَل دیا جائے تو بے حد مُفید ہے۔ اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ کیڑے مکوڑے اور دیگر مُوذی جانور بچّے سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کا پڑھا ہوا زَیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے (فیضانِ سنّت جلد اول ص ۹۹۵) ﴿2﴾ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ (بغیر اعراب مگر دونوں جگہ لا کے دائرے کُھلے ہوں) کسی رکابی (یا کاغذ) پر 11 بار لکھ کر دھو کر عورت کو پلا دیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ حَمل کی حفاظت ہوگی۔ جس عورت کو دودھ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ اُس کیلئے بھی یہ عَمل مفید ہے۔ چاہیں تو ایک ہی دن پلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے ﴿3﴾ یا حَیُّ یا قَیُّومُ 111 بار کسی کاغذ پر لکھ کر حامِلہ کے پیٹ پر باندھ دیجئے اور وِلادت کے وَقْت تک باندھے رہے (ضرورتاً کچھ دیر کیلئے کھولنے میں حَرَج نہیں) اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ حَمل بھی محفوظ رہے گا اور بچّہ بھی صحّت مند پیدا ہوگا۔ (فیضانِ سنّت جلد اول ص ۱۲۹۶) ﴿4﴾ حفاظتِ حَمل کیلئے شروعِ حَمل سے لیکر بچّہ کا دودھ چُھڑوانے تک روزانہ ایک بار سورۃُ وَالشَّمس (پ ۳۰) پڑھے ﴿5﴾ حَمل ضائع ہونے کے خطرے کی صورت میں روزانہ بعد نمازِ فجر شوہر حامِلہ زَوجہ کے پیٹ پر شہادت کی اُنگلی رکھ کر ۷۰ بار دائرہ بنائے اور ہر بار اُنگلی گھماتے ہوئے یا مُبْتَدِئُ پڑھے ﴿6﴾ یا رَقِیْبُ سات بار روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر

حامِلہ پڑھے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ ضائع نہ ہوگا ﴿7﴾ جس عورت کا **حمل** گر جاتا ہو اُسے چاہئے کہ آغاز سے لیکر آخِری دن تک روزانہ صبح خشک دَھنیہ 21 دانے اور شام کو کالا زیرہ دو چٹکیاں ٹھنڈے پانی کے ساتھ نگل لیا کرے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مقرّرہ وقت پر تندرست بچّے کی وِلادت ہو جائے گی۔

لیکوریا کا علاج

﴿1﴾ ناشتے کے بعد تین خشک اَنجیر کھایئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

عِرقُ النِّساء کے دو علاج

﴿1﴾ روزانہ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اوّل آخِر دُرُود شریف سورۃُ الفاتحہ ایک بار اور سات مرتبہ یہ دُعا پڑھ کر دم کر دیجئے: **اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ سُوْءَ مَا اَجِدُ**۔ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے مرض دور فرمادے) اگر دوسرا کوئی پڑھ کر دم کرے تو عَنِّیْ کی جگہ مرد کیلئے عَنْہُ[1] اور عورت کیلئے عَنْہَا[2] کہے۔ (مدّت: تاحُصولِ شِفاء) ﴿2﴾ **یا مُحْیِیْ** سات بار پڑھ کر گیس ہو یا پیٹھ یا پیٹ میں تکلیف یا **عِرقُ النِّساء** یا کسی بھی جگہ درد ہو یا کسی عُضْو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو، اپنے اوپر دم کر دیجئے۔ (مدّت: تاحُصولِ شِفاء)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

(1)۔(2) یعنی اس سے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب ، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: ''جس نے مجھ پر سَو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔''

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ، ج ۱۰، ص ۲۵۳، حدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَجاست کی اَقسام

نَجاست کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ نَجاستِ غَلِیظہ (غَ۔لی۔ظہ) ﴿2﴾ نَجاستِ خَفیفہ (خَ۔فی۔فہ)۔ (فتاوٰی قاضی خان ج۱ ص ۱۰)

نَجاستِ غَلیظہ

﴿1﴾ انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجب

ہونَجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حَیض ونِفاس واِستحاضے کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۴٦) ﴿2﴾ جوخون زخم سے بہانہ ہو پاک ہے۔(فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۱ ص ۲۸۰) ﴿3﴾ دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، نَجاستِ غلیظہ ہے۔ یُوہیں ناف یاپِستان سے دَرد کے ساتھ پانی نکلے، نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (اَیضاً ص ۲٦۹ ۔ ۲۷۰) ﴿4﴾ خشکی کے ہر جانور کا بہتا خُون، مُردار کا گوشت اور چربی، (یعنی جس جانور میں بہتا خون ہوتا ہے وہ اگر بغیر ذَبحِ شَرعی کے مرجائے تو مُردار ہے، نیز مجوسی یابُت پرست یامُرتَد کا ذَبیحہ بھی مُردار ہے اگرچہ اس نے حلال جانور مَثَلاً بکری وغیرہ کو "بِسمِ اللہِ اللہُ اکبر" پڑھ کر ذَبح کیا ہو اس کا گوشت پوست (چمڑا)، سب ناپاک ہوگیا۔ ہاں مسلمان نے حرام جانور کو بھی اگر شَرعی طریقے سے ذَبح کرلیا تو اس کا گوشت پاک ہے اگرچہ کھانا حرام ہے، سوا خِنزیر کے کہ وہ نَجِسُ الْعَین ہے کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) ﴿5﴾ حرام چوپائے جیسے کُتا، شیر، لُومڑی، بِلّی، چوہا، گدھا، خَچّر، ہاتھی اور سُوَر کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لِید اور ﴿6﴾ ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اُونٹ کی مینگنی اور ﴿7﴾ جو پرندہ کہ اونچانہ اُڑے اس کی بیٹ جیسے مُرغی اور بَطْ (بَطَخ) چھوٹی ہو خواہ بڑی، اور ﴿8﴾ ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور ﴿9﴾ سانپ کا پاخانہ پیشاب اور ﴿10﴾ اُس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذَبح کیے گئے ہوں،

یوہیں ان کی کھال اگرچہ پکا (یعنی سکھا) لی گئی ہو اور ﴿11﴾ سُوَر کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذَبْح کیا گیا ہو یہ سب **نَجاستِ غلیظہ** ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۲، ۱۱۳)

﴿12﴾ چھپکلی یا گرگٹ کا خون **نَجاستِ غلیظہ** ہے۔ (اَیضاً ص ۱۱۳)

﴿13﴾ ہاتھی کے سُونڈ کی رُطوبت اور شیر، کُتے، چیتے اور دوسرے دَرِندے چوپایوں کا لُعاب (تھوک) **نَجاستِ غلیظہ** ہے۔ (اَیضاً)

دُودھ پیتے بچّوں کا پیشاب ناپاک ہے

اکثر عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ دُودھ پیتے بچّے چونکہ کھانا نہیں کھاتے اِس لئے ان کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا یہ غَلَط ہے، **دودھ** پیتے بچّے اور بچّی کا پیشاب پاخانہ بھی **نَجاستِ غلیظہ** ہے۔ اِسی طرح اگر دُودھ پیتے بچّے نے دُودھ ڈال دیا اگر مُنہ بھر ہے تو **نَجاستِ غلیظہ** ہے۔ (مُلخصاً بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۲)

نَجاستِ غَلیظہ کا حکم

نَجاستِ غلیظہ کا حُکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا **فرض** ہے، بغیر پاک کئے اگر نَماز پڑھ لی تو نَماز نہ ہوگی۔ اور اس صورت میں جان بوجھ کر نَماز پڑھنا سخت **گناہ** ہے، اور اگر نَماز کو ہلکا جانتے ہوئے اس طرح نَماز پڑھی تو **کُفر** ہے۔

نَجاستِ غلیظہ اگر دِرہَم کے برابر کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو تو اس کا

پاک کرنا **واجب** ہے اگر بغیر پاک کئے نَماز پڑھ لی تو نَماز **مکروہِ تحریمی** ہوگی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے **دوبارہ نَماز** پڑھنا واجب ہے، جان بوجھ کر اِس طرح نَماز پڑھنی **گناہ** ہے۔ اگر نَجاستِ **غلیظہ** دِرہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا **سُنّت** ہے اگر بغیر پاک کئے نَماز پڑھ لی تو نَماز ہو جائے گی، مگر خِلافِ سنّت۔ ایسی نَماز کو دوہرا لینا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۱۱)

دِرْہَم کی مِقدار کی وَضاحت

نَجاستِ غلیظہ کا درہم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ نَجاستِ غلیظہ اگر **گاڑھی** ہو مَثَلاً پاخانہ، لید وغیرہ تو دِرْہَم سے مُراد وَزْن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4.374 گرام) ہے، لہٰذا اگر نَجاست دِرْہَم سے زیادہ یا کم ہے تو اس سے مُراد وَزْن میں ساڑھے چار ماشے سے کم یا زیادہ ہونا ہے اور اگر نَجاستِ غلیظہ **پتلی** ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو دِرْہَم سے مُراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھئے اور اس پر آہستگی سے اِتنا پانی ڈالئے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اُتنا بڑا دِرْہَم سمجھا جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۱۱)

کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ **نَجاستِ غلیظہ** لگی اور کسی جگہ دِرہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ دِرہَم کے برابر ہے، تو دِرہَم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد۔ **نَجاستِ خفیفہ** میں بھی مجموعے ہی پر حکم دیا جائے گا۔ (ایضاً ص ۱۱۰)

نَجاستِ خَفیفہ

جن جانوروں کا گوشْت حلال ہے، (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب، نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوّا، چیل، شِکرہ، باز) اس کی بِیٹ **نَجاستِ خَفیفہ** ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۳)

نَجاستِ خَفیفہ کا حُکم

نَجاستِ خَفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصّے یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو **مُعاف** ہے، مَثَلاً آستین میں نَجاستِ خَفیفہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی سے کم ہے یا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا اسی طرح ہاتھ میں لگی ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو **مُعاف** ہے یعنی اِس صورت میں پڑھی گئی نَماز ہو جائے گی اور البتّہ اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بِغیر پاک کئے **نَماز نہ ہوگی**۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۱۱۱)

جُگالی کا حُکم

ہر چوپائے کی **جُگالی** کا وُہی حُکم ہے جو اس کے پاخانے کا۔ (ایضاً ص ۱۱۳، دُرِّمختار، ج ۱، ص ۶۲۰) حیوانات کا اپنے چارے کو مِعْدے میں سے نکال کر منہ میں دوبارہ چبانا **جُگالی** کہلاتا ہے۔ جیسا کہ اکثر گائے اور اُونٹ اپنا منہ چلاتے رہتے ہیں اور ان سے صابُن کی طرح جھاگ نکلتا ہے، ان کی (یعنی گائے اور اُونٹ کی) **جُگالی** میں

نکلنے والا جھاگ وغیرہ نَجاستِ **غلیظہ** ہے۔

پِتّے کا حکم

ہر جانور کے **پِتّے** کا وُہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا **پِتّا** نَجاستِ **غلیظہ** اور حلال کا نَجاستِ **خَفیفہ** ہے۔

(دُرِّمُختار، ج ۱، ص ۶۲۰، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۳)

جانوروں کی قَے

ہر جانور کی **قے** اُس کی **بِیٹ** کا حکم رکھتی ہے یعنی جس کی **بِیٹ** پاک ہے جیسے چڑیا یا کبوتر اُس کی **قے** بھی پاک ہے اور جس کی نَجاستِ **خفیفہ** ہے جیسے باز یا کوّا، اُس کی **قے** بھی نَجاستِ **خفیفہ**۔ اور جس کی نَجاستِ **غلیظہ** ہے جیسے بط (بَطَخ) یا مُرغی، اس کی **قے** بھی نَجاستِ **غلیظہ**۔ اور **قے** سے مُراد وہ کھانا پانی وغیرہ ہے جو پوٹے (یعنی معدے) سے باہَر نکلے کہ جس جانور کی **بِیٹ** ناپاک ہے اُس کا **پوٹا** مَعدِنِ نَجاسات (یعنی نَجاستوں کی جگہ) ہے پوٹے سے جو چیز باہَر آئے گی خود نَجس (ناپاک) ہوگی یا نَجس سے مل کر آئے گی بہر حال مثلِ **بِیٹ** نجاست رکھے گی **خفیفہ** میں خفیفہ، **غلیظہ** میں غلیظہ، بَخِلاف اُس چیز کے جو ابھی پوٹے تک نہ پہنچی تھی کہ نکل آئی۔ مَثَلاً **مُرغی** نے پانی پیا ابھی گلے ہی میں تھا کہ **اُچّھو** لگا[1] اور نکل گیا یہ پانی **بِیٹ** کا

(1) پانی پینے کے دوران بعض اوقات گلے میں پھندا سا لگتا ہے اور کھانسی اُٹھتی ہے اس کو "اُچّھو لگنا" کہتے ہیں۔

حکم نہ رکھے گا۔ لِاَنَّہٗ مَا اسْتَحَالَ اِلٰی نَجَاسَۃٍ وَّلَا لَاقٰی مَحَلَّھَا۔ (یعنی کیونکہ اس نے نجاست میں حلول نہیں کیا (مکس نہ ہوا) اور نہ ہی نجاست کی جگہ سے ملا) بلکہ اسے سُؤْر یعنی جُھوٹے کا حکم دیا جائے گا کہ اُس کے منہ سے مل کر آیا ہے۔ اُس جانور کا جھوٹا نَجاستِ غلیظہ یا خفیفہ یا مشکوک یا مکروہ یا طاہر (یعنی پاک) جیسا ہو گا ویسا ہی اُس چیز کا حکم دیا جائے گا جو معدہ تک پہنچنے سے پہلے باہر آئی جو مُرغی چھوٹی پھرے اُس کا جُھوٹا مکروہ ہے یہ پانی بھی مکروہ ہوگا اور پوٹے (معدے) میں پہنچ کر آتا تو نَجاستِ غَلیظہ ہوتا۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٣٩٠۔٣٩١)

دُودھ یا پانی میں نَجاست پڑ جائے تو......؟

نَجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ اَحکام اسی وَقت ہیں جبکہ بدن یا کپڑے میں لگے۔ اگر کسی پتلی چیز مَثَلاً دودھ یا پانی میں نَجاست پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ دونوں صورتوں میں وہ دودھ یا پانی جس میں نَجاست پڑی ہے ناپاک ہو جائے گا اگرچہ ایک ہی قطرہ نَجاست پڑی ہو۔ نَجاستِ خفیفہ اگر نَجاستِ غَلیظہ میں مل جائے تو وہ تمام نَجاستِ غَلیظہ ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۱۲،۱۱۳)

دیوار، زمین، درخت وغیرہ کیسے پاک ہوں؟

﴿1﴾ ناپاک زمین اگر سوکھ جائے اور نَجاست کا اثر یعنی رنگ و بُو جاتے رہیں تو وہ

زمین **پاک** ہوگئی خواہ وہ ناپاکی ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ سے یا آگ سے، لہٰذا اس زمین پر **نماز** پڑھ سکتے ہیں مگر اس زمین سے **تَیَمُّم** نہیں کرسکتے **﴾2﴿** درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خُشک ہوجانے سے پاک ہوگئے (جبکہ نَجاست کا اثر رنگ و بُو جاتے رہے ہوں) اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یوہیں دَرَخت یا گھاس (نَجاست) سُوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں، تو طہارت (یعنی پاک کرنے) کے لیے دھونا ضَروری ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۳) **﴾3﴿** اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جُدا نہ ہوسکے تو خشک ہونے سے پاک ہوجائیگا جبکہ نَجاست کا اثر زائل ہوجائے ورنہ دھونے کی ضَرورت ہے۔ (اَیضاً) **﴾4﴿** جو چیز زمین سے مُتَّصِل (یعنی ملی ہوئی) تھی اور نَجِس ہوگئی، پھر خشک ہونے (اور نَجاست کا اثر دُور ہوجانے) کے بعد الگ کی گئی، تو اب بھی پاک ہی ہے۔ (اَیضاً ص ۱۲٤) **﴾5﴿** جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی پھر اس کے بعد گیلی ہوگئی تو وہ چیز ناپاک نہ ہوگی (ایضاً) جیسے زمین پر پیشاب پڑنے سے وہ ناپاک ہوگئی پھر وہ زمین سُوکھ گئی اور نَجاست کا اثر خَتْم ہوگیا تو وہ زمین پاک ہوگئی۔ اب اگر وہ زمین پھر کسی پاک چیز سے گیلی ہوگئی تو ناپاک نہیں ہوگی۔

خُون آلود زمین پاک کرنے کا طریقہ

بچّے یا بڑے نے زمین پر پیشاب پاخانہ کردیا یا زخم وغیرہ سے خون یا پیپ یا

جانور ذَبْح کرتے وقت نکلا ہوا خون زمین پر گر گیا اور بغیر پانی کے وَیسے ہی کسی کپڑے وغیرہ سے پُونچھ لیا، سوکھنے اور نَجاست کا اثر ختم ہو جانے کے بعد وہ زمین پاک ہوگئی۔ اُس پر نَماز پڑھ سکتے ہیں۔

گوبَر سے لِیپی ہوئی زمین

جو زمین گوبر سے لِیسی یا لِیپی گئی اگرچِہ وہ سُوکھ جائے پھر بھی عَین اُس زمین پر نَماز جائز نہیں، البتّہ ایسی زمین جو گوبر سے لِیسی یا لِیپی گئی ہو، اس کے سُوکھ جانے کے بعد اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا کر نَماز پڑھی تو نَماز دُرُست ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۲۶)

جن پَرِندوں کی بیٹ پاک ہے

﴿1﴾ چمگادڑ[1] کی بیٹ اور پیشاب دُونوں پاک ہیں۔ (دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار، ج ۱، ص ۵۷٤، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۳) ﴿2﴾ جو حلال پرندے اُونچے اُڑتے ہیں، جیسے (چِڑیا)، کبوتر، مینا، مُرغابی وغیرہ ان کی بیٹ پاک ہے۔ (اَیضاً ص ۱۱۳)

مچھلی کا خون پاک ہے

مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خَچّر اور گدھے کا لُعاب اور پسینہ پاک ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۱٤)

---

(۱) چمگادڑ ایک اندھیرا پسند پرندہ ہے جو دن کے وقت درختوں اور چھتوں وغیرہ میں الٹا لٹکا رہتا اور رات کو اُڑتا ہے۔

پَیشاب کی باریک چھینٹیں

﴿1﴾ پیشاب کی نہایت باریک **چھینٹیں** سُوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں، تو کپڑا اور بدن **پاک** رہے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ٤٦، بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۱٤)

﴿2﴾ جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک **چھینٹیں** پڑ گئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۱٤)

گوشْت میں بچا ہوا خون

گوشْت، تلّی، کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا **پاک** ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سَن جائیں (یعنی آلودہ ہو جائیں) تو ناپاک ہیں، بِغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (اَیضاً)

جانوروں کی سُوکھی ہڈّیاں

سُوَر کے علاوہ تمام جانوروں کی وہ ہڈّی جس پر مُردار کی چکنائی نہ لگی ہو پاک ہے، اور بال اور دانت بھی پاک ہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۱۷)

حرام جانور کا دودھ

حرام جانوروں کا دودھ نَجِس ہے، البتّہ گھوڑی کا دُودھ **پاک** ہے مگر کھانا جائز نہیں۔ (اَیضاً ص ۱۱۵)

چُوہے کی مینگنی

چُوہے کی مینگنی (ناپاک ہے مگر) گیہوں میں مل کر پِس گئی یا تیل میں پڑ گئی

تو آٹا اور تیل **پاک** ہے، ہاں اگر مزے میں فَرق آجائے تو نَجس (ناپاک) ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کر دیں، باقی میں کچھ حرج نہیں۔ (عالمگیری ج۱ ص ٤٦، ٤٨، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۵)

غَلاظت پر بَیٹھنے والی مکّھیاں

﴿1﴾ پاخانے پر سے مکّھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نَجس (ناپاک) نہ ہوگا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۶)

﴿2﴾ راستے کی کیچڑ (چاہے بارش کی ہو یا کوئی اور) **پاک** ہے جب تک اس کا نَجِس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نَماز پڑھ لی ہو گئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (ایضاً)

بارِش کے پانی کے اَحکام

﴿1﴾ چھت کے پَرنالے سے مینھ (بارش) کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جا بجا نَجاست پڑی ہو، اگرچہ نَجاست پَرنالے کے مُونھ پر ہو، اگرچہ نَجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نِصف سے کم یا برابر یا زِیادہ ہو جب تک نَجاست سے پانی کے کسی وَصف میں **تَغَیُّر** (تَ۔غَی۔یُر) نہ آئے (یعنی جب تک نَجاست کی وجہ سے پانی کا رنگ یا بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے) یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینھ (برسات) رُک گیا اور پانی کا بہنا مَوقُوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت سے ٹپکے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

نَجس ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۵۲) **2** یوہیں نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نَجاست کا رنگ، یا بُو، یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو، رہا اس سے وُضو کرنا اگر اس پانی میں نَجاستِ مَرْئِیَّہ (یعنی نظر آنے والی نَجاست) کے اَجزاء ایسے بہتے جار ہے ہوں کہ جو چُلّو لیا جائے گا اُس میں ایک آدھ ذرّہ اس کا بھی ضَرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہوگیا وُضو اس سے **حرام** ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے۔ (اَیضاً)

3 نالی کا پانی کہ بعد بارِش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نَجاست کے اَجزاء محسوس ہوں یا اس کا رنگ و بُو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔ (اَیضاً)

گلیوں میں کھڑا ہوا بارِش کا پانی

نِچان والی گلیوں اور سڑکوں پر بارِش کا جو پانی کھڑا ہو جاتا ہے وہ پاک ہے اگرچہ اُس کا رنگ گدلا ہوتا ہے۔ بعض اوقات گٹر کا پانی بھی اس میں شامل ہو جاتا ہے لیکن یہاں بھی یہی قاعِدہ ہے کہ ناپاکی کے سبب سے اِس پانی کے رنگ یا مزا یا بُو میں تبدیلی آئی تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔ اگر بارِش تھم گئی، پانی بھی بہنا بند ہوگیا اور دَہ در دَہ سے کم ہے اور اُس میں کوئی نَجاست یا اس کے اَجزا نظر آرہے ہیں تو اب ناپاک ہے۔ اِسی طرح اِس میں کسی نے پیشاب کر دیا تو ناپاک ہوگیا۔ چپّل سے اُڑ کر جو کیچڑ کے چھینٹے پاجامے کے پچھلے حصّے پر پڑتے ہیں وہ پاک ہیں جب تک یقینی طور پر ان کا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو۔

سڑک پر چھڑکے جانے والے پانی کے چھینٹے

سڑک پر پانی چھڑکا جارہا تھا زمین سے چِھینٹیں اُڑکر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجِس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۶)

ڈھیلوں سے پاکی لینے کے بعد آنے والا پسینہ

بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے اِستنجا کرلیا، پھر اُس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۴۸، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۷)

کُتّا بدن سے چھو جائے

کُتّا بدن یا کپڑے سے چُھو جائے تو اگرچہ اس کا جِسم تَر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نَجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لُعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۷)

کُتّا آٹے میں منہ ڈالدے تو؟

کُتّے وغیرہ کسی ایسے جانور (مَثَلاً سُوَر، شَیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے دَرِندوں میں سے کسی) نے جس کا لُعاب ناپاک ہے، آٹے میں مونھ ڈالا تو اگر گُندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا مونھ پڑا اس کو علٰیحِدَہ کر دے باقی پاک ہے اور سُوکھا تھا تو جتنا تَر ہو گیا وہ پھینک دے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۷)

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کُتّا برتن میں مُنہ ڈال دے

کُتّے نے برتن میں مونھ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹّی کا روغنی یا استِعمالی چکنا تو تین۳ بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سُکھا کر۔ ہاں چینی میں بال (یعنی بہُت باریک شِگاف) ہو یا اور برتن میں دَراڑ ہو تو تین۳ بار سُکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ (ایضاً ص ٦٤)

مٹکے کو کُتّے نے اوپر (باہَری حصّوں) سے چاٹا اس میں کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔ (ایضاً)

بِلّی پانی میں مُنہ ڈالدے تو؟

گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی، چُوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ (ایضاً ص ٦٥)

تین۳ مَدَنی مُنّیوں کی موت کا اَلَمناک واقِعہ

دودھ پانی اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک کر رکھنی چاہئیں۔ بابُ المدینہ کراچی کا عبرتناک واقِعہ ہے کہ ایک میاں بیوی اپنی تین۳ چھوٹی چھوٹی بچیوں کو پڑوسن یا کسی عزیزہ کے سُپُرد کر کے حج کیلئے گئے، حج سے قبل ہی یکا یک تینوں۳ مَدَنی مُنّیاں ایک ساتھ موت کی نیند سو گئیں! کُہرام پڑ گیا، ماں باپ حج کے بغیر ہی روتے دھوتے مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً سے بابُ المدینہ آپہنچے، تحقیق کرنے پر انکشاف ہوا کہ دودھ کُھلا ہوا رکھا تھا اُس میں چھپکلی گر کر مر گئی تھی وُہی دودھ بچّیوں نے پیا اور

زَہر کے اثر سے یہ اَلمیَہ پیش آیا۔ کہا جاتا ہے اگر چھپکلی مَشروب میں مر کر پھٹ جائے تو 100 آدمیوں کیلئے اس کا زَہر کافی ہے!

جانوروں کا پسینہ

جس کا جھوٹا ناپاک ہے اُس کا پسینہ اور لُعاب (یعنی تھوک) بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اُس کا پسینہ اور لُعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لُعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)

گدھے کا پسینہ پاک ہے

گدھے، خَچّر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زِیادہ لگا ہو۔ (ایضاً)

خُون والے مُنہ سے پانی پینا

کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سُرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا (پانی) ناپاک ہے اور سُرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازِم ہے کہ کُلّی کر کے مُنہ پاک کرے اور اگر کُلّی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر مَوضَعِ نَجاست (یعنی ناپاک حصّے) پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نَجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہیگا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۳)

عورت کے پردے کی جگہ کی رُطُوبت

عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رُطوبت نکلے **پاک** ہے، کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا ضروری نہیں ہاں دھو لینا بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۷)

سڑا ہوا گوشت

جو گوشْت سَڑ گیا بدبُو لے آیا اس کا کھانا **حرام** ہے اگرچہ نَجِس (ناپاک) نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ۲ ص ۱۱۷)

خُون کی شیشی

اگر نَماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نَماز نہ ہوگی اور جیب میں اَنڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نَماز ہو جائے گی۔ (ایضاً ص ۱۱٤)

میِّت کے مُنہ کا پانی

مُردے کے منہ کا پانی ناپاک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۱ ص ۲۶۸، دُرِّمُختار ج ۱ ص ۲۹۰)

ناپاک بِچھونا

﴿1﴾ بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نَجِس (ناپاک) **بچھونے** پر سُوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نَجِس (ناپاک) ہو گئے اور سِیل (یعنی ایسی نمی جو پاؤں کو تر نہ کر سکے، ٹھنڈک) ہے تو نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ۲ ص ۱۱۵)

﴿2﴾ نَجِس (ناپاک) کپڑا پہن کر یا نَجِس (ناپاک) بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا اگر پسینے سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اُس سے بدن تَر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔

(اَیضاً ص ۱۱۶)

گِیلی رُومالی

مِیانی[1] تَر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نَجِس نہ ہو گا۔ (اَیضاً)

انسانی کھال کا ٹکڑا

آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی دَہ در دَہ سے کم) میں پڑ جائے وہ پانی ناپاک ہو گیا اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔ (اَیضاً)

اُپلا (سوکھا ہوا گوبر)

﴿1﴾ اُپلے (یعنی گائے بھینس کا سوکھا ہوا گوبر) جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ۲ ص ۱۲۴) ﴿2﴾ اُپلے (یعنی گائے بھینس کے سوکھے ہوئے گوبر) کا دُھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔ (اَیضاً ص ۱۱۶) ﴿3﴾ اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بُجھ گیا تو ناپاک۔ (اَیضاً ص ۱۱۸)

توے پر ناپاک پانی چِھڑک دیا تو؟

تَنُّور یا توے پر ناپاک پانی کا چِھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تَری جاتی

(1) میانی یعنی دونوں پائنچوں کے بیچ کا کپڑا۔ اس کو رُومالی بھی کہتے ہیں۔

رہی اب جو روئی لگائی گئی پاک ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۴)

حرام جانور کا گوشت اور چمڑا کیسے پاک ہو

سُوَر کے سِوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جب کہ ذَبْح کے قابِل ہو، اور بِسمِ اللّٰہ کہہ کہ ذَبْح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے، کہ نَمازی کے پاس اگر وہ گوشت، ہے یا اس کی کھال پر نَماز پڑھی تو نَماز ہو جائے گی مگر حرام جانور (کا گوشت وغیرہ کھانا وغیرہ) ذَبْح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۲۴)

بکرے کی کھال پر بیٹھنے سے عاجزی پیدا ہوتی ہے

درندے کی کھال اگرچہ پکا (یعنی سُکھا) لی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے نہ نَماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبُّر پیدا ہوتا ہے، بکری (بکرا) اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مِزاج میں نرمی اور اِنکسار (عاجزی) پیدا ہوتا ہے، کُتّے کی کھال اگرچہ پکا (یعنی سُکھا) لی گئی ہو یا وہ ذَبْح کر لیا گیا ہو استِعمال میں نہ لانا چاہیے کہ آئِمّہ کے اِختِلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مُناسِب ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۴، ۱۲۵)

جو نَجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مَرْئِیَّہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اُسے غَیر مَرْئِیَّہ کہتے ہیں۔ (ایضاً ص ۵۴)

گاڑھی نَجاست والا کپڑا کس طرح دھوئے

نَجاست اگر دَلدار یعنی گاڑھی ہو جسے نَجاستِ مَرْئِیَّہ کہتے ہیں (جیسے

پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار۴ پانچ۵ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار۴ پانچ۵ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین۳ مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین۳ بار پورا کر لینا مُستَحَب ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۹)

اگر نجاست کا رنگ کپڑے پر باقی رہ جائے تو؟

اگر نجاست دُور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازِم ہے ہاں اگر اس کا اثر بِدِقّت (یعنی دُشواری سے) جائے تو اثر دُور کرنے کی ضَرورت نہیں تین۳ مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی (یا کسی قسم کے کیمیکل وغیرہ) سے دھونے کی حاجت نہیں۔ (اَیضاً)

پتلی نَجاست والا کپڑا پاک کرنے کے مُتعلِّق 6 مَدَنی پھول

{1} اگر نَجاست رَقیق (یعنی پتلی جیسے پیشاب وغیرہ) ہو تو تین۳ مرتبہ دھونے اور تینوں۳ مرتبہ بقُوّت (یعنی پوری طاقت سے) نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قُوّت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اِس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اُس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچّھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۰) {2} اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر

ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زِیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس (پہلے نچوڑے والے) کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا (پہلے کے حق میں) اِعتِبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اِسی قَدَر نچوڑتا (جس قَدَر پہلے والے نے نچوڑا تھا) تو پاک نہ ہوتا۔ (اَیضاً) ﴿3﴾ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اِتنی تَری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بُوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔ (ایضاً) ﴿4﴾ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصّہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بِھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تَری سے بِھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۰) ﴿5﴾ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔ (اَیضاً ص ۱۲۱) ﴿6﴾ یہ ضَروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف

وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔ (اَیضاً ص ۱۲۲)

بہتے نل کے نیچے دھونے میں نِچوڑنا شَرْط نہیں

فتاوٰی امجدیہ جلد 1 صفحہ 35 میں ہے کہ یہ (یعنی تین مرتبہ دھونے اور نچوڑنے کا) حکم اُس وَقْت ہے جب تھوڑے پانی میں دھویا ہو، اور اگر حوضِ کبیر (یعنی دَہ دَر دَہ یا اس سے بڑے حَوض، نَہر، ندی، سمندر وغیرہ) میں دھویا ہو یا (نل، پائپ یا لوٹے وغیرہ کے ذَرِیعے) بُہُت سا پانی اس پر بہایا یا (دریا وغیرہ) بہتے پانی میں دھویا تو نچوڑنے کی شَرْط نہیں۔

بہتے پانی میں پاک کرنے میں نچوڑنا شَرْط نہیں

فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام فرماتے ہیں: دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظنِّ غالِب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہا لے گیا پاک ہو گیا کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شُرْط نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۲۱)

پاک ناپاک کپڑے ساتھ دھونے کا مَسئلہ

اگر بالٹی یا کپڑے دھونے کی مشین میں پاک کپڑوں کے ساتھ ایک بھی ناپاک کپڑا پانی کے اندر ڈال دیا تو سارے ہی کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور بلاضَرورتِ شَرعیّہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ

اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) جلد اوّل صَفْحَہ 792 پر فرماتے ہیں: بلاضَرورت پاک شے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے۔'' جِلْد 4 (مُخَرَّجہ) صَفْحَہ 585 پر فرماتے ہیں: ''جسم ولباس بلاضَرورتِ شَرْعِیَّہ ناپاک کرنا اور یہ **حرام** ہے۔ ''**اَلْبَحْرُ الرَّائِق**'' میں ہے: پاک چیز کو ناپاک کرنا **حرام** ہے۔'' (البحر الرائق ،ج ۱ ص ۱۷۰)

اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ پاک و ناپاک کپڑے جُدا جُدا دھوئیں۔ اگر ساتھ ہی دھونا ہے تو ناپاک کپڑے کا نَجاست والا حصّہ اِحتیاط کے ساتھ پہلے پاک کرلیں پھر بے شک دیگر مَیلے کپڑوں کے ہمراہ ایک ساتھ واشنگ مشین میں اس کو بھی دھولیں۔

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا آسان طریقہ

کپڑے پاک کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ بالٹی میں ناپاک کپڑے ڈال کر اُوپر سے نل کھول دیجئے، کپڑوں کو ہاتھ یا کسی سَلاخ وغیرہ سے اِس طرح ڈُبوئے رکھئے کہ کہیں سے کپڑے کا کوئی حِصّہ پانی کے باہَر اُبھرا ہوا نہ رہے۔ جب بالٹی کے اُوپر سے اُبل کر اتنا پانی بہ جائے کہ ظنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کرلے گیا ہوگا تو اب وہ کپڑے اور بالٹی کا پانی نیز ہاتھ یا سَلاخ کا جتنا حصّہ پانی کے اندر تھا سب پاک ہوگئے جبکہ کپڑے وغیرہ پر نَجاست کا اثر باقی نہ ہو۔ اِس عمل کے دَوران یہ احتیاط ضَروری ہے کہ پاک ہوجانے کے ظنِّ غالب سے قبل ناپاک پانی کا

ایک بھی چھینٹا آپ کے بدن یا کسی اور چیز پر نہ پڑے۔ بالٹی یا برتن کا اوپری کَنارا یا اندرونی دیوار کا کوئی حصہ ناپاک پانی والا ہے اور زمین اتنی ہموار نہیں کہ بالٹی کے ہر طرف سے پانی اُبھر کے نکلے اور مکمّل کَنارے وغیرہ دھل جائیں تو ایسی صورت میں کسی برتن کے ذَرِیعے یا جاری پانی کے نل کے نیچے ہاتھ رکھ کر اُس سے بالٹی وغیرہ کے چاروں طرف اِس طرح پانی بہائیے کہ کَنارے اور بقیّہ اندرونی حصّے بھی دُھل کر پاک ہوجائیں مگر یہ کام شُروع ہی میں کر لیجئے کہیں پاک کپڑے دوبارہ ناپاک نہ کر بیٹھیں!

واشِنگ مشین میں کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

واشنگ مشین میں کپڑے ڈالکر پہلے پانی بھر لیجئے اور کپڑوں کو ہاتھ وغیرہ سے پانی میں دبا کر رکھئے تا کہ کوئی حصّہ اُبھرا ہوا نہ رہے، اوپر کا نل کُھلا رکھئے اب نچلا سُوراخ بھی کھولدیجئے، اِس طرح اُوپر نل سے پانی آتا رہے گا اور نچلے سوراخ سے بہتا رہے گا جب ظنِّ غالب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہالے گیا ہوگا تو کپڑے اور مشین کے اندر کا پانی پاک ہو جائے گا جبکہ نَجاست کا اثر کپڑوں وغیرہ پر باقی نہ ہو۔ ضَرورتاً مشین کے اُوپری کَنارے وغیرہ مذکورہ طریقے پر شُروع ہی میں دھو لینے چاہئیں۔

نل کے نیچے کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

مذکورہ طریقے پر پاک کرنے کیلئے بالٹی یا برتن ہی ضَروری نہیں، نل کے نیچے ہاتھ میں پکڑ کر بھی پاک کر سکتے ہیں۔ مَثَلاً رومال ناپاک ہوگیا، تو بیسن میں نل

کے نیچے رکھ کر اتنی دیر تک پانی بہایئے کہ ظنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہوگا تو پاک ہو جائے گا۔ بڑا کپڑا یا اس کا ناپاک حصّہ بھی اسی طریقے پر پاک کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ ناپاک پانی کے چھینٹے آپ کے کپڑے، بدن اور اَطراف میں دیگر جگہوں پر نہ پڑیں۔

کارپَیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپَیٹ (CARPET) کا ناپاک حصّہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا مَوقوف ہو جائے پھر دُوبارہ دھو کر لٹکایئے حتّٰی کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اِسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو کارپَیٹ پاک ہو جائے گا۔ چٹائی، چمڑے کے چپّل اور مٹّی کے برتن وغیرہ جن چیزوں میں پتلی نَجاست جذب ہو جاتی ہو اِسی طریقے پر پاک کیجئے۔ ایسا نازُک کپڑا کہ نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ بھی اِسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپَیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مَثَلاً دریا، نَہر میں یا پائپ یا ٹونٹی کے جاری پانی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِّ غالِب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہوگا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچّہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچّے یا بچّی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔

ناپاک مہندی سے رنگا ہوا ہاتھ کیسے پاک ہو؟

کپڑے یا ہاتھ میں نَجِس رنگ لگا، یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ

صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۹)

ناپاک تیل والا کپڑا دھونے کا مسئلہ

کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا تین[۳] مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اِس تکلُّف کی ضَرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مُردار کی چَربی لگی تھی تو جب تک اِس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

(ایضاً ص ۱۲۰)

اگر کپڑے کا تھوڑا سا حصّہ ناپاک ہو جائے

کپڑے کا کوئی حصّہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصّہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مَثَلاً آستین نَجِس ہو گئی مگر یہ نہیں معلوم کہ آستین کا کونسا حصّہ ہے، تو پوری آستین کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی سا حصّہ دھو لے جب بھی پاک ہو جائے گا، اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا (حصّہ) دھو لیا جب بھی پاک ہے مگر اِس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نَجِس حصّہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اِعادہ کرے (یعنی دوبارہ پڑھے) اور جو سوچ کر دھو لیا تھا اور بعد کو غَلَطی معلوم ہوئی تو اب دھو لے اور نمازوں کے

اِعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنے) کی حاجت نہیں۔ (ایضاً ص ۱۲۱، ۱۲۲)

دُودھ سے کپڑا دھونا کیسا؟

دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نَجاست دُور نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۹)

مَنی والے کپڑے پاک کرنے کے 6 اَحکام

﴿1﴾ مَنی کپڑے میں لگ کر خُشک ہوگئی تو فقط مَل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ بعد مَلنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔ (ایضاً ص ۱۲۲) ﴿2﴾ اِس مسئلے میں عورت و مرد اور انسان و حیوان وتَنْدُرُست و مریضِ جِریان سب کی مَنی کا ایک حکم ہے۔ (ایضاً) ﴿3﴾ بدن میں اگر مَنی لگ جائے تو بھی اِسی طرح پاک ہو جائے گا۔ (ایضاً) ﴿4﴾ پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور مَنی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ مَلنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضَروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا مَنی جَسْت کر کے (یعنی اُچھل کر) نکلی کہ اس مَوضَعِ نَجاست (یعنی ناپاک جگہ) پر نہ گزری تو مَلنے سے پاک ہو جائے گی۔ (ایضاً ص ۱۲۳) ﴿5﴾ جس کپڑے کو مَل کر پاک کر لیا (اب) اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ (ایضاً) ﴿6﴾ اگر مَنی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تَر ہے (بغیر سکھائے پاک کرنا چاہیں) تو دھونے سے پاک ہوگا (سوکھنے سے قبل) مَلنا کافی

نہیں۔ (اَیضاً)

دوسرے کے ناپاک کپڑے کی نشاندہی کب واجب ہے

کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نَجاست لگی دیکھی اور غالِب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کرلے گا تو خبر کرنا واجِب ہے۔ (ایسی صورت میں خبر نہیں دیگا تو گنہگار ہوگا)۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۷)

رُوئی پاک کرنے کا طریقہ

رُوئی کا اگر اتنا حصہ نَجِس (ناپاک) ہے جس قَدَر دُھنکنے سے اُڑ جانے کا گمانِ صحیح ہو تو دُھنکنے سے (روئی) پاک ہوجائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی، ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نَجِس (ناپاک) ہے تو بھی دُھنکنے سے پاک ہوجائے گی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۵)

برتن پاک کرنے کا طریقہ

اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نَجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن یا مٹّی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فَقَط تین بار دھو لینا کافی ہے، اس کی بھی ضَرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔ (اَیضاً ۱۲۱)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

چُھری چاقو وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ

لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نَقش و نگار، نَجِس ہو جائے تو اچّھی طرح پُونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نَجاست کے دَلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یُوہیں چاندی، سونے، پیتل، گِلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زَنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۲)

آئینہ پاک کرنے کا طریقہ

آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مِٹّی کے رَوغنی برتن (یا مٹّی کے وہ برتن جن پر کانچ کی پتلی تہ چڑھی ہوتی ہے) یا پالش کی ہوئی لکڑی غَرَض وہ تمام چیزیں جن میں مَسام نہ ہوں، کپڑے یا پتّے سے اِس قدر پُونچھ لی جائیں کہ (نَجاست کا) اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔ (ایضاً) مگر خیال رہے کہ دراڑ ہو، یا کہیں سے کچھ اُکھڑا ہوا ہو یا کوئی حصّہ ٹوٹا ہوا ہو یا کہیں سے پالش نکل گئی ہو اَلغَرَض کسی طرح کا بھی کُھردراپن ہونے کی صورت میں اس حصّے کا پُونچھنا کافی نہ ہوگا دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔

جُوتے پاک کرنے کا طریقہ

موزے (چمڑے کے) یا جُوتے میں دَلدار نَجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر،

مَنی تو اگرچہ وہ نَجاست تر ہو گُھر چنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ اور اگر مِثلِ پیشاب کے کوئی پتلی نَجاست لگی ہو اور اس پر مِٹّی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نَجاست سُوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۲۳)

کافِروں کے اِستِعمال شُدہ سُوِیٹر وغیرہ

کُفّار کے ممالک سے درآمد کئے ہوئے (IMPORTED) استعمال شدہ سُوِیٹر (SWEATER) جُرابیں، قالین (CARPET) اور دیگر پُرانے کپڑے کہ جب تک ان پر نَجاست کا اثر ظاہر نہ ہو پاک ہیں بغیر دھوئے نَماز میں استِعمال کرنے میں حرج نہیں، البتّہ پاک کر لینا مناسِب ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 2 صَفْحَہ 127 پر فرماتے ہیں: فاسِقوں کے اِستِعمالی کپڑے جن کا نَجِس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نَمازی کے پاجامے وغیرہ میں اِحتِیاط یِہی ہے کہ رُومالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نَمازی پیشاب کر کے وَیسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کُفّار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بَہُت خیال کرنا چاہیے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”بانُوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام“ کے تیئیس حُروف کی نسبت سے اسلامی بہنوں کی 23 مدنی بہاریں

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُودو نوال، رسولِ بے مِثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مرتبہ باہر تشریف لائے تو میں بھی پیچھے ہولیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدے میں تشریف لے گئے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سجدہ اتنا طویل کردیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں **اللہ** عزَّوَجلَّ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روحِ مبارَکہ قبض نہ فرمالی ہو۔ چُنانچہ میں قریب ہو کر بغور دیکھنے لگا۔ جب سرِ اقدس اٹھایا تو فرمایا: ”اے عبدُ الرحمٰن! کیا ہوا؟“ میں نے جواباً اپنا خدشہ ظاہر کردیا تو فرمایا: ”جبرئیلِ امین نے مجھ سے کہا: ”کیا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ **اللہ** عزَّوَجلَّ فرماتا ہے کہ جو تم پر دُرود پاک پڑھے گا میں اُس پر رحمت نازِل

فرماؤں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامَتی نازِل فرماؤں گا۔''

(مُسنَد إمام أحمد بن حَنبل ج ١ ص ٤٠٦ حديث ١٦٦٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿1﴾ مَدَنی آقا سبز عِمامے والوں کے جُھرمٹ میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں پر جھوم جھوم کر بارانِ رَحمت برستی ہے چُنانچِہ بَرمِنگھم (.u.k) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیشِ خدمت ہے، ہم ایک بار مسلمانوں کی گنجان آبادی والے علاقے small health جس کو ہم اپنے مَدَنی ماحول میں ''مکّی حلقہ'' کہتے ہیں میں علاقائی دَورہ کرتے ہوئے **نیکی کی دعوت** دینے کیلئے گھر گھر جارہے تھے۔ اِس دَوران ایک گھر پر دستک دی تو ایک عُمر رسیدہ خاتون نکلیں جن کا میر پور (کشمیر) سے تعلُّق تھا، اردو اور اِنگلش سے نابلد تھیں۔ ہم نے سر جُھکا کر پنجابی میں **نیکی کی دعوت** پیش کی اور عرض کی کہ گھر کے مَردوں کو فُلاں وَقت مسجِد میں بھیج دیجئے۔ ہم جب جانے لگے تو وہ کہنے لگیں: اب میری بھی سنو! ہمارے پاس وَقت کم تھا اِس لئے آگے بڑھ گئے مگر ہمارے ایک اسلامی بھائی ٹھہر گئے۔ بڑی بی فرمانے لگیں: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے چند ہی روز پہلے یہ مبارَک خواب دیکھا تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سبز سبز عمامہ شریف والوں کے جُھرمٹ میں **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہا

الصّلوٰۃ والسّلام سے **باہَر کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔"** **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کہ آج وُہی سبز سبز عمامے والے میرے گھر **نیکی کی دعوت** دینے آگئے! اُن کو اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی گئی۔ اب وہ اپنے خاندان کی اسلامی بہنوں سمیت باقاعِدگی کے ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی ہیں۔

ہیں صَحابہ کے جُھرمٹ میں بدرُ الدُّجےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم علیہم الرضوان

نور ہی نور ہر سُو مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اسلامی بہنوں میں مَدَنی اِنقِلاب

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی والوں پر سرکارِ نامدار، بِاِذنِ پروردگار دوعالَم[2] کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا کتنا بڑا کرم ہے! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں میں بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی ہر طرف دھومیں ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی پیغام کو قَبول کیا، فیشن پرستی سے سَرشار مُعاشَرے میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دَلدَل سے نکل کر اُمَّہاتُ الْمُؤْمِنِین اور شہزادیِٔ کونین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دُوپٹّا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مَخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سنیما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عِفّت مآب

شہزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی شَرم و حیا کے صَدْقے وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ **مَدَنی بُرقع** اُن کے لباس کا جُزوِ لَایَنفَک بن گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کو قراٰنِ کریم حِفْظ و ناظِرہ کی مُفْت تعلیم دینے کیلئے کئی مدارِسُ الْمدینہ اور عالِمہ بنانے کیلئے مُتَعَدِّد، ''جامِعاتُ الْمدینہ'' قائم ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** میں ''حافِظات'' اور ''مَدَنِیہ عالِمات'' کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ بہر حال اسلامی بھائیوں سے اسلامی بہنیں کسی طرح پیچھے نہیں ہیں، ۱۴۲۹ سِنِ ہجری کے مَدَنی ماہ جمادِی الْاُوْلٰی (جون 2008) میں پاکستان کے اندر ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی اسلامی بہنوں کی ''**مجلسِ مُشاوَرت**'' کی طرف سے ملنے والی کارکردگی کی ایک جھلک مُلاحظہ ہو: ﴿1﴾ اِس ایک مَدَنی ماہ میں ملک بھر کے اندر روزانہ تقریباً 24228 **گھر دَرس** ہوئے ﴿2﴾ روزانہ لگنے والے مدرسۃُ المدینہ (بالغات) کی تعداد لگ بھگ 3275 اور اِن سے اِستِفادہ کرنے والیوں کی تعداد تقریباً 34633 ﴿3﴾ حلقہ/علاقہ سطح کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماعات** کی تعداد تقریباً 3000 ان میں شریک ہونے والیاں لگ بھگ 136245 ایک لاکھ چھتیس ہزار دو سو پینتالیس ﴿4﴾ ہفتہ وار تربیتی حلقوں کی تعداد تقریباً 26052۔

مِری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مَدَنی بُرقع پہنیں
انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿2﴾ میں نے مَدَنی بُرقع کیسے اپنایا!

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے پہلے میں بُہت زیادہ **فیشن اَیبل** تھی، فون کے ذَرِیْعے **غیر مَردوں** سے دوستی کرنے میں بڑا لُطف آتا، پڑوس کی شادیوں میں **رسمِ مہندی** وغیرہ کے موقع پَر مجھے خاص طور پر بُلایا جاتا، وہاں میں نہ صِرف خُود رَقص کرتی بلکہ دوسری لڑکیوں کو بھی **ڈانڈیاراس** سکھا کر اپنے ساتھ نَچواتی، لاتعداد گانے مجھے زَبانی یاد تھے، آواز چُونکہ اچّھی تھی اِس لئے میری سہیلیاں مجھ سے اکثر گانا سنانے کی فرمائش کیا کرتیں۔ بدقسمتی سے گھر میں T.V بہت دیکھا جاتا تھا، اس کے بیہودہ پروگراموں کا میری تباہی میں بُہت اَہم کردار تھا۔ **رَبِیْعُ النُّور** شریف کی ایک سُہانی شام تھی، نَمازِ مغرِب کے بعد میرے بڑے بھائی گھر آئے تو ان کے ہاتھ میں **مکتبۃُ المدینہ** کے جاری کردہ سُنّتوں بھرے بیانات کی تین کیسٹیں تھیں، ان میں سے ایک بیان کا نام **"قبر کی پہلی رات"** تھا خوش قسمتی سے یہ کیسٹ سننے کی میں نے سعادت حاصِل کی، قَبْر کا مَرحلہ کس قدر کٹھن ہے، اس کا احساس مجھے یہ بیان سن کر ہوا۔ مگر افسوس! میرے دل پر گناہوں کی لَذّت کا اس قدر غلَبہ تھا کہ مجھ میں کوئی خاص تبدیلی نہ آئی۔ ہاں! اتنا فُرق ضَرور پڑا کہ اب مجھے گناہوں کا اِحساس ہونے لگا۔ کچھ ہی دن بعد پڑوس میں **دعوتِ اسلامی** کی ذِمّے دار اسلامی بہنوں نے

بسلسلۂ ''گیارھویں شریف'' **اجتماعِ ذکر و نعت** کا اہتِمام کیا۔ مجھے بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ **''قبر کی پہلی رات''** سُن کر میرا دل پہلے ہی چوٹ کھا چکا تھا، چُنانچہ میں نے زندگی میں پہلی بار **اجتماعِ ذکر و نعت** میں جانے کا ارادہ کیا۔ مگر میری حماقت کہ خوب **میک اپ** کر کے جدید فیشن کا لباس پہن کر اجتماع میں گئی، ایک اسلامی بہن نے وہاں سنّتوں بھرا بیان فرمایا، جسے سُن کر میرے دل کی دُنیا زیر و زَبَر ہو گئی۔ بیان کے بعد جب مُنقبت **''یا غوث** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) **بلاؤ مجھے بغداد بلاؤ''** پڑھی گئی، اِس نے گویا گرم لوہے پر ہتھوڑے کا کام کیا! یوں میں **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے لگی۔ مَدَنی آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کی دیوانیوں کی صُحبتوں کی بَرَکت سے میرے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہوئی، توبہ کی سعادت ملی۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو کر نیکیوں کی شاہراہ پر ایسی گامزن ہوئی کہ میں وُہی فیشن کی پُتلی جو کہ پہلے باہَر نکلتے وَقت دوپٹّا بھی ٹھیک طرح سے نہیں اوڑھتی تھی، کچھ ہی عرصے میں **مَدَنی برقع** پہننے کی سعادت پانے لگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج میں **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی کاموں** کی دُھوم میں مچانے کیلئے کوشاں ہوں۔

اللہ (عزوجل) کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوگیا

پنجاب (پاکستان) کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کی مُقیم اسلامی بہن کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے پہلے میری عملی حالت انتہائی اَبتر تھی۔ ماڈَرن سَہیلیوں کی صُحبت کے باعِث میں **فیشن کی پُتلی اور مخلوط تفریح گاہوں** کی بے حد متوالی تھی، مَعَاذَاللّٰہ نہ نَماز پڑھتی نہ ہی روزے رکھتی اور بُرقع سے تو کوسوں دُور بھاگتی تھی۔ بس **T.V.** اور **V.C.R** ہوتا اور میں۔ خُودسَر اتنی تھی کہ اپنے سامنے کسی کی چلنے نہیں دیتی تھی۔ اُن دنوں میں کالج میں فرسٹ ایئر کی طالِبہ تھی۔ ایک روز مجھے کسی نے مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ بنام **"وُضو اور سائنس"** تحفے میں دی، بیان معلوماتی اور خاصا دلچسپ تھا۔ اِس بیان سے مُتاثِر ہو کر میں نے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے **اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع** میں جانا شروع کردیا۔ **مَدَنی ماحول** کا نُور میری تاریک زندگی کو منوّر کرنے لگا۔ وَقت گزرنے کے ساتھ ساتھ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں اپنی بُری عادتوں سے توبہ کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے کی بَرَکت سے کچھ ہی عرصے میں **مَدَنی بُرقع** پہننے لگی۔ میرے گھر والے، رشتے دار اور میری سَہیلیاں اس حیرت انگیز تبدیلی پر بہُت حیران تھے! انہیں یہ سب خواب لگ رہا تھا مگر یہ سو فیصدی حقیقت تھی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

اب میں اپنے گھر میں **فیضانِ سنّت** سے دَرس دیتی ہوں۔ دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر **مَدَنی کام** کرنے کی سعادت سے بھی بہرہ مند ہوتی ہوں۔ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے **مدنی انعامات** کے رسالے کے خانے پُر کرکے ہر ماہ جمع کروانا میرا معمول ہے۔ ایک روز مجھ پر **رَبّ** عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہوا کہ میں جتنا بھی شکر کروں کم کم اور کم ہے۔ ہُوا یوں کہ ایک رات میں سوئی تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ **دعوتِ اسلامی** کا **سنّتوں بھرا اجتماع** ہو رہا ہے میں جس جگہ بیٹھی ہوں وہاں کھڑکی سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہے، میں بے ساختہ کھڑکی سے باہَر کی طرف دیکھتی ہوں تو آسمان پر بادَل نظر آتے ہیں۔ میں بے اختیار یہ سلام پڑھنا شُروع کردیتی ہوں:

اے صبا مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اچانک میرے سامنے ایک حسین وجمیل اور نورانی چہرے والے بُزُرگ سفید لباس میں ملبوس سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سرِ مبارک پر سجائے مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے۔ میں ابھی نظّارے ہی میں گم تھی کہ کسی کی آواز سنائی دی: ''**یہ حُضُور اکرم، نُورِ مُجَسَّم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **ہیں۔**'' پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ میں اپنی سعادتوں کی اس معراج پر شدّتِ جذبات سے رونے لگی۔ دل چاہتا تھا کہ آنکھیں بند کروں اور بار بار وُہی منظر دیکھوں۔ اب بھی ہر رات اسی اُمّید پر دُرودِ پاک پڑھتے پڑھتے سوتی ہوں کہ کاش! میرے بھاگ دوبارہ جاگ اُٹھیں!

کیا خبر آج کی شب دید کا ارماں نکلے
اپنی آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ سیدھا راستہ مل گیا

پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارا خاندان عقائد کے اِعتبار سے مختلِف خانوں میں بٹا ہوا تھا، میں شدید پریشان تھی کہ نہ جانے کون سے لوگ صحیح راستے پر ہیں! میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعائیں کیا کرتی کہ **یا اللہ! مجھے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھے سیدھا راستہ** مل گیا اور اس کی صورت یوں بنی کہ ایک دن چند اسلامی بہنوں نے مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی ۔ وہاں ایک مُبلِّغہ اسلامی بہن نے **فیضانِ سنّت** سے دیکھ کر بیان کیا، بیان سن کر میں **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے کانپ اٹھی۔ رقّت انگیز **دُعا، صلوٰۃ وسلام** اور اسلامی بہنوں کی اپنائیت بھری ملاقاتوں نے مزید بہت مُتاثِر کیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی بَرَکت سے مذہبِ مُہذَّب اہلسنّت کی صداقت پر یقین کی دولت کے ساتھ ساتھ **مجھے نمازِ** پنجگانہ

اور رَمَضانُ الْمبارَک کے **روزوں** کی پابندی بھی نصیب ہوئی۔ یوں میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کو سمیٹتی سمیٹتی تادمِ تحریر تحصیل ذِمّہ دار کی حیثیت سے اسلامی بہنوں میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

ظالم ہوں جَفا کار و سِتم گر ہوں میں　　عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں

یہ سب ہے مگر پیارے تری رَحمت سے　　سُنّی ہوں مسلمان مُقرّر ہوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿5﴾ میں گانے لکھتی تھی

پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ میں **گانے باجے** سننے کی بُہت شوقین تھی۔ میرے پاس گانوں کی بُہت ساری **کیسٹیں** اور **کتابیں** جمع تھیں بلکہ میں خُود بھی گانے لکھتی تھی۔ **فلموں ڈِراموں** کی ایسی دیوانی تھی کہ لگتا تھا کہ شاید ان کے بغیر (مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ) میں جی نہ سکوں گی۔ افسوس کہ نگاہوں کی حفاظت کا بالکل بھی ذِہن نہیں تھا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے بالآخر گناہوں بھری زندگی سے کَنارہ کشی کی صورت بن ہی گئی، ہوا یوں کہ میں نے **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اس سنّتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے **بیان**، **دُعا** اور اسلامی بہنوں کی **اِنفرادی کوشش** کے مَدَنی پھولوں نے میرے دل میں **مَدَنی**

انقلاب برپا کردیا۔ **اَلحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنے گناہوں سے **توبہ** کی اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئی۔ تادمِ تحریر حلقہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

کرم جو آپ کا اے سیّدِ ابرار ہو جائے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تو ہر بدکار بندہ دم میں نیکوکار ہو جائے (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿6﴾ قابلِ رَشک موت

مرکزُالاولیاء (لاہور) کی ایک ذِمّے دار اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میری والِدہ ایک عرصے سے گُردوں کے مرض میں مبتَلا تھیں۔ رَبِیْعُ النُّور شریف کے پُرنُور مہینے میں پہلی مرتبہ ہم ماں بیٹی **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے **اللّٰہ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور مرحبا یا مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی پُرکیف صداؤں سے گونجتے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہوئے۔ شَرعی پردہ کرنے کے لئے **مَدَنی بُرقع** پہننے، آئندہ بھی سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے اور مزید اچھی اچھی **نیّتیں** کر کے ہم دونوں گھر لوٹ آئیں۔ رات کے وَقت امّی جان کو یکا یک **دل کا دَورہ** پڑا، سنّتوں بھرے اجتماع میں گونجنے والی **اللّٰہ** ، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی مَسحور کُن صداؤں کا نشہ گویا ابھی باقی تھا شاید اسی لئے میری امّی جان اپنی زندگی کے آخری تقریباً 25 مِنَٹ **اللّٰہ** ، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا

وِرد کرتی رہیں اور پھر۔۔۔پھر۔۔۔ اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت مرحومہ کو غریقِ رَحمت کرے اور ان کو بے حساب مغفِرت سے نواز کر جنّتُ الْفِردوس میں اپنے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے اور مجھ گنہگاروں کے سردار سگِ مدینہ **غُفِرَلَهُ الْغَفّار** کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول کرے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شوق وتوفیق نیکی کی دے مجھ کو تُو ۔۔۔ عَفْو فرما خطائیں مِری اے عَفُو! عزوجل

عادتِ بد بدل اور کر نیک خُو ۔۔۔ جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکرِ ھُو عزوجل

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ سفرِ مدینہ کی سعادت مِل گئی

پنجاب (پاکستان) کے شہر گُہروڑپکّا کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 55 سال) کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں پابندی سے حاضری سے محروم تھی۔ سنّتوں بھرے بیانات میں **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعات میں **قبولِ دُعا** کے واقعات اگرچہ سن رکھے تھے مگر میرا اِعتقاد یُوں مزید پُختہ ہوا کہ میں 3 سال تک **سفرِ مدینہ** کے لیے فارم جمع کرواتی رہی لیکن **حاضری** کی کوئی صورت نہ بن پائی۔ اب کی بار فارم جمع کروایا تو میں نے

یوں دُعا مانگی **یا اللہ**! میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں مسلسل 12 ہفتے اوّل تا آخر شرکت کروں گی، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے **سفرِ مدینہ** کی سعادت سے نواز دے۔" **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ابھی 12 ہفتے پورے نہ ہوئے تھے کہ مجھ پر بابِ کرم کُھل گیا اور مجھے مدینے کا بُلاوا آگیا، میں خوشی خوشی سفرِ مدینہ پر روانہ ہوگئی۔ **حاضریٔ مدینہ** سے واپسی پر میں نے 12 ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی نیّت پر عمل بھی کیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر ہر ہفتے پابندی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پاتی ہوں۔

ہم غریبوں کو روضے پہ بلوایئے راہِ طیبہ کا زادِ سفر چاہئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ بیٹی کی اِصلاح کا راز

پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میری بیٹی **فلموں، ڈراموں** اور بے پردگیوں وغیرہ گناہوں کی آلودگیوں میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحوں کو برباد کر رہی تھی، میں اس کی حرکتوں سے بے حد **پریشان تھی**، بارہا سمجھاتی مگر وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرتی تھی اور اجتماع میں مانگی جانے والی **دعاؤں کی قبولیّت** کے واقعات بھی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سنا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں نے **دعوتِ اسلامی** کے تَحت ہونے والے **گیارھویں شریف** کے **اجتماعِ ذکر و نعت** میں اپنی بیٹی کی اِصلاح کے لئے گڑگڑا کر دُعا مانگی۔ میری خواہش تھی کہ میری بیٹی بھی دعوتِ اسلامی کی مُبلِّغہ بنے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری دُعا قبول ہوئی اور میری بیٹی کسی نہ کسی طرح اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں **شریک** ہونے پر رِضا مند ہوگئی۔ اس نے جب شرکت کی تو اتنی **مُتأثِّر** ہوئی کہ بس دعوتِ اسلامی ہی کی ہوکر رہ گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** ترقّی کی منزِلیں طے کرتے کرتے (تادمِ تحریر) میری بیٹی **حَلْقہ ذِمّہ دار** کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔

گر پڑ کے یہاں پہنچا مَر مَر کے اسے پایا
چُھوٹے نہ الٰہی عزوجل اب سنگِ درِ جاناں (سامانِ بخشش)

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی کہ ان **عاشِقانِ رسول** اور آقا کی دیوانیوں میں نہ جانے کتنے اولیاءِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی ہوتے اور وَلِیّات ہوتی ہوں گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوٰی رضویہ **جلد 24 صَفْحَہ 184** پر فرماتے ہیں: "جماعت میں بَرَکت ہے اور دعائے **مَجْمَعِ مُسلِمِین اَقْرب بقَبُول**۔ (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) عُلَماء فرماتے ہیں: **جہاں چالیس مُسلمان**

صالح (یعنی نیک مسلمان) جَمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولیُّ اللّٰہ ضَرور ہوتا ہے۔ (تَیسیر شرح جامِع صغیر ج۱ ص ۳۱۲ زیرِ حدیث ۷۱٤ دار الحدیث مصر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ مَدَنی مُنّا صِحّت یاب ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک ذِمّے دار اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ 2005ء میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بابُ الاسلام (سندھ) کے سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سُپر ہائی وے روڈ باب المدینہ کراچی) میں آخری دن ہونے والی خُصوصی نِشَست کی ٹیلفون کے ذَرِیعے اسلامی بہنوں میں رِلے (RELAY) کی ترکیب تھی۔ چُنانچہ ہم اپنے علاقے کی اسلامی بہنوں میں اس کی دعوت عام کرنے میں مصروف تھیں۔ اجتِماع کے آخری دن علی الصُّبح ہم چند اسلامی بہنیں گھر گھر جا کر اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلا رہی تھیں اِسی دَوران ہماری ملاقات ایک نہایت دُکھیاری اسلامی بہن سے ہوئی، اُنہوں نے غمگین لہجے میں کہا: میرے بچّے کی طبیعت خراب ہے، ڈاکٹروں نے اس کی رِپورٹ دیکھ کر کسی مُہلِک بیماری کا خَدشہ ظاہر کیا ہے، آپ دُعا کیجئے گا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے بیٹے کو شفا عطا فرمائے۔'' ہم نے اُس پریشان حال اسلامی بہن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے سنّتوں بھرے اجتماع کی بَرَکتیں سنا کر

شرکت کی دعوت پیش کی۔ چُنانچہ وہ ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ سنّتوں بھرے اجتماع کی آخِری نِشَست میں شریک ہوگئیں۔ اجتماع میں ہونے والی رِقّت انگیز دُعا کے دَوران انہوں نے اپنے بیٹے کی صحت یابی کی دعا مانگی۔ چند روز بعد وہ اسلامی بہن **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی تشریف لائیں اور اجتماع کے اختِتام پر انہوں نے ذِمّہ دار اسلامی بہن کو بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **سنّتوں بھرے اجتماع** کی خُصُوصی نِشَست میں شرکت کی مجھے ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ جب میں نے اپنے مُنّے کا دوبارہ میڈیکل ٹیسٹ کروایا تو حیرت انگیز طور پر رپورٹس بِالکل صحیح آئیں اور اب میرا مَدَنی مُنّا مکمّل طور پر **صحت یاب** ہوچکا ہے۔ میرے مُنّے کی اچانک صحت یابی نے ڈاکٹروں کو بھی حیرت میں مبتلا کر دیا ہے!

وَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اِتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دل سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿10﴾ روزگار مل گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک ذِمّے دار اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ہم طویل عرصے سے **مَعاشی بدحالی** کا شِکار تھے، میرے بچّوں کے ابّو کو بھی

کبھار کوئی کام مل جاتا ورنہ اکثر بے رُوزگار رہتے۔ اِسی پریشانی کے عالَم میں میری مُلاقات **دعوتِ اسلامی** کی ایک مُبلِّغہ سے ہوئی، میں نے انہیں اپنے حالات بتا کر دُعا کے لئے کہا تو انہوں نے نہایت شَفْقَت سے دِلاسہ دیا اور مجھ پر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی اور میرا کچھ اس طرح ذِہن بنایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی خوب خوب **بہاریں** ہیں، جہاں کثیر اسلامی بہنوں کو توبہ کی توفیق ملی اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیک بن گئیں وَہیں **بعض اوقات** ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے **ایمان افروز کرِشمات** کا بھی ظُہور ہوتا ہے مَثَلاً مریضوں کو شِفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خَلاصی ملی، وغیرھا۔ انکی ''انفرادی کوشش'' کے دل موہ لینے والے انداز نے مجھے سنّتوں بھرے اجتِماع میں شریک ہونے پر مجبور کر دیا۔ چُنانچہ میں سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی اور اختِتام پر ہونے والی رِقّت انگیز **دُعا** کے دَوران میں نے یہ بھی دُعا مانگی کہ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس اجتِماع میں شرکت کی بَرَکت سے ہمارے رُوزگار کے مسئلے کو حل فرما دے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ **اللّٰہُ غفّار** عَزَّوَجَلَّ نے میرے بچّوں کے ابو کو بہترین سلسلۂ رُوزگار عطا فرما دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس طرح **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے ہماری بد

حالی خوش حالی میں تبدیل ہوگئی۔

دو عالم میں بٹتا ہے صَدَقہ یہاں کا
ہمیں اِک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ سچی نِیَّت کی بَرَکت

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک ذِمّے دار اسلامی بہن کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے بینَ الْاَقوامی تین[۳] روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی آمد آمد تھی۔ آخری دن کی **خُصوصی نِشَست** کا بیان، ذکر و دعا اور صلوٰۃ وسلام بذریعہ ٹیلی فون اسلامی بہنوں کے باپردہ اجتماعات میں بھی رِلے کیا جاتا ہے۔ چُنانچِہ ہمارے علاقے کی اسلامی بہنوں نے گھر گھر جا کر **سنّتوں بھرے اِجتماع** کی دعوت کو عام کرنا شُروع کر دیا، ان اسلامی بہنوں میں **مرحومہ زاہدہ عطّاریہ** بھی شامل تھیں، ان کا جذبہ قابلِ دید تھا، وہ سنّتوں بھرے اجتماع کی آخری نِشَست میں شرکت کے لئے اسلامی بہنوں پر بھرپور **انفرادی کوشش** اور انہیں اجتماع گاہ میں لیجانے کے اِنتِظامات میں مصروف دکھائی دیتی تھیں۔ سنّتوں بھرے اجتماع سے ایک ہفتہ قبل اتوار کے دن اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی اور انہیں اَسپتال میں لے جایا گیا جہاں حالت دیکھتے ہوئے انہیں فوراً داخل کرلیا گیا۔ تین[۳] روز بسترِ عَلالت پر رہنے کے بعد وہ منگل

کے روز اِس دنیائے فانی سے کوچ فرما گئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ - اتوار کے روز سنّتوں بھرے اجتماع کی آخری نِشَست میں ان کے علاقے کی کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اچانک ایک اسلامی بہن نے یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ چند روز قبل انتقال کر جانے والی دعوتِ اسلامی کی مُبلّغہ زاہدہ عطاریہ مرحومہ بھی سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہیں۔ اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

آپ مَحبوب ہیں اللہ عزوجل کے ایسے مَحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ہر مُحِب آپ کا مَحبوبِ خدا عزوجل ہوتا ہے (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿12﴾ اولاد ملی، پاؤں کا درد مِٹا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ معاذ اللہ عزوجل میں نت نئے فیشن کی شوقین اور نمازیں قضا کر دینے کی عادی تھی۔ ہماری خوش بختی کہ میری ایک بیٹی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئی۔ وہ مجھے بھی انفرادی کوشش کے ذَریعے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دیتی

رہتی تھی لیکن میں اس کی بات کو نظر انداز کر دیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ حسبِ معمول میری بیٹی نے مجھ پر ''اِنفرادی کوشش'' کی اور مجھے **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعات میں شرکت کی ایک بَرَکت یہ بھی بتائی کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں شریک ہونے والیوں کی دعاؤں کی قَبولیّت کے کئی واقِعات ہیں، لِہٰذا آپ بھی اجتماع میں شریک ہوں اور بھائی کے لئے **دعا** کیجئے۔ بات یہ تھی کہ میرے بیٹے کی شادی کو 4 سال کا عرصہ گزر چکا تھا مگر وہ **اولاد کی نعمت** سے محروم تھا۔ چُنانچہ میں نے اپنی بیٹی کی ترغیب پر یہ نیّت کی کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروں گی اور اپنے بیٹے کے لیے اولاد کی دعا مانگوں گی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں پابندی سے شرکت کرنا شُروع کر دی۔ وہاں میں اپنے بیٹے کے لئے بھی دعا کیا کرتی۔ کچھ ہی عرصے میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے میرے بیٹے کو **اولاد کی نعمت** سے مالا مال فرما دیا۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک اور **برکت** یہ بھی ملی کہ تقریباً 3 سال سے میرے پاؤں میں جو شدید تکلیف رہتی تھی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے اس سے بھی نَجات مل گئی۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿13﴾ میرے مسائل حل ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک **مُعَمَّر** (م. عَ م. مَر) اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ اس طرح ہے کہ میں مختلِف **گھریلو مسائل** میں گرفتار تھی۔ ہم کرائے کے مکان میں رہتے تھے، مگر آمدَنی کم ہونے کی وجہ سے کرایہ بھی وَقت پر نہ دے پاتے۔ بچیاں بھی جوان ہو رہی تھیں، اُن کی شادیوں کی **فِکر** الگ کھائے جا رہی تھی۔ ایک روز کسی اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوئی، اُنہوں نے میری **غم خواری** کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں پابندی کے ساتھ شرکت کی نیّت کروائی اور وہاں آ کر اپنے مسائل کے لئے **دُعا** کرنے کی بھی ترغیب دی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصِل کرنے لگی۔ میں وہاں اپنے مسائل کے حل کے لیے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا بھی کیا کرتی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میرے بچّوں کے اَبّو کو اچھی **مُلازَمت** مل گئی اور کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ کچھ ہی عرصے میں ہم نے کرائے کا گھر چھوڑ کر اپنا **ذاتی مکان** بھی خرید لیا۔ **اللہ** مُجِیب عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے صَدْقے، سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی بَرَکت سے بچّیوں کی شادیوں کے فریضے سے عُہدہ بَرآ ہونے کی طاقت بھی عنایت فرما دی۔ اس طرح دعوتِ اسلامی کے

مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے ہمارا مسائل کا ریگستان، ہنستے مُسکراتے لہلہاتے گلستان میں تبدیل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِین۔

بے کس و بے بس و بے یار و مددگار ہو جو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿14﴾ مَدَنی اِنْعامات پر عَمَل کی بَرَکت سے چَل مدینہ کی سعادت مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حَلفیہ بیان کا خُلاصہ کچھ یوں ہے کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھرانہ آقائے نعمت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرحمٰن کے ایک عظیمُ المرتبت خلیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد سے ہے۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّۃ کے وہ **خلیفۂ مکرَّم** میری والِدۂ محترمہ کے نانا جان تھے اور ہمارے تمام اہلِ خانہ اُنہیں کے دستِ مبارک پر بَیعت تھے۔ ان سے بَیعت کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّۃ کی مَحبَّت وعقیدت رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے تھی، لیکن عملی زندگی میں ہماری مثال کورے کاغذ کی سی تھی بالخصوص نمازوں کی پابندی سے محرومی تھی نیز فیشن پرستی اور گانے باجے سننے کی نُحوست چھائی تھی، غُصّہ اور چڑچڑا پن ہماری عادتِ ثانیہ تھی۔ میرے پھوپھی زاد بھائی نے (جو کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول

سے وابستہ تھے) **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے میرے بھائی جان کو بھی **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نہ صِرْف دعوت دی بلکہ اپنے ساتھ لے جانا شُروع کر دیا۔ بھائی جان سُنّتوں بھرے اجتماع سے واپسی پر اجتماع کی رُوداد سناتے جن میں سیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّۃ کا **ذِکرِ خیر** سننے کو ملتا جس کی وجہ سے مجھے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے اپنائیت سی محسوس ہونے لگی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسی اپنائیت کی سوچ نے مجھے پہلی بار 1985ء کے سالانہ سنّتوں بھرے اجتماع کی خُصُوصی نِشَست میں شرکت پر اُبھارا۔ چُنانچہ میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوئی جہاں ہم نے پردے میں رہ کر سنّتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا **بیان** سُنا اور رِقّت انگیز **دُعا** مانگی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسی اجتماع میں شرکت کی برکت سے مجھے گناہوں سے توبہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، فکرِ آخرت ملی۔ جس پر اِستِقامت پانے کے لیے میں نے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل کرنا شُروع کر دیا۔ مَدَنی انعامات کی برکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے **چل مدینہ** کی سعادت بھی نصیب ہوگئی۔ (1)

چل مدینہ ؤہی ہو سکے جس کا دل | گھر میں رہ کر بھی اکثر مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! | صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(1) امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے قافلے کے ساتھ حج وزیارتِ مدینہ سے مُشرَّف ہونا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں "چل مدینہ" کی سعادت پانا کہلاتا ہے۔ مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

﴿15﴾ بِغیر آپریشن وِلادت ہوگئی

حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: غالباً 1998ء کا واقِعہ ہے، میری اہلیہ اُمّید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بینَ الاَقوامی تین روزہ سنّتوں بھرا اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنّتوں کی تربیَّت کے 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیّت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافِلہ ساتھ لیکر اَسپتال پہنچا، چُونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاوُن کیلئے موجود تھے، اہلیہ مُحترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے اَلوَداع کیا۔

میرا ذِہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں ضَرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی بَرَکت سے عافِیَت کے ساتھ وِلادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اَخراجات بھی نہیں تھے! بَہَر حال میں مدینۃ الاولیا ملتان شریف حاضر ہوگیا۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں گڑگڑا کر خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اِختِتامی رِقّت انگیز دُعاء کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امّی جان نے فرمایا: مبارَک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات عزوجل نے بغیر آپریشن کے تمہیں چاند سی مَدَنی مُنّی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی: امّی جان! میرے

لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا 30 دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بنوں؟ امّی جان نے فرمایا، ''بیٹا! بے فِکر ہو کر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرو۔''

اپنی **مَدَنی مُنّی** کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے میری مُشکل آسان ہو گئی تھی **مَدَنی قافِلوں کی بہاروں** کی بَرَکت کے سبب گھر والوں کا بَہُت زبردست مَدَنی ذِہن بن گیا، حتّٰی کہ میرے بچّوں کی امّی کا کہنا ہے، جب آپ **مَدَنی قافِلے** کے مسافر ہوتے ہیں میں بچّوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوُّر کرتی ہوں۔

زچگی آسان ہو، خوب فیضان ہو غم کے سائے ڈھلیں، قافِلے میں چلو
بیوی بچّے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ گھر والوں پر انفرادی کوشش کیجئے

اسلامی بہنو! یہ مَدَنی بہار اپنے اندر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سبھی کیلئے رَحمت کے **مہکتے مَدَنی پھول** لئے ہوئے ہے، اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچّوں، ان کے ابّو، اپنے والِد صاحِب، بھائیوں، وغیرہ **محارِم** پر خوب **انفِرادی کوشش** کریں، اِتنی کریں اِتنی کریں اور اِتنی کریں کہ وہ سب کے سب پکّے نمازی، سنّتوں کے عادی، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے پابند، مَدَنی انعامات

کے عامل، ہر ماہ تین دن کے **مَدَنی قافِلوں** کے مسافر اور **دعوتِ اسلامی** کے باعمل مبلِّغ بن جائیں۔ اس طرح اِن شاءَ اللہ عزوجل آپ کے لئے ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ سنّتیں سکھانے اور نیکیوں کی ترغیب دلانے کا عظیمُ الشّان ثواب کمانے کے لئے کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ فیضانِ سنّت جِلد اوّل سے "گھر درس" شُروع کر دیتیں! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے چار احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

چار فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

﴿1﴾ نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔[1] ﴿2﴾ اگر **اللہ تعالیٰ** تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔[2] ﴿3﴾ بے شک **اللہ تعالیٰ**، اس کے فِرِشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سُوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو **نیکی سکھانے والے** پر "صلوٰۃ" بھیجتے ہیں۔[3] **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: **اللہ** عزوجل کی "صلوٰۃ" سے اُس کی **خاص رَحمت** اور مخلوق کی "صلوٰۃ" سے **خُصوصی دعائے رَحمت** مُراد ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۱ص۲۰۰) ﴿4﴾ بہترین صَدَقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔[4]

---

(1) سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج٤ ص٣٠٥ حدیث ٢٦٧٩ (2) صَحِیح مُسلِم ص١٣١١ حدیث ٢٤٠٦ (3) سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج٤ ص٣١٤ حدیث ٢٦٩٤ (4) سُنَن ابن ماجه ج١ ص١٥٨ حدیث ٢٤٣

﴿17﴾ بیٹا صحّت یاب ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کی کچھ اسلامی بہنیں **نیکی کی دعوت** دینے کے لئے ہمارے گھر آیا کرتیں، وہ مجھ پر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** اور علاقائی دَورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شرکت کی دعوت پیش کرتیں مگر میں سُستی کے باعِث اِس سعادت سے محروم رہتی۔ ایک دن اچانک میرے بیٹے کی طبیعت خراب ہوگئی، ڈاکٹر کو دکھایا تو اس نے **اندیشہ** ظاہر کیا کہ شاید اب یہ بچہ عمر بھر ٹانگوں کے سہارے چل نہ سکے، نیز اس کا دِماغی توازُن بھی ٹھیک نہیں رہا۔ یہ سن کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی! ہر ماں کی طرح مجھے بھی اپنے بیٹے سے بہُت مَحَبَّت تھی، اِس صدمے نے مجھے نیم جان کردیا۔ کچھ دن اِسی حالت میں گزر گئے۔ ایک دن پھر وُہی اسلامی بہنیں **نیکی کی دعوت** کے لیے آئیں۔ انہوں نے میرے چہرے پر **پریشانی** کے آثار دیکھے تو غم خواری کرتے ہوئے پوچھا: ''خیریت تو ہے آپ پریشان دکھائی دے رہی ہیں؟'' میں نے انہیں سارا ماجرا کہہ سنایا تو انہوں نے مجھے بہُت حوصلہ دیا اور کہا کہ آپ **دعوتِ اسلامی** کے 12 ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماعات** میں پابندی سے شرکت کیجئے اور وہاں پر اپنے بچّے کے لئے دعا بھی مانگئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بیٹا صحّت یاب ہوجائے گا۔ چُنانچہ میں نے 12

اجتماعات میں شرکت کی پُختہ نیّت کرلی۔ جب میں پہلی مرتبہ **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہوئی اور جب وہاں رقّت انگیز دعا ہوئی تو میں نے بھی اپنے ربّ داوَر عَزَّوَجَلَّ سے اپنے لختِ جگر کی **صحت یابی** کی گڑگڑا کر دُعا مانگی۔ اجتماع کے بعد جب گھر واپس آئی تو مجھے اپنے بیٹے کی طبیعت پہلے سے بہتر دکھائی دی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وَقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرا بیٹا مکمّل طور پر **صحت یاب** ہوگیا۔ یوں ڈاکٹروں کے اندیشے غلط ثابت ہوئے اور سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے میرا بیٹا **چلنے پھرنے** بھی لگا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر ہمارا سارا گھرانا دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو کر جنّت کی تیاری میں مصروف ہے۔

مِرے غوث (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
انہیں خُلد میں بسانا مدنی مدینے والے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! سُبْحٰنَ اللّٰہ سنّتوں بھرے اجتماع کی بَرَکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں بَر آتی ہیں! اُمّیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پَژمُردہ کلیاں کِھل اٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ ضَروری نہیں ہر ایک کی دلی مُراد لازِمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا

سُوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے **اِنعام** ہوتا ہے۔ مَثَلاً یہی کہ وہ **اولادِ نَرینہ** مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مُنّیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چُنانچہ پارہ دوسرا **سورۃُ البَقرہ** کی آیت نمبر 216 میں ربُّ العِباد عزوجل کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ (پ ۲ البقرۃ ۲۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ اسی ماحول نے ادنٰی کو اعلٰی کر دیا دیکھو!

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ والِدَین کے بے حد اِصرار پر میں نے قراٰنِ پاک حِفْظ کرنے کی سعادت تو حاصل کر لی تھی مگر بعد میں اِس کو دُہرانا چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے والِدَین کو سخت **تشویش** تھی۔ اتنی عظیم سعادت حاصل کرلینے کے باوُجود افسوس! میری عملی کیفیت یہ تھی کہ میں **نَمازوں** کی پابندی سے غافِل تھی۔ نت نئے **فیشن** اپنانے اور فلمی **گانے** سننے کی تو اتنی شوقین تھی کہ ہیڈ فون لگا کر بعض اوقات تو ساری ساری رات گانے سننے میں برباد کر دیتی! T.V کی تباہ کاریوں نے مجھے بہُت بری طرح اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

چُنانچہ میں **فلمیں ڈرامے** دیکھنے کی خوب ہی رَسیا تھی، بِالخصوص ایک گُلوکار کے گانوں کی تو اِسقدر دیوانی تھی کہ میری سَہیلیاں مذاقاً کہا کرتی تھیں کہ یہ تو مرتے وقت بھی اسی گُلوکار کو یاد کرتے ہوئے دم توڑے گی! صد کروڑ افسوس کہ اگر میں اُس گُلوکار کا کوئی شو (پروگرام) نہ دیکھ پاتی تو رورو کر بُرا حال کرلیتی یہاں تک کہ کھانا بھی چھوٹ جاتا! اَلغرض میرے صبح وشام یونہی گناہوں میں بسر ہورہے تھے۔ میری مُمانی **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے **سنّتوں بھرے اجتماعات** میں شرکت کیا کرتی تھیں۔ وہ مجھے بھی اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتیں مگر میں ٹال دیتی۔ ان کی مسلسل **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں بالآخر مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہو ہی گئی، اجتماع میں ہونے والے سنّتوں بھرے بیان، **ذِکرُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور **رِقّت انگیز دُعا** نے مجھ پر **بہُت گہرا اثر** ڈالا۔ ایک حلقہ ذِمّہ دار اسلامی بہن مجھ پر بڑی **شفقت** فرماتیں اور مجھے گھر سے بُلا کر **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرواتیں۔ ان کی مسلسل **شفقتوں** کے سبب میری اِصلاح کا سامان ہونے لگا حتّٰی کہ فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سننے اور دیگر گناہوں سے میں نے توبہ کرلی۔ **مکتبۃُ المدینہ** کے جاری کردہ **سنّتوں بھرے بیانات** کی کیسٹیں سنتی تو خوفِ خدا سے لرز کر رہ جاتی کہ اگر یونہی گناہ کرتے کرتے مجھے موت آگئی تو میرا کیا بنے گا! اسی طرح مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی **کُتُب**

ورسائل پڑھ کر مجھ میں **احساسِ ذمّے داری** پیدا ہوا اور میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر **نیکی کی دعوت** عام کرنے میں مصروف ہوگئی۔ ذِمّہ دار اسلامی بہن مجھے جو بھی ذِمّے داری دیتیں میں بحُسن وخوبی نبھانے کی کوشش کرتی۔ یوں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے کرتے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر علاقائی مُشاورت کی خادِمہ (ذِمّہ دار) کی حیثیت سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کام کو بڑھانے میں کوشاں ہوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مفتیِ دعوتِ اسلامی** حافظ محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کہ جن کے عہدِ طالبِ علمی کا واقعہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قرانِ پاک کی کُل سات منزِلوں میں سے روزانہ ایک منزِل تلاوت فرمایا کرتے تھے میں بھی ان کی پَیروی میں روزانہ ایک منزِل کی دُہرائی کر کے ہر سات دن میں ایک بار ختمِ قرانِ کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔ الٰہی عزّوجلّ استِقامت دے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

استِقامت دین پر یا مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کر دو عطا
بہرِ خبّاب و بلال و آلِ یاسِر رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین یا نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اِس کے دامن میں آکر مُعاشَرے کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد باکردار بن کر سنّتوں بھری باعزّت زندگی گزارنے لگے نیز اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے

بعضوں کی دُنیوی مصیبت رخصت ہو جاتی ہے۔ اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، سراپا رَحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شَفاعت سے مُعصیَت کی شامت کے سبب آنے والی آخرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قیدو بند
حَشر کو کُھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿19﴾ میں پینٹ شرٹ پہنتی تھی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں مغرِبی تہذیب کی جُنون کی حد تک دِلدادہ تھی حتّٰی کہ لڑکوں کی طرح **پینٹ شرٹ** پہنا کرتی، نامَحرم مَردوں کے ساتھ بِلا جھجک **گفتگو** کرتی اور بدتمیز قسم کے دوستوں کی **صحبت** میں رہا کرتی تھی۔ میرے والِد صاحِب ہوٹل چلاتے تھے، میں اتنی **بے باک** تھی کہ والِد صاحِب کے مَنع کرنے کے باوُجود ہوٹل کے کاؤنٹر پر بیٹھ جایا کرتی تھی! میں ایک اسکول میں پڑھتی تھی، اللہ عزّوجلّ کی شان کہ اچانک میرے دل میں دینی مدرَسے میں پڑھنے کا شوق پیدا ہوا! میں نے جب والِد صاحِب سے اس کا اظہار کیا تو انہوں نے موقع غنیمت جانا اور مجھے ہاتھوں ہاتھ **دعوتِ اسلامی** کے **مدرَسۃُ المدینہ** (للبنات) میں داخِل کروادیا۔ میں نے وہاں قراٰنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ چند دن بعد ہماری

مُعلّمہ نے ہمیں صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیا ملتان شریف میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے سالانہ بینَ الاقوامی **سنّتوں بھرے اجتماع** کے بارے میں بتایا اور گھر گھر جا کر **نیکی کی دعوت کے** ذَرِیْعے اسلامی بہنوں میں اجتماع کی دعوت عام کرنے کی ترغیب دی۔ ہم خوب جوش وخُروش کے ساتھ اس سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہوگئیں۔ مجھے اجتماع کے آخری دن کی **خُصوصی نِشست** کا بڑی بے چینی سے انتظار تھا کیونکہ میں نے پہلے کبھی بھی اجتماع میں شرکت نہیں کی تھی۔ بالآخر انتِظار کی گھڑیاں خَتْم ہوئیں اور وہ دن بھی آہی گیا! میں نے بڑے جذبے کے ساتھ سالانہ سنّتوں بھرے اجتماع کی خُصوصی نِشست میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جس میں **''گناہوں کا علاج''** کے موضوع پر ہونے والا ٹیلیفونک بیان سننے کا شَرَف حاصل ہوا، بیان سن کر میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے تھرّا اُٹھی، مجھے ایک دم احساس ہوگیا کہ ہائے ہائے! میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی کیسی کیسی نافرمانیوں میں مُبتلاء ہوں! آخر میں رِقّت انگیز دعا ہوئی، دَورانِ دعا اجتماع میں شریک بے شمار اسلامی بہنوں کی گریہ وزاری دیکھ کر میری آنکھوں سے بھی **آنسو** بہہ نکلے، میرا دل ندامت کے سمندر میں غوطے کھانے لگا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے ہر گناہ سے **توبہ** کی اور اپنی اصلاح کا عَزْمِ **مُصَمَّم** کرلیا۔ مدرسۃ المدینہ کے ذَرِیْعے اجتماع میں حاضری اور وہاں لگی ہوئی مَدَنی چوٹ کی بَرَکت سے میں دعوتِ

اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگئی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے **شَرعی پردہ** شُروع کردیا اور **نمازوں** کی بھی پابند ہوگئی۔ آج میرے والِدَین مجھ سے بَہُت خوش اور دعوتِ اسلامی کے اِحْسان مند ہیں کہ جس کی بَرَکت سے ان کی فیشن زدہ بیٹی **سنّتوں بھری زندگی** کی شاہراہ پر گامزن ہوگئی۔

سُنّتیں مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی تُو اپنائے جا ، دین کو خوب محنت سے پھیلائے جا

یہ وصیّت تو عطّار پہنچائے جا اُس کو جواُن کے غم کا طلبگار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ میں روزانہ تین۳ چار۴ فلمیں دیکھ ڈالتی!

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہونے سے قبل میں ایک ماڈَرن لڑکی تھی۔ دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کا جُنون کی حد تک **شوق** تھا، **فلم بینی** کا بھوت تو کچھ ایسا سُوار تھا کہ میں ایک رات میں **تین تین چار چار فلمیں** دیکھ ڈالتی! اور مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گانوں کی بھی ایسی رَسیا تھی کہ گھر کا کام کاج کرتے وقت بھی ٹیپ ریکارڈر پر اونچی آواز سے **گانے** لگائے رکھتی۔ میری ایک بہن کو (جوکہ شادی ہوجانے کے بعد دوسرے شہر میں رہائش پذیر تھیں) **دعوتِ اسلامی** سے بڑی مَحَبَّت تھی۔ وہ جب کبھی **بابُ المدینہ** (کراچی) آتیں تو اتوار کے دن دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز

فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ضَرور شرکت کرتیں، رات میں عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی پُرسوز نعتیں سنا کرتیں، جس کی وجہ سے مجھے گانے سننے کا موقع نہ ملتا چنانچہ مجھے ان پر بہُت **غصہ** آتا بلکہ کبھی کبھی تو ان سے لڑ پڑتی! ایک مرتبہ جب وہ بابُ المدینہ آئیں تو قریب بلا کر نہایت شفقت سے کہنے لگیں: ''جو بیہودہ فلمیں اور ڈِرامے دیکھتا ہے وہ عذاب کا حقدار ہے،'' مزید **انفرادی کوشش** جاری رکھتے ہوئے بِالآخر انہوں نے مجھے **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرنے پر راضی کرلیا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اِتّفاق سے اُس دن وہاں بیان کا موضوع بھی **ٹی وی کی تباہ کاریاں** تھا[1] یہ بیان سن کر میرے دل کی کیفیت بدلنا شروع ہوگئی، رِقّت انگیز دعا نے سونے پر سُہاگے کا کام کیا، دورانِ دُعا مجھ پر رِقّت طاری اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے، میں نے سچے دل سے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے **توبہ** بھی کرلی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جب میں سنّتوں بھرے اجتماع سے واپس گھر کی طرف روانہ ہوئی تو میرا دل ٹی وی کے گناہوں بھرے پروگراموں اور گانوں باجوں سے **بیزار** ہو چکا تھا۔ اجتماع سے واپسی پر اپنے کمرے میں موجود کارٹونوں کی **تصاویر** اُتار کر **کعبہ مُشرّفہ** اور **مدینۂ منوّرہ** زادَھُمَا اللّٰہُ

(1) امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی آواز میں آڈیو اور وڈیو کیسٹ اور اسی بیان کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔ ـمجلسِ مکتبۃ المدینہ

شَرَفاً وَّ تعظیماً کے پیارے پیارے طُغرے آویزاں کردیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں جامعۃُ المدینہ (للبنات) میں درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں نیز اپنے علاقے میں علاقائی مُشاورت کی خادِمہ (ذمہ دار) کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کے لئے بھی کوشاں ہوں۔

سرکار! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دیتا ہوں واسطہ

ایسی بہار دو نہ خزاں پاس آسکے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿21﴾ میں 12 سال سے اولاد سے محروم تھی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ میری شادی کو 12 سال کا طویل عرصہ گزر چکا تھا لیکن میں اولاد کی نعمت سے محروم تھی۔ ایک مرتبہ میں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اختتام پر میری ملاقات ایک مُبَلِّغہ اسلامی بہن سے ہوئی۔ اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتائیں۔ میں نے ان سے اپنی محرومی کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے نہایت شفقت سے کہا: آپ دعوتِ اسلامی کے 12 سنّتوں بھرے اجتماعات میں مسلسل شرکت کی نیّت کر لیجیے اور دورانِ اجتماعات ہونے والی دُعا میں اپنے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے اولاد کی بھیک طلب کیجیے اِنْ شاءَ اللّٰہُ غفّار عَزَّوَجَلَّ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صَدَقے میں ضرور کرم ہو

گا۔ چُنانچہ میں نے نیّت کرلی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی بَرَکت سے میری دعائیں قَبول ہوئیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **مجھے چاند سا مَدَنی مُنّا** عطا فرمایا اور اس طرح میرے اُجڑے چمن میں بھی بہار آگئی۔

عزوجل ۔۔۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بہار آئے مِرے دل کے چمن میں یارسولَ اللہ

اِدھر بھی آ لگے چھینٹا کوئی رَحمت کے بادَل سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسلامی بہنو! ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں وسوسہ آئے کہ میں بھی تو عرصے سے اجتماع میں شرکت کرتی اور خوب رورو کر دُعاء مانگتی ہوں مگر میرے مسائل حل نہیں ہوتے، میرا بیٹا بے اولاد ہے، بیٹی کا رِشتہ نہیں آتا، بڑی بیٹی کی تین۳ بیٹیاں ہیں بے چاری اولادِ نرینہ کیلئے ترستی ہے وغیرہ وغیرہ تو عرض یہ ہے کہ بِالفرض دُعاء کی قَبولیت کا اَثر ظاہر نہ ہو تب بھی حَرفِ شکایت زَبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بھلائی کس بات میں ہے اِس کو یقیناً **اللہ** عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں پاک پروردگار جلَّ جلالُہٗ کا شکر گزار بندہ بن کر رَہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شُکر، بیٹی دے تب بھی شُکر، دونوں۲ دے تب بھی شُکر اور نہ دے تب بھی شُکر، ہر حال میں شُکر شُکر اور شُکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ پارہ 25 **سورۃُ الشُّوریٰ** کی آیت نمبر،

49 اور 50 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

(پ ۲۵ الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، وہ مالِک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ اَنْبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا **لُوط** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام و حضرتِ سیِّدُنا **شُعَیب** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صِرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرتِ سیِّدُنا **ابراھیم** خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صِرف فرزند تھے کوئی دُختر ہوئی ہی نہیں اور سیِّدُ الْاَنْبیاء حبیبِ خدا **محمّدِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرتِ سیِّدُنا **یحیٰی** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا **عیسیٰ** رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(خزائن العرفان ص ۷۷۷، فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج ۱، ص ۸۸۲)

﴿22﴾ گناہ کو گناہ سمجھنے کا شُعور مل گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں نمازیں قضا کر ڈالنے اور **بے پردگی** جیسے گناہوں میں گرفتار تھی۔ افسوس! کہ مجھے گناہ کو گناہ سمجھنے کا اِحساس تک نہ تھا۔ میں فکرِ آخرت سے **غافل** اور اسلام کی بنیادی مَعلومات سے جاہل تھی۔ دنیاوی آسائشیں مُیَسَّر ہونے کے باوُجُود **قلبی سکون** نصیب نہ تھا۔ میں عجیب بے چینی اور گھٹن کا شکار رہتی تھی۔ **الحمدُلِلّٰہ** عزَّوَجَلَّ مجھے سُکونِ قلب مل گیا اور اس کا سبب یوں ہوا کہ چند اسلامی بہنوں کی دعوت پر مجھے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی۔ وہاں میں نے سنّتوں بھرا بیان سُنا، اپنے ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا اس کے بعد ہونے والی رِقّت انگیز دعا نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میں نے رو رو کر اپنے گناہوں سے **توبہ** کی، میرے بیقرار دل کو چین محسوس ہوا اور ایسا لگا گویا میرے دل سے کوئی بوجھ اُتر گیا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسی اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے میں **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگئی اور تادمِ تحریر **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی ترقّی کے لیے کوشش کر رہی ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پیا سو مُژدہ ہو کہ وہ ساقیِ کوثر آئے
چین ہی چین ہے اب جام عطا ہوتا ہے (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿23﴾ میں مُووی بنوایا کرتی تھی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے **پہلے** گانے باجے بڑے شوق سے سنتی تھی، مجھے **مُووی** بنوانے کا جُنون کی حد تک شوق تھا، جب کسی شادی میں شریک ہوتی اَلْاَمان وہاں رَقْص کرتی تو خود کہہ کر خوب مُووی بنوایا کرتی تھی ۔ میرا دل گناہوں کی لذّتوں میں کچھ ایسا گرفتار تھا کہ مجھے نہ نَماز قَضا ہونے کا غم ہوتا نہ روزہ چُھوٹ جانے کا۔ ہلاکتوں اور بربادیوں کی طرف گامزن میری گناہوں بھری زندگی کا نیکیوں کی شاہراہ کی طرف یوں رُخ ہوا کہ خوش قسمتی سے بعض اسلامی بہنوں کی **اِنفرادی کوشش** کے نتیجے میں مجھے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّۃ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت یہ ملی کہ میں نے وَہیں بیٹھے بیٹھے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور پانچوں وَقْت **نمازیں** پڑھنے اور رَمَضانُ الْمبارَک کے روزے رکھنے کی پکّی نیت کرلی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے گناہوں سے کَنارہ کَشی کا ذِہن بنا اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرنے کی سعادت بھی نصیب ہورہی ہے۔

بڑھاپا سِلسِلہ رَحمت کا دَورِ زُلفِ والا میں
تَسَلسُل کالے کوسوں رہ گیا عِصیاں کی ظلمت کا (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مآخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ
1	قرآن پاک	رضا اکیڈمی، بمبئی، ہند	21	مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت
2	ترجمۂ قرآن کنز الایمان	رضا اکیڈمی، بمبئی، ہند	22	کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت
3	تفسیر درمنثور	دار الفکر بیروت	23	کتاب الدعاء	دار الکتب العلمیہ، بیروت
4	تفسیر خزائن العرفان	رضا اکیڈمی، بمبئی، ہند	24	البدور السافرۃ	موسسۃ الکتب الثقافیۃ
5	صحیح بخاری	دار الکتب العلمیہ، بیروت	25	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیہ، بیروت
6	صحیح مسلم	دار ابن حزم، بیروت	26	مسند امام احمد	دار الفکر بیروت
7	سنن ترمذی	دار الفکر، بیروت	27	مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ، بیروت
8	سنن نسائی	دار الکتب العلمیہ، بیروت	28	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت
9	سنن ابو داؤد	دار احیاء التراث العربی، بیروت	29	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
10	سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ، بیروت	30	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
11	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، بیروت	31	الھدایۃ	کوئٹہ
12	موطا امام مالک	دار المعرفۃ بیروت	32	فتح القدیر	کوئٹہ
13	مسند البزار	مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ	33	خلاصۃ الفتاوی	کوئٹہ
14	تاریخ دمشق	بیروت	34	فتاوی قاضی خان	پشاور
15	شرح السنۃ	دار الکتب العلمیہ، بیروت	35	البحر الرائق	کوئٹہ
16	المعجم الکبیر	دار احیاء التراث العربی، بیروت	36	شرح الوقایۃ	باب المدینہ کراچی
17	المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیہ، بیروت	37	حاشیۃ الطحطاوی علی الدر	کوئٹہ
18	المعجم الصغیر	دار الکتب العلمیہ، بیروت	38	فتاوی عالمگیری	کوئٹہ
19	السنن الکبری	دار الکتب العلمیہ، بیروت	39	در مختار	دار المعرفۃ، بیروت
20	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیہ، بیروت	40	رد المحتار	دار المعرفۃ، بیروت

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ
41	جد الممتار	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	54	قانونِ شریعت	ضیاء القرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
42	نور الایضاح	مدینۃ الاولیاء ملتان	55	المیزان الکبری	بیروت
43	مراقی الفلاح	باب المدینہ کراچی	56	منح الروض الازھر	دار البشائر الاسلامیۃ بیروت
44	الجوھرۃ النیرۃ	باب المدینہ کراچی	57	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
45	غنیہ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور	58	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
46	منیۃ المصلی	ضیاء القرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور	59	شرح الصدور	مرکز اہلسنت برکات رضا
47	فتاوی تاتارخانیہ	باب المدینہ کراچی	60	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیۃ بیروت
48	تبیین الحقائق	دار الکتب العلمیۃ بیروت	61	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
49	النھر الفائق	مدینۃ الاولیاء ملتان	62	راحۃ القلوب	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
50	غمز عیون البصائر	باب المدینہ کراچی	63	الوظیفۃ الکریمۃ	ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
51	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور	64	کتاب الکبائر	پشاور
52	فتاوٰی امجدیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی	65	مسائل القرآن	رومی پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
53	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	66	اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: **اچھی نیت انسان کو جنت میں داخل کرے گی۔** (اَلجامعُ الصَّغیر، ص ۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶)

علمائے کرام فرماتے ہیں: **مخلص** وہ ہے جو اپنی نیکیاں ایسے چھپائے جیسے اپنی برائیاں چھپاتا ہے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقتِرافِ الکَبائِر ج۱ ص۱۰۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

اسلامی بہنو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے **اللّٰہ** اوراس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مہربانی سے بے وَقعت پتّھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پَیکِ اَجَل کو لَبَّیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اِسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مَدَنی انعامات پرعمل کیجئے، ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی:۔ شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311 - 2314045
حیدر آباد:۔ فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون:3642211
لاہور:۔ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679
ملتان:۔ نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون:4511192
سردار آباد (فیصل آباد):۔ امین پور بازار ۔ فون: 2632625
راولپنڈی:۔ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ۔ فون:4411665
کشمیر:۔ چوک شہیداں میرپور۔ 058610-37212
پشاور:۔ فیضانِ مدینہ گلبرک نمبر 1 النور اسٹریٹ صدر پشاور۔

مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net